هو الذی فی السماء اله و فی الارض اله

الحمد لله العلی الاعلی والصلوة علی نبیه المصطفی اکه
کتاب مستطاب کلید اسرار حقایق و لطائف المسمی به

حدایق المعارف

مصنفه کشاف دقایق طریقت جامع اداب شریعت ابوالانوار
نواب محمد رستم علیخان صاحب چشتی صابری اکبرآبادی

[illegible] مطبع [illegible] دهلی [illegible] طبع شده [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

ان الهی درر ما زینت به وجنات الطروس وتمت بارتشاف
حمیا لطفه نفایس النفوس حمد من تجلی لذاته بذاته فاظهر
رموز اسمائه وصفاته. المنزه عن الاشکال حال کونه فی
تنزیه والمشبه الممثل حین تعینه فی تشبیه رب العالمین و
رب الارباب قابل التوب شدید العقاب. ذی الطول لا اله
الا هو الواحد القهار. کثیر الحلم عزیز الاسم فخیم الذکی
المنعم الستار المحتجب بحجب الظلمة والانوار المستتر عن
سائر الاسرار المختفی عن سرادقات الانظار الذی هو یدرک
الابصار. بطن بذاته فی ازلیته وظهر بصفاته فی ابدیته
یسبح له ما فی السموات والارض کل الاعیان والدواب
واشهد انه وحده لا شریک له رافع الصعاب لا معبود
غیره الواحد الاحد. الصمد الذی لم یلد ولم یولد تعرضنا

الی جنابك المقدس لانك مرجع الامور ۔ وتوجهنا الی حضرت
فضلك یا من بیدك شفاء جراحات الصدور ۔ فصل و
سلم علی رسولك المعظم ومظهر ذاتك الاعظم ۔ الذی
دار فلك التوحید بلحدیته واستنار شموس التعین بواحدیة
غارت نجوم الشرك برویته ۔ وابیض جبین التوحید بشهرته ۔
انکشف نقاب الربوبیة بجماله ✤ واندرس حجاب الالوهیه بکماله
منطق الذات هویته ۔ ومفتاح الجنان العرفان سمیته وارسل
هدایا التحیات الزاکیات علی اله الطیبات مصابیح الحقیقت
الذین هم اهل التقی وعلی اصحابه بدر النقی خصوصا علی
افضل الخدیق بعد الانبیاء یا التحقیق کنز العلم والحکمة امیر
المومنین خلیفة الرحمن ابو بکر الصدیق رضی الله عنه و
علی ثانی الشیخین وسیع الذکی شدید العقاب الذی
وافق برایه الوحی والکتاب امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب
رضی الله ورضی عنه وعلی کامل الحیاء والایمان جامع القران
اول الختنان امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی الله
ورضی عنه وعلی اخیه مظهر العجائب رافع معضلات الشرك
والحواجب باب العلم والغرائب سیدنا علی ولی الله ابن ابیطالب کرم الله وجهه
امابعد فیقول العبد المعتصم بحبل الله العلی ۔
ابو الانوار محمد المدعو **بر رستم** الحبشتی الصابری ان

کمال الانسان الفوز بالسعادة العلیا والفوز علی المنزل الاسنیٰ۔
من العرفان به وبحقیقته الاعلیٰ ومعرفت اعیانه من حیث
الاسماء وهو علم الوجدان وحکمہ لیس فی البیان۔ کما جاء فی الحدیث
عن ابی هریره رضی الله عنہ حیث قال انی حفظت عن رسول
الله صلی الله علیہ وسلم دعا عین احدهما فبثثہ بینا وثانیهما
ان بثثتہ لقطع البطعوم۔ فهذ العلم الوجدانی فوق العلم الشریعت
البیانی وسمی بعلم التصوف القلوب والطریقه العرفانی۔ بلغنا
متسلسلاً عن اکابر الطرق المحمود من خلفاء المسعود۔ وان کان
الشریعتہ موافقاً للطریقیة الا ان الشریعت قطرة والطریقیتہ مقام
والشریعت مقتدی والطریقیت امام فلما اهدالی ربی ومساعدت
وقتی الی الشیخ الاکمل والکامل المکمل سید الطائفہ المحمد یه
غریق بحار اسرار الاحمدیه بدر الفضائل یشرق کواکبها من
حالاته وروض الفواضل لذی تجتنی ثمراتها من زهراته۔
فرع سلالة ال الرسول صفوة بنی الزهراء البتول سراج
الطریقیتہ الخلوتیتہ الولی المتخلق بالخلاق النبویہ بحر المعارف
معدن اللطائف حبیب الرحمن مولانا حضرت **سید**
محمد صوفی جان الچشتی الصابری مد ظلہ العالی
ما دامت النیران۔ اختلج فی قلبی مسائل شتی ما اجابها
احد من فقراء هذا الزمان فعرضت علیه سائله وبسطت

يدى بين يديه طالبا فاجابني جوابا شافيا وحل عقدة طبعي حلا كافيا
وعلمني بعلم كان مشتملا على علوم لم يفت شي من الحقائق
وجامعا لعموم الدقائق حاملا لاسرار النبوت وجامعا لرموز الولايت
كله كان تبيانا وصدقا وثواب — وما كان حرف من مسائله
ان يعرض العقل فيه ارتياب — فلما الحلت منعقدات لعقائد
وجدتهم انهم كلها درر الفرائد — فقصدت ان احرر كتابا
مشتملا على ضروريات ما يجب به العرفان. مستحكما بالادلة المعقول
والفرقان. محتويا على اسرار الكشفيه وطريق السلوك النبوية
ليظهر اصول الدين ويكشف الحجاب من وجه اليقين. يكون
شفاء الصدور واهل الزيغ ويصفي من مراة القلب غبار الزيغ -
منطويا على الغرائب ونوادر المقالات ومحتويا على درر الدلالات
يكون لطلباء ه طريقتا ولمستفرجيه حديقته ملئت بادلة
التوحيد اوراقها وحلت بجلال الادواح ساقها ولله

ابرق بدا من جانب الطور لامع ❁ ام ارتفع عن وجه سلمى البراقع

فجاءت بحمد الله متنسما كنسيم روح الارواح رافت غضارتها
لاهل الافتتاح وشافت نضارتها لاصحاب المصفاح. ولكن لما
رايت ارشاد مرشدي وما وراى متضمنا على العجائب والغرائب.
هدايتا ورشدا للصادق الطالب ملبسا بلباس نكت وملببا
من شراب سندس بلا خبث محتويا على سير الحقائق ومنقرطا

بنقوط الدقائق۔ يشكل التطرق عليه بلا تعليمه ولا يمكن
التوجه على وسادة جلائه كانه هو نور ساطع وبرق لامع
لانه هو فريد فى سلوك المحمديه ووحيد لهذه الطريقة العاليه
وما وجدت قلبا مومنا لهذه الامانت العاليه وفهما
سافيا اخذا لتلك الهدايت المتعاليه فحذفت عنه الاسرار
وابقيت فيها ما يجب به الاظهار لئلا يفتن اهل الزمان
وحصل محل لفائدة النقصان وجئت به ظاهر الادلة للمعقوليه
وقليلا من تمسكات المنقوليه فلما كان اظهار المعارف
يظهر من حرف حرفه۔ ورياحين الحقائق شققن عن لفظ
لفظه سميته بالحدائق المعارف ورتبته على مقدمه واربعه
حدائق وخاتمه اللطائف فالمامول من الله الجواد ان ينال
ينابيع الفيض من جداول وانار انوار .
القدس سراجيه وجعله وسيلة القبول و
يرسلنى الى مدينه رسول المقبول و
اذهب عنى بعد البين الظاهر ويكون
عينى دائما الى جنابه الاقدس ناظر
ويرفع الايام والليالى ستوره۔ وابصر
فى الحسن والقبيح نوره ۞

تمت الديباچه

ترجمہ دیباچہ

وہ گران بہا موتی جس سے شاہدان معنی کے رخسار مزین کئے جائین اور جسکی خوبی سے نفایس نفوس پر لطف کا چھڑکاو کیا جاوے وہ اللہ جل جلالہ کے حمد ہے جو اپنی ذات سے ذات پر متجلی ہوا۔ اور اپنے اسمار وصفات کے رموز اظہار فرمائے حالت تنزیہ مین اشکال سے منزہ ہی۔ اور وقت تشبیہ مین تعین کے صفت سے مشبہ ہی عالمین کا رب ہے اور رب الارباب ہے تو بہ قبول کرنے والا اور سخت عتاب کرنے والا ہے وسیع الاختیار ہے اوس معبود کے غیر کوئی واحد قہار نہین ہے نہایت حلیم صاحب اسم عظیم۔ عظیم الذکر منعم وستار ہے ظلمت اور انوار کے پردون مین پوشیدہ ہی۔ تمام اسمار سے زیادہ مستتر ہے اور نظرون کے پردہ سے مخفی ہے وہ ابصار کو ادراک کرلیتا ہے اپنی ذات سے باطن ہی ازلیت مین اور صفات سے ابد مین ظاہر ہے یہ موجودات اسمانی وزمینی اور تمام موجودات وچوپاے اوسکی تسبیح کرتے ہین۔ وحدہٗ لاشریک سختیون کا دور کرنے والا ہے کوئی معبود احد کے غیر نہین ہے جو بے نیاز ہے کہ نہ پیدا ہوا اور نہ پیدا کیا جاوے ہم تیرے جناب مقدس کی طرف اسلیے متوجہ ہوئے کہ تمام امر تیری طرف رجوع ہوتے ہین۔ ہم تیری بارگاہ فضل مین حاضر ہوئے کہ تیری بارگاہ مین دلون کے زخمون کا علاج ہوتا ہے۔ اور اپنی رحمت اور سلام پہونچا اپنے رسول معظم پر جو تیری ذات اعظم کے مظہر ہین اوسکی احدیت پر تیری توحید کا فلک دورکر رہا ہے اور اوسکی واحدیت سے تعینات کے آفتاب روشن ہین اوسکی دید سے شرک کے ستارہ چھپ گئے اور اوسکی بلندی رتبہ سے توحید کی پیشانی صاف نظر آنے لگی

اوسکے جمال سے نقاب ربوبیت کھل گیا۔ اور اوسکے کمال سے الوہیت کا پردہ پڑگیا
ذات کو مقام نطق مین اوسکی ہویت لائی۔ اوسکی محبت جنان عرفان کی کنجی ہے۔ اور
تحیات زاکیات کا تحفہ آل طیبات پر ارسال فرما جو حقیقت محمدیہ کے چراغ ہین
اور اہل تقوی ہین۔ اور نیز آپکے اصحاب پر جو برگزیدگی کے بدر ہین۔ حضور صلعم
اون پر جنکا بعد انبیا علیہم السلام سب سے زیادہ مرتبہ ہے۔ یعنی علم اور حکمت کے
خزانے امیر المومنین خلیفہ الرحمن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اور
اور شیخین مین سے دوسرے وسیع ذکر والے کفار پر سختی کرنے والے جنکی راے
پر وحی اور قرآن نے نزول فرمایا ہے۔ یعنی امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اور صاحب حیا و ایمان کامل جامع قرآن اول داماد امیر المومنین
سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ اور آپکے برادر مظہر عجائب حجابات
شرک کے اوٹھانے والے علم اور غرائب کے دروازے۔ سیدنا علی ولی اللہ
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بعد حمد و صلوۃ بندہ طالب ہجرت ابو الانوار **محمد رستم علی**
چشتی صابری عرض کرتا ہے کہ انسان کا کمال عرفان ذات و حقیقت اعلیٰ
کی سعادت حاصل کرنا ہے۔ اور اعیان کے آگے حیثیت سے معرفت پر فایز ہو کر منزل
اعلیٰ پر پہونچنا ہے۔ اور وہ علم سینہ ہے نہ کہ علم سفینہ جیسا حدیث شریف مین آیا ہے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ظرف
مرحمت فرمائے ایک کو مین نے ظاہر کیا اور اگر دوسرے کو ظاہر کرون تو میری
گردن کاٹی جائے۔ پس یہ علم وجدانی شریعت بیانے پر تفوق رکھتا ہے۔ اور علم
تصوف قلوب و طریقہ عرفانی کہلاتا ہے۔ جو سلسلہ بسلسلہ طریقہ پسندیدہ پر خلفاے

آلہی کے ذریعہ سے پہونچا ہے اور اگرچہ شریعت ظاہری طریقت باطنی کے موافق ہے۔ مگر شریعت زینہ ہے اور طریقت چھت ہے اور شریعت مقتدی ہے اور طریقت امام ہے۔ جب اتفاق بخت اور خداوند عالم نے مجھکو شیخ اکمل کامل المکرم عالی منزلت جو گروہ محمدیہ کے سردار اور اسرار احمدیہ کے دریا مین فنا ہین اور اوسکے ستارہ حال سے فضیلت کا بدر چمکتا ہے۔ اور اوسکی بزرگی کے باغ کی کلیوں مین فضیلات کے پہول آتے ہین۔ آل رسول کے فرع اور نبی زہرا کا خلاصہ اہل خلوت کا چراغ اخلاق نبوی سے متخلق ہے۔ معارف کا دریا لطافت کا معدن ہے یعنی حبیب الرحمن مولانا سید **محمد صوفی جان** چشتی صابری مدظلہ العالی کے دربار مین حاضر ہونیکا شرف مرحمت فرمایا۔ مین نے آپکی زبان فیض ترجمان سے وہ وہ رموز اور اسرار سنے کہ طبیعت کے تمام عقدہ جنکو شیوخ اہل زمان مین سے کوئی حل نکر سکا تھا حل ہوگئے اور ایسے علوم کی تعلیم فرمائے جو حقائق اور کل دقائق کو جامع تہے۔ اور سب آیتیں اور حدیثیں اور ثواب تہی کوئی حرف ایسا نہ تہا جو عقل کو شک مین ڈالے جب تمام عقدہ حل ہوگئے تو مین نے اوسمین سے ہر بیان کو دقیق پایا۔ پس مین نے ایک کتاب کی تحریر کا قصد کیا جو ضروریات عرفان پر شامل ہو اور ادلہ معقول و قرآن سے مستحکم ہو۔ اسرار کشفی اور حقائق سلوک نبوی پہ محتوی ہو۔ تاکہ اصول دین اور حجاب روے یقین کو ظاہر کردے۔ صدور اہل ریع کو شفا دے آئینہ قلب کو زنگ زایغت کدورت صاف کرے۔ طلبا کیواسطے طریقت اور طالبان تفریح کیلئے باغ ہو۔ توحید کی دلیلون سے اوراق بہرے ہون اور اوسکی ساق مین عرفان کی خلخال پڑی ہو **شعر** آیا وہ طور سے برق لامع چمکی + یا معشوق کے منہ سے برقع ادہک گیا

پس فضل آلہی سے ایسے طیار ہوئی کہ جس سے ارواح طیبہ کی خوشبو آتی ہے
اور نسبت عرفان سے منتسب ہو۔ اہل ارتیاح کے لئے سامان راحت ہو اور اصحاب
مصفاح کی طبیعت کو تر و تازگی پہونچاتی ہے۔ لیکن جب مین نے اپنے مرشد کے کلام
کو عجائب و غرائب پر اور طالب صادق کیواسطے ہدایت و رشد پر متضمن پایا۔ باریکیون کے
لباس سے اراستہ اور بلا اوترنے والے نشہ کے شراب سے ملبب حقایق کے سیر پر
محتوے اور دقائق چیدہ پر ملتقی دیکھا۔ بلا تعلیم کے اوسپر چلنا دشوار ہے اور سکے سجادہ معلی
پر توجہ ممکن نہین ہے۔ کیونکہ نور ساطع اور برق لامع ہے۔ اور صاحب انوار سلوک محمدیہ مین
فرید اور اس طریقہ عالیہ مین وحید ہے۔ اور کسی قلب کو اس امانت کے اوٹھانے کے
لائق نہ دیکھا۔ اور کسی فہم کو اس ہدایت متعالیہ کے لینے کے قابل نہ پایا۔ اون اسرار کو
اسمین سے حذف کر دیا۔ اور واجب الاظہار امور کو تحریر کیا تا کہ اہل عالم فتنہ مین نہ پڑین
اور فایدہ کی جگہہ نقصان نہ حاصل کرین۔ اسلئے کہ وہ اسرار نہایت دقیق تھے یہان
اوہین سے صفہ مشتے نمونہ از خروارے تحریر کئے ہین۔ اور ظاہر اولہ معقولیہ اور کچھ
تمسکات منقولیہ بھی درج کئے ہین۔ پس چونکہ معارف کے پہول اوسکے حرف حرف مین
نظر آتے ہین اور حقیقت کی کلیان لفظ لفظ مین چٹکتی ہین اسلئے اسکا نام حدایق المعارف
رکھکر ایک مقدمہ اور چار حدیقون اور خاتمہ پر مرتب کیا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اسکی
نہرون کو فیض کے منبع بناوے۔ اور اسکی گہرائیون سے انوار قدس پھیلاوے۔ اور اسکو
وسیلہ قبول عاصی کرے کہ مین مدینہ رسول مقبول مین حاضر ہون اور یہ ظاہری مفارقت
دور ہو میری آنکھین ہمیشہ اوسکے جناب اقدس کی طرف ناظر رہین اور زمانہ اپنا پردہ
اوٹھادے کہ ہر بیلے برے مین نور محمدی جلوہ گر دیکھون فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمتہ بصورۃ التمہید

ہم بداہتاً جانتے ہین کہ ہمارا وجود بالذات نہین ہے اگر بالذات ہوتا تو ہم محتاج و عاجز نہوتے اسلئے ضرور ہمارا موجد کوئی اور ہے جو ازلی اور ابدی کی صفت سے متصف ہے اور اوسکا وجود واحد غیر کی طرف محتاج نہین ہے ظاہر ہے کہ اس شان کا موجد وجود مطلق کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسلئے کہ وجود حق سبحانہ وتعالے اور حقیقت باری جل وعلی مین اتحاد کلی اور پوری پوری عینیت ہے۔ اگر موجد کسی غیر وجود کو مانین اور اوسکو موجود خیال کرین تو وہ ضرور کسی مرتبہ مین وجود کا محتاج ہوگا۔

رہی حقیقت حق سبحانہ اور وجود کی عینیت اوسکی یہ وجہ ہے کہ اگر وجود و حقیقت دو چیزین پائی جائین تو وہ دونون کیلئے مبدا ہوگا اور ہر اثنین ضرور واحد کی جانب محتاج ہوتا ہے کیونکہ ہر واحد اثنین کا مبدا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو

شے مبدا کی طرف محتاج ہوتی ہے۔ وہ کل کیواسطے مبدا نہین ہوسکتی اگر یہہ کہا جاوے کہ ماہیت موصوف ہے اور وجود صفت ہے اور موصوف کے مرتبہ مین صفت پر ضرور مقدم ہوتا ہے۔ اور یہہ تقدم و تاخر اسمین غیریت ثابت کرتا ہے۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر ماہیت کو وجود پر کسے مرتبہ مین مقدم مانین تو وہ معدوم ہوگی کیونکہ اوسکا وجود بعد اشتمال وجود ہوا ہے اور یہہ ممکن نہین کہ غیر موجود ایک موجود کیواسطے مبدا قرار دی جاوے الحدیقۃ الاولی فی معارف الذات وما یتعلق بہ من الامور العامہ مشتملۃ علی تسعۃ بساتین

البستان الاول - اہل تصوف اس امر کے قایل ہین کہ وجود حقیقت واحدہ ہے اور موجودات کو کلیتاً محیط ہے اوسکے مقابلہ مین وہ عدم صرف واقع ہوا ہے جسکا عیناً و علماً خارجاً و ذہناً کسی طرح وجوداً و ثبوتاً تحقق نہین ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ موجودات عامہ کے تحقق کی دو صورتین ہوسکتی ہین ایک یہ کہ موجودات وجود مطلق سے متلون ہون۔ دوسرے یہ کہ عدم صرف سے اراستہ ہون یہ صورت تو غیر متحقق ہے۔ اسلئے کہ موجودات کے احکام و آثار مرتب ہوتے ہین اور جس شے کے آثار و احکام ترتب پذیر ہوتے ہین وہ عدم محض نہین ہوسکتی باقی رہے۔ اول صورت وہ ممکن بلکہ واقع ہے اور اوسکی یہ شان ہے کہ وجود مطلق موجودات آیندہ کی صورت مین متمثل ہوتا رہتا ہے۔ اور جب موقع و محل ظہور پذیر ہوتا ہے تجدد امثال کا مسئلہ اسی مقام سے ہے۔ اور باوجود ایسے عظیم الشان تغیر ظاہری کے

اپنی حالت اطلاق پر قایم رہتا ہے۔
اسیواسطے اطلاق و تقید دونون کا پورالحاظ کرنا چاہیے جو شخص محض وادی اطلاق مین سرگردان ہے وہ بہی اوارہ ہوکر ملحد کہلاتا ہے اور جو دریاے تقید مین غرق ہوکر غوطہ کہاتارہا وہ بہی مشرک کے خطاب سے مخاطب ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ پاک اپنے آیات پاک مین دونون مراتب کا ذکر فرماتے ہین وھو معکم اینما کنتم اور ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم مین صاف اسی اطلاق و تقید کے مراعات ظاہر فرمائی ہے۔ اس مسئلہ کو مسایل شریفہ کا موضوع اور معارف لطیفہ کی اصل کہتے ہین۔
اب اہل رسم یعنی اصحاب ظاہر کا عقیدہ معلوم کرنا چاہیے۔ وہ اس امر کے قائل ہین۔ کہ ذات واجب وجود زائد کے ساتھ موجود ہے۔ اور غیر متناہی صفات سے متصف ہے۔
اس صورت مین اگر موجد کو بحیثیت مجموع موثر ماناجاوے تو ترکیب لازم آتی ہے۔ اور اگر واجب کو ایسی ذات قرار دین۔ کہ جسمین وجود کا اعتبار و لحاظ نہ کیاجاے تو ممکن پر افاضہ وجود کیسے کرسکتا ہے۔ اسلئے کہ جب تک خزانہ مین ذخیرہ ہی نہوگا۔ تو دادودہش کیسے متصور ہوسکتی ہے۔ اور اگر وجود کو موجد مقرر کرین۔ اور اوسمین ذات کا اعتبار نکرین۔ ایسی حالت مین یہ لازم آتا ہے کہ موثر حقیقی ہوکر قایم بنفسہ نہو کیونکہ وجود بنفسہ بغیر ذات کے غیر قائم ہے۔
اہل رسم کے عقیدہ کی صحت کے یہ تینون صورتین ہوسکتی تہین جب یہ ثابت ہوا

باطل ہوگئین توان مخالفین تصوف کا مذہب لاطائل ہوا ہوگیا۔ والحمد للہ علی ذلک
اب یہ بات باقی ہے کہ وجود کی علت خود ذات ہے یا غیر ذات۔ محض ذات
چونکہ جہت سے مبرا ہے۔ موثر اور علت نہین ہوسکتی۔ اور غیر ذات علت
وجود یون قایم نہین ہوسکتی کہ ذات اپنے تحقق وثبوت مین اپنے غیر
کیجانب محتاج ٹھہرتے ہے اور محتاج مین کبھی واجب ہونے کی قابلیت
نہین پیدا ہوتی لہذا ذات مع اپنے تعین اول کے جوجہات مختلفہ سے
مجہت ہے علت وجود ہے۔
رہا بعض کا یہ قول کہ ذات پر وجود زائد ہوگیا ہے مستلزم دور محال ہے کیونکہ
ذات کا وجود وجود کے وجود پر موقوف ہوگا اور وجود حیثیت قیام ذاتی سے
ذات پر موقوف ہوگا۔ اس حالت مین ذات اپنے تحقق مین فے نفسہا
ذات پر موقوف ہوئی اور یہ صریح باطل ہے۔ اس تمام سے یہ نتیجہ ظاہر ہوا
کہ واجب ہی موجود ہے۔ اوسکی غیر کوئی موجود نہین ہے۔
بعض متصوفہ کا یہ خیال کہ وجود مطلق اس مقام پر ثبوت اور کون کے معنی ہی
نہایت غلط ہے اسلئے کہ ثبوت وکون وغیرہ معقولات ثانیہ مین سے ہین
اور واجب کا معقولات ثانیہ کی فرد ہونا صریح باطل ہے۔ بلکہ یہان وجود سے
ذات مستقلہ قایمہ بنفسہا مراد ہے اور تمام عالم اوسکے قسم اعراض مین سے ہین
البستان الثانی حق سبحانہ وتعالے کی حقیقت وجود مطلق کی عین ہے یہانتک
کہ فرضاً ووہماً بھی وجود کو حقیقت سے منفک تصور نہین کرسکتے اسلئے کہ جب
حقیقت ووجود دونون ایک شے قرار دئے گئے تو وجود کو حقیقت سے

جدا کرنے مین بعینہٖ وجود سے ذات کی جدائی لازم آتی ہے۔ اور ذات و ذاتیات کا منتفی ہونا محال ہے۔

ہان ذات واجب کے علاوہ ممکنات کی ذوات مین چونکہ وجود ذاتی نہین ہے اسواسطے اونمین تصور انفکاک وجود جائز حتی کہ واقع ہے۔ اگر ممکن سے وجود منتفی کیا جاوے تو کوئی قباحت وجودی لازم نہین آتے اسلئے کہ ممکن کا عدم و وجود دونون مساوی ہین۔

رہا واجب کا وجود چونکہ عین ماہیت ہے اسلئے اوس سے منفک ہو ہی نہین سکتا۔ اور اپنے اطلاق کے سبب مع اعتبار عدم لیا جاتا ہے با عتبار عدم نہین مانا جاتا۔

ہان جب یہ کہا جاے کہ واجب موجود ہے ان الفاظ مین وجود کے معنے مصدری مراد لئے جاتے ہین۔ یعنی اوسمین وجود واقع ہوا ہے اس حالت مین یہ وجود حقیقت کیواسطے عرض عام قرار دیا جاتا ہے۔ اور حقیقت اسپر حمل اولے سے مقول نہین ہوتی ہے۔ اب وجود کے چند حالتین ہین کبھی تو فرض اور اعتبار کرنیوالے کے اعتبار و فرض پر اوسکا دارو مدار ہوتا ہے جیسے نسبتین اور اضافتین چونکہ یہ وجود صرف قوت دراکہ وغیرہ امور ذہنیہ سے تعلق رکھتا ہے اسلئے بداہتاً وجود حق سبحانہ تعالے سے مراد نہین لیا جاتا کیونکہ وجود حق سبحانہ و تعالے نفس الامری خارجی حقیقی ہے اور یہ وجود غیر واقعی فرضی ہے۔ اور کبھی وجود فرض و اعتبار سے خارج ہوگا اس حالت مین کبھی قوت ہاے دراکہ و مشاعر مین اور کبھی مشاعر سے خارج بھی پایا جائیگا

اول صورت وجود ذہنی کے ہے جیسے حقیقی نسبتین اور اضافتین فوقیت وتحتیت وغیرہ اور دوسرے شکل وجود خارجی کی ہے۔

پس اگرچہ ذہنی واقعی اور غیر واقعی دونون حصول فی المدارک مین ساوی ہین مگر فرضی امور اعتباریہ مین ہوتی ہے اور ذہنی امور حقیقیہ مین پائی جاتی ہے۔ دوسری صورت وجود خارجی کی ہے کہ مشاعر مدارک سے خارج ہے۔ حاصل تقسیم یہ ہے کہ تحقق وثبوت موجود کی حد ذات مین واقع ہو یا نہین ہے۔ اگر حد ذات مین واقع نہین اوسکو فرضی کہتے ہین۔ اور اگر حد ذات مین واقع ہے اوسکی دو حالتین ہین اول وہ جسکا ثبوت مشاعر ومدارک مین ہو۔ اوسکو ذہنی کہتے ہین۔

دوسری وہ صورت کہ جسمین ثبوت مشاعر سے خارج ہو۔ اوسکو خارجی کہتے ہین۔ یہ دونون ذہنی اور خارجی نفس الامری کہلائے جاتے ہین۔ پس وجود فرضی اور حقیقی دونون متباین ہین اور وجود ذہنی وخارجی نفس الامری ہونے مین موافق ہین۔ جسطرح وجود خارجی وجود حقیقی سے خاص ہے اسیطرح وجود ذہنی وجود مطلق سے خاص ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ جس وجود کی ماہیت مین متقرن ہونے سے احکام و آثار کا ترتب ہوتا ہے وہ وجود فرضی تو نہین ہوسکتا اسلئے کہ وجود فرضی ادراک تو تونکا محتاج ہے اور بغیر کسی فرض کرنیوالے کے اوسکا وجود نہین ہوتا۔ اور واجب کو ایسے قیود سے کچھ تعلق نہین۔ دوسری صورت وجود ذہنی کی ہے اوسمین یہ قابلیت اسواسطے نہین ہے کہ موجودات ذہنیہ کا تحقق مدارک مین ہوتا ہے

اور واجب جیسا مطلق مدارک کی حبس سے جا مین کیسے مقید ہو سکتا ہو
تیسری صورت وجود خارجی کی ہے۔ لاجرم وہ ہے مورد آثار واحکام قرار پایا۔
اب اس وجود خارجی کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بنفسہ وجود مستقل ہی۔ یا کسی
جوہر کا عرض ہے۔ عرض ہونا تو یون باطل ہے کہ عرض مستلزم دور باطل
ہے کیونکہ عرض محل کا محتاج ہوتا ہے۔ اور خود محل کیواسطے وجود کا ہونا ضروری ہے
جو خود عرض قرار دیا گیا ہے۔ یہی دور کیصورت ہے پس لابد وہ ذات قایمہ بنفسہا ہے

البستان الثالث ۔ اول کچھ تمہید عرض کی جاتی ہے بعدازان
مطلب معرض بیانمین آتا ہے تمہید واحد جس حیثیت سے کہ واحد ہی اوس سے
واحد ہے صادر ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی کثیر جس خصوصیت سے کہ کثیر ہے
اوس سے کثیر ہی کا ظہور ہوتا ہے اسلئے کہ کثرت و وحدت آپسمین متضاد ہین
اور ضد بحیثیت ضدیت دوسرے ضد کو پیدا نہین کر سکتی۔ ہان جب واحد مین
مختلف نسبتین مان لی جائین اوس سے کثیر کا صدور ہو سکتا ہے اسلئے
کہ یہ واحد جب نسبتون کے اختلاف کے سبب کثیر ہو گیا تو ایسی حالت مین
اس واحد سے کثیر کا صدور مستبعد نہین۔ حاصل الامر یہ ہے کہ واحد اور نیز کثیر
کے دو حکم ہین ایک حکم ذاتی ہے کہ جسمین امر زایدہ کا اعتبار نہین یعنی اوسکی
وحدت صرافت مین وہ مرتبہ رکھتے ہی کہ اوس سے یہ بھی تمیز نہین ہو سکتا
واحد صفت ہے یا اسم ہی۔ اور دوسرا وہ حکم ہے جسمین نسبت زائدہ کا
اعتبار کیا جاتا ہے اور اوس وقت وحدت ایک نسبت ثابتہ سمجھی جاتی ہے
جو واحد کے لوازم وصفات مین داخل ہے۔

کثیر کے دو حکم یہ ہین۔ ایک مین حیثیت افراد کا مطلق لحاظ نہین کیا جاتا۔
اور دوسرے مین کثرت وحدت کی طرح ایک احدیت پر مشتمل ہوتی ہے
اوس احدیت کے ذیل مین ہو کر کثیر سے واحد کا صدور ہو سکتا ہے۔
اس تمہید کے بعد معلوم کرنا چاہئے۔ کہ جس وقت ذات وجود مطلق
مین کسی معنی کا لحاظ نہ کیا جاوے وہ واحد ہے اوسمین نہ عدم اعتبار ہے
نہ اعتبار عدم ہے۔ جہات مین سے کوئی جہت قید واطلاق اسمین نہین
پائی جاتی سراسر منقطع الاضافات ہے۔ ایسی حالت وحدت مین
ذات کا منشاے کثرت ہونا مستبعد ہے۔ مگر جب صفات واسمار
کی حیثیت سے اوسکو مضاف الیہ خیال کرتے ہین تو کثرت کا نشو ونما
اوس سے کچھ بعید نہین معلوم ہوتا۔
اس بیان سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ وحدت سے وحدت کی نشو ونما ہوتی ہے
اور کثرت منشاے کثرت ہوتی ہے مگر یہ معلوم کرنا باقی رہا کہ کثرت کی اور دو
حالتین ہین اول اون اجزا کی کثرت جس سے وجود شے متقوم ہوا ہے۔
جیسے نوع کے اعتبار سے جنس وفصل کی کثرت دوسرے لوازم کی کثرت ہے
یہ لوازم ذات کے ایسے تابع ہوتے ہین۔ کہ فرض وتصور مین بھی عقل ان کے
انفکاک کا فتوے نہین دیسکتی۔
بعض اہل خیال ماہیت مین اقتران وجود کو تسلیم نہین کرتے اور یہ کہتے ہین
کہ اقتران اور انضمام دو موجود مین متصور ہو سکتا ہے۔ اور وجود کے اقتران سے
قبل ظاہر ہے کہ ماہیت معدوم تھے۔ پس وجود و ماہیت مین اقتران

کیسے ہوا۔ اور فی الحقیقت یہ بہت سخت اعتراض ہے کہ جو حکما اور اہل کلام کے
مسلک مقدس کے استیصال کو کفایت کرتا ہے۔ اور افسوس کہ اہل کلام جیسے
اکابر اہل سنت اسکے جواب معقول مین نہایت خاموش نظر آتے ہین۔ مگر
الحمد للہ والمنت کہ حضرات اہل تصوف اس اعتراض سے بالکل بری ہین۔
وروہ صاف لفظون مین جواب دیتے ہین۔ کہ یہان انضمام کے معنی یہ ہین
کہ وجود مطلق اطوار مختلفہ اور شیون متشتیہ مین متطور و متعین ہوا ہے۔ یہی ممکن
کی حقیقت اور موجودات کی ماہیت ہے۔ اوس سے عقل جزوی اور کلی معنی
منتزع کر لیتے ہے۔
مگر اس خصوصیت مقیدہ متطورہ سے وجود مطلق کے اطلاق مین کچھ خلل و فرق
نہین اتا ہے۔ وہ اپنے اوسے عزت و تقدس پر قایم رہتا ہے۔ الان کما کان
جو کہ ایک مشہور قول ہے اسکے تصدیق کرتا ہے۔ ہان یہ ایک اعتراض
پیدا ہوتا ہے کہ جب اسقدر ظہور و تمثل مختلفہ کی نوبت کو پہونچگیا اور کل یوم ہو فی
شان سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر دن ایک نئی شان مین ہوتا ہے
پھر آلان کما کان کے کیا معنے رہے۔ مین اوسکے جواب مین عرض کرتا ہون
کہ اول تو یہ قولہ ہی ضرور نہین ہے کہ صحیح ہو لیکن فی نفسہ اگر دیکھا جاوے
تو بہت صحیح ہے اسلئے کہ بداہتاً اہل تصوف کے ہان کلی طبعی کا وجود مانا گیا ہے
افراد محض انتزاعی امور ہین جو کلی طبعی کی کلیت اور جامعیت مین کسی قسم کا خلل
ونقصان نہین پہونچا سکتے۔ مثلاً انسان کے معنے جیسے کہ ایک زید سے سمجھی
جاتے ہین اسیطرح آدم علیہ السلام یا ایک نبی سے سمجھے جاتے ہین یہ محض

انسانیت کے مرتبہ حیوان ناطق مین کسی قسم کا فرق نہین ہے پس اگر انسان ایک ہو یا دو ہون یا دو ارب ہون خواہ بے انتہا کیون نہون جو کلی معنے انسان کہ ایک شخص سے سمجے جاتے ہین وہی سب سے سمجھ مین آتے ہین اون کلی معنے مین کوئی تنزل واقع نہین ہوتا ہے۔ علی ہذا وجود جو کلی طبعی ہو وہ کتنے ہی بے انتہا صورتون مین جلوہ گر کیون نہو مگر اوسکے اصلی حالت اطلاق مین ذرا فرق نہین آسکتا ہے۔

حاصل اقتران یہ ہے کہ وجود مطلق نے ابتدأ اپنے وجدان ذاتی سے جو تجلی فرمائی وہ حقیقت محمدیہ کے ثبوت کا سبب ہوئی اور وہ حقیقت محمدیہ بے حد اور بے انتہا شانون مین تمثل فرماتے رہتے ہے۔ وہ اعیان ثابتہ جنکو علم حق نے ثبوت کا اعزاز مرحمت فرمایا ہے۔ اونکا خلعت ظہور سے پیراستہ ہونا اقتران وجود ہے یعنی ماہیت اعیان ثابتہ ہین اور وجود ظہور عین سے مراد ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدےٰ۔

البستان الرابع جیسے وجود مطلق کی حقیقت عقل پر منکشف نہین ہوتی اسیطرح وجود مطلق ان کثیف انکھون سے دیکھا نہین جاتا ہان اوسکے جو تنزلات ہین اونمین مشاہد ہوتا ہے۔ اور اونکے موافق خلوت علم مین آتا ہے۔ ان تمام تنزلات کو اوس سے ایک ہی نسبت ہو اور بغیر ترتیب وتعقیب کے اوسمین مندیج ہین۔ مگر اس سے یہ وہم نکر لیا جاسے کہ ان تنزلات کے حدوث سے وجود مطلق مین حدوث کا کوئی حصہ شامل ہو گیا۔ اسلئے کہ حدوث بہ نظر ایک دوسرے کے ظہور کی ایک دوسرے کو ہی حاصل ہے۔ اور تقدم وتاخر

طبعی ہے۔ وضعی نہین ہے جیسے حیات علم پر مقدم ہے اور وجود علمی وجود عینی پر مقدم ہے اور اجمال تفصیل پر تقدم رکھتا ہے۔
اب معلوم کرنا چاہئیے کہ اول تعینات علم ذاتی ہے جسمین تمام الہی اور کونیہ ازلی و ابدی نسبتون و اعتبارات کا لحاظ کیاجاتا ہے۔ مگر اوسمین تفصیل و تمیز نہین ہے کہ موجب تعداد و تکثر ہو۔ اسلئے عالم و معلوم اور علم اس مرتبہ مین واحد ہین۔ مگر باوجود اسکے کہ پوری تمیز نہین ہے پھر بھی نسبتون اور احکام مین سے کوئی نسبت و حکم حیطہ علم مجمل سے خارج نہین ہے۔ یہ پہلا پردہ ہے جو اطلاق کے مُنہ پر ڈالا گیا ہے۔ اسیواسطے اسکو احدیت حقیقہ اور وحدت اولی اور مقام اوادنی و حقیقت محمدیہ اور تعین اول کہاجاتا ہے۔ جو کثرت کہ اس مقام سے خصوصیت رکھتے ہی اوسکو شیون ذاتیہ کہتے ہین یہ مقام تمامی کائنات علوی و سفلی کیواسطے جمع الجوامع اور مرجع ہے اسکے دو وجہ قرار دی جاتی ہین ایک وجہ تجرد کی جانب میلان رکھتی ہے اور دوسری وجہ تلبس سے مشتمل ہے۔ وجہ اول یعنی تجرد سے کا قبلہ مرتبہ احدیۃ الذاتیہ ہے۔ اور وجہ ثانی یعنی تلبسی کہ مرتبہ واحدیت ہی اسکی وحدت حقیقہ اپنی کثرت خاصہ کیواسطے منافی نہین ہے اسلئے کہ وحدت کثرت کی اصل ہی نہین بلکہ عین ہے یہی وجہ ہے کہ واحدیت وحدت و کثرت کو عین واحد سے دیکھتی ہے۔ یہ مرتبہ حقیقت محمدیہ نے علم وجود نور شہود چارون نسبتون پر مشتمل ہے اور اونکے اضداد جہل و فقدان ظلمت و غیبت پر بھی متضمن ہے مگر ہان فرق اسقدر ضرور ہو کہ جسکی قابلیت ولیاقت جس مرتبہ کے امکان مین پائی ہو وہی افاضہ فرماتے ہے

کہ اوس سے اپنے امکان کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔

اب اس وحدت حقیقیہ کے جسکو تعین اول و حقیقت محمدیہ قرار دیا ہے دو اعتبار ہین ایک اعتبار اجمال ہے کہ جسمین اگر حقایق کو فیما بین تمایز حاصل نہین ہے اور غلبہ وحدت نے تمیز کو مقہور کر دیا ہے۔ دوسرا اعتبار تفصیل ہے اسمین حقایق کو ایک دوسرے سے تمیز حاصل ہے اور غلبہ کثرت نے وحدت کے منھہ پر پردہ ڈالدیا ہے۔

ان دونون اعتبار کی یہ صورت ہے کہ حقیقت محمدیہ جب تعین و تجلی اجمالی سے متجلی ہوچکی تعین تفصیلی کے ساتھہ ظاہر ہوئی۔ اگرچہ کل موجودات کمالاً اجمالی طور سے ذات کے مواجہہ مین موجود تھے مگر اپنے نفوس پر خصوصیات متمیزہ کی حیثیت سے ظاہر نہ تھے اسلئے لامحالہ تمیز کی ضرورت واقع ہوئی۔ کہ اوسکے ذریعہ خصوصیات کے موافق ظہور فرماوے اسوجہ سے تمام نسب و اضافتہاے الہیہ اور نیز کونیہ کو خواہ ازلی تہین یا ابدی تفصیلی طور پر ادراک کیا اوس ادراک کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہر نسبت ایک دوسرے نسبت سے اور ہر حکم دوسرے حکم سے متمیز ہوگیا۔

اب واحدیت مفصلہ کی کیفیت دریافت کرنی چاہیے کہ اوسکو دو طرح کے کمال حاصل ہین اول تو وہ کمالات ہین جن کی شان و تاثیر یہ ہے کہ اپنے غیر مین فیضان وجود کرتے ہین۔ ان کو کمالات فعلیہ اور اسماء و صفات بھی کہتے ہین اور جو صورت علمیہ ان کے علم ذاتی سے حاصل ہوتی ہے وہ اسماء و صفات کے حقایق قرار دی جاتے ہین یہی کمالات فعلیہ جب کسی ایسے تعین جامع مین

مجتمع کئے جائین جو تمام تعینات فعلیہ کے لئے اجمالاً محیط ہو۔ اوسکو الوہیت کہتے ہین۔ اور اگر خصوصیات متعینہ سے متفرق لئے جائین اوسکی دو صورتین ہین۔ اگر ظہور آثار اعیان مین ہو وہ اسماء الوہیت و ربوبیت ہین اور اگر ظہور آثار کا عدم لیا جاوے۔ وہ الوہیت و ربوبیت کے حقائق ہونگے۔ اب ان حقائق کی بہی دو حالتین ہین اگر انکا تحقق بعض حقائق کونیہ کے اظہار پر (جیسے خالقیت و رازقیت) موقوف ہو وہ حقائق ربوبیت کہلائی جاتی ہین۔ اور اگر ایسا نہو وہ حقائق الوہیت ہین۔ کمالات واحدیت کی دوسری قسم کمالات انفعالیہ امکانیہ ہین اون کی شان یہہ ہے کہ جب فاعل وجودی اون پر فیضان نور فرمائی وہ اوسکو قبول کرین اور متاثر ہون۔ یہ کمالات انفعالیہ اگر کسی ایسے تعین مین لئے جاوین جو تمام تعینات انفعالیہ کو اجمالاً جامع اور حاوی ہو اوسکو حقیقت امکانیہ کہتے ہین اور اگر متفرق طور پر لین اوسکی دو صورتین ہین اگر علم مین عدم ظہور آثار کا اعتبار کیا جاوے وہ حقائق اور اعیان ثابتہ کہلاتے ہین اور اگر عین مین آثار و احکام کا ظہور لیا جاوے یہ موجودات خارجیہ ہین۔ خواہ روحانیات سے ہون یا جسمانیات سے یا مثالیات سے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کمالات انفعالیہ فرق کے مرتبہ مین واقع ہین اور کمالات فعلیہ مرتبہ جمعیت ہین۔

البستان الخامس جب ذات مطلقہ تعین اوّل مین متعین ہوئی۔ اور اوسکو تمام قابلیات متضادہ پر مختار و ذریعہ ظہور قرار دیا۔ تو تمام عالم مجرد سے مادی تک وجود کے لباس سے معرا تہا۔ ہان تجلی ذات جو بصورت علم ہو چکی تہے تمام عالم کا اوسمین وجود مندمج تہا کہ جسکو موجود علمی کہہ سکتے ہین اور یہ علم اصطلاحاً وجدان ذاتی

سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ حقیقت محمدی اول ہے
اول اون موجودات بسیطہ کی صورت مین ظہور پذیر ہوئی جو مادی نہونے کی نسبت
تراش خراش وغیرہ تمام نقص سے بوجہ اپنی شرافت کے بری ہے۔ اور اسکو عالم
ارواح کہتے ہین۔ بعدازان جب دوبارہ تجلی ظہور سے اوسے وجدان ذاتی کے
موافق فرمائی۔ تو ایسے موجودات کے صورت قبول کی جو مادی نہونے کی صفت سے
عالم ارواح کی طرح لطیف ہے اور بعض خصوصیات کی وجہ سے عالم اجسام سے
مشابہت رکہتا ہے۔ تیسری مرتبہ جب تجلی فرمائی تو اون کثیفہ موجودات کی صورتون
مین جسمین ہر قسم کی خرابی وخراش تراش وغیرہ کی کثیف صفات سے اتصاف ہے
یہہ عالم شہادت وحس کہلاتا ہے۔
ان تمام تعینات کے بعد جب ذاتی اپنے جمال جہان آرا کو جمعیت کے ساتھ
ملاحظہ کرنیکے لیے ایک ایسے مظہر کے طلبگار ہوئے کہ تمام مراتب علمیہ وجدانیہ
اور مثالیہ لطیفہ اور جسمانیہ کثیفہ کو جامع ہوتا کہ ان تمام صور وقابلیات کو حاوی ہو
جو متفرق اشیاء مین منفرد حیثیت سے موجود ہین۔ اس خاص منشاے ذاتی کو یون
پورا کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تمثل فرمایا۔ اور انسان
کامل کو اپنی صورت کے خلعت خلقت سے سرفراز فرمایا۔ یہ انسان کامل کی صورت
اسیطرح اون تمام مراتب قابلہ کو محتوی ہے جیسے کہ حقیقت محمدیہ
کل مراتب کی عین ہے۔ اور اوسکے ہر شان ہر وقت ایک نئے کن کی طلبگار
ہوتی ہے۔ علی ہذا یہ صورت عنصریہ مجیبہ بصورت انسان بسیرت واجب کل پر
مشتمل اور کل کی عین ہے۔ اور جمعیت وکلیت کی حیثیت سے تمام موجودات

و واجب تعالےٰ و تقدس مین برزخ واقع ہوئی ہے۔ اور چونکہ اس سے امر خلافت منتظم ہوتا ہے۔ اور خلیفہ کو مستخلف کے تمامی صفات سے سواے صفات ذاتیہ کے متصف ہونا ضرور ہے اسلئے تمام وہ قابلیات جو حقیقت محمدیہ مین پائی جاتے ہین وہ آئینۂ انسان کامل مین اجمال سے نظر آتے ہین۔

البستان السادس۔ اعلم وفقک اللہ کہ وجود حقیقت واحدہ متقلہ اور عین حقیقت ہے۔ اور ماسوا اُسکے عدم بحث اور لاشے محض ہے۔ اور تمام عالم تعین و خصوصیت اعتباری کے سبب غیر حقیقت ہے مگر اعتباری واقعی نفس الامری ہے جیسے صورت بشریہ مین حقیقت جبریلیہ کا متمثل ہونا حقیقت کی نظر سے بالکل عینیت کا حکم رکھتا ہے کیونکہ صورت متمثلہ کا بجز حقیقت جبریلیہ کے اور کوئی وجود نہ تھا مگر تشخص و تعین کے لحاظ سے ضرور فرق تھا۔ اسی طرح مخلوق حیثیت ذات سے خصوصاً مجرد ہے اور ظہور کے مرتبہ مین آکر ملبس ہے حاصل یہ کہ عین تجرد کی حالت مین ملبس اور تلبس کی صورت مین مجرد ہے گو اطلاق تقئید کے مخالف ہے اور تقئید بھی اسی طرح اطلاق و کلیت کو منافی ہے مگر چونکہ اطلاق و تقئید دونون مختلف اعتبار سے ہین۔ اور متمثل اپنے تمثلات کی نظر سے ایک ہی حالت مین مجرد و ملبس ہے۔ اسلئے وہ حیثیت وجود سے دو مختلف احکام تجرد و تلبس کا محکوم علیہ ہے۔ مثلاً صورت جبریلیہ جو بصورت دحیتہ الکلبی متجلی ہوئی وہ حقیقت جبریلیہ کے عین نہین ہے بلکہ صورت انسانیہ ہے۔ مگر ہان بے شک اوسکی حقیقت حقیقت جبریلیہ ہی تھی اگر اوسکی حقیقت حقیقت جبریلیہ نہوتی تو امر وحی مین جسکا تعلق جبریل علیہ السلام سے

نہایت فساد عظیم برپا ہوجاتا اس سے ثابت ہوا ہے کہ بلاشک وہ حقیقت جبریلیہ ہے۔ گو اوسکی صورت بشکل صورت جبرئیل کے غیر اور انسانی صورت کے مشابہ ہے۔ پس ظاہر ہے کہ عینیت ماہیت کے اعتبار سے اور غیریت صورت کے مرتبہ مین واقع ہوئی ہے۔ اوسکی صورت انسانیہ اور جسمیت وغیرہ صورت بشریہ کی جانب راجع ہے۔ اور احکام تقدس اور ابلاغ وحی حقیقت ملکیہ جبرائیلیہ کی طرف منسوب ہین۔

ایک امر اور یاد رکھنے قابل ہے کہ بشریت کے احکام حقیقت ملکیہ پر قایم نہین ہین بخلاف لطافت وبساطت وتقدس کے کہ اون پر حقیقت ملکیہ کا قیام ہے مگر حقیقت ملکیہ کو صورت بشریہ سے ایک نسبت خاص ہے۔ کہ جسکے سبب صورت بشریہ کا قیام اور لوازم واحکام کا ثبوت ہے اگر اوس نسبت خاص کی امداد وتوجہ نہوتی تو یہ صورت منعدم ہوجاتی۔ اوسی نسبت کا یہ اثر ہے کہ اسصورت پر بشریت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ورنہ اسکی حقیقت ملکیہ اسکی صورت متمثلہ کے مخالفت کرتی ہے۔

ایسے ہی موجودات دنیا وجود حق کی تمثلات ہین۔ جسطرح کہ صورت جبریلیہ متمثلہ کے احکام کو اوسکی حقیقت تک رسائی نہین ہے اسی صورت سے حقائق امکانیہ کے احکام غیریت اعتباری کی حیثیت سے صورت متمثلہ کی طرف راجع ہین ان موجودات کی حقیقت کو حقیقت محمدیہ کے ہر ایک اسم سے ایک نسبت خاص ہے حقیقت کے اسماء مین سے جس اسم نے تمثل فرمایا اوسکے مطابق موجودات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ پس حقیقت کو صورتون سے لازم وملزوم کی

نسبت ہے جزو و کل کے نہین -

البستان السابع - فی تفصیل المراتب علی سبیل التمثیل - اعلم ایدک اللہ بنصرہٖ که وجود مطلق کی نسبت قرآن پاک مین ارشاد ہے ولله المثل الاعلی اس واسطے یہان مثل کے پیرایہ مین مراتب کی تفصیل نذر ملاحظین کی جاتی ہے ۔

یہہ معلوم ہے که وجود مطلق کلی سبعی ہے - توحسب قاعدہ ان المثال یفہم بالمثال دوسرے قریب الفہم کلی سے یہ مراتب جلد ذہن نشین ہوجاینگے - پس مخفی نرہے که عموماً ہر کلی مین ایک اعلی مرتبہ اس قسم کا ہوتا ہے که وہ اوس مرتبہ مین تمامی اطلاق و مقیدہ نسبتون سے مبرا تسلیم کی جاتی ہے ۔ جیسے انسان اپنی ذاتی حیثیت سے نہ اطلاق کا مقتضی ہے اور نہ تقیید کا خواستگار - اوسمین بجز لحاظ ذات کوئی جہت ہی نہین جو دوسرے تصور کے گنجایش پیدا کرسکے کل امور سے نظر منقطع ہے ۔ واجب الوجود مین اسکے مقابل مقام عماہے که جہان حیرت و تاریکی خودرفتگی کے سوا کسے ذہن یا تصور کا گذر نہین ہو سکتا یہ کلی چونکہ کلیۃ الاعلی ہے اسلئے اوسے قسم کے اور تنزیہ اوسکو حاصل ہے - انتہا یہ ہے که تنزیہ سے منزہ اور تبریہ سے بری ہے ۔

اس مرتبہ ذات کے بعد جب تجلی ذات اس حیرت مین شمع کمالی روشن کرتی ہے انسان خود کو کمالات سلبی اور ایجابی اور فعلی انفعالی وغیرہ امور سے مشہود پاتا ہے - اسکو عقل انسان کہتے ہین - یہہ عقل انسان کے تمام قابلیات اور صفات کے اظہار کا آلہ ہے ۔ واجب مین اس کے مقابل تعین اول اور حقیقت اولے کا مرتبہ واقع ہے - جو ذریعہ اظہار کائنات ہے ۔ اب آگے چلکر

عقل کو دو راستے پڑتے ہین ایک وہ کہ جسمین قابلیات کلیہ کا تجرد اشہود ہے
انسان مین یہہ مرتبہ عقلیہ مجردہ عامہ کہلاتا ہے۔ اور واجب مین اسکے مقابل
مرتبہ احدیت ہے جسکو اہل معقول لابشرط شئے قرار دیتے ہین۔ دوسرا وہ طریق
جس سے تمام جزی اور کلی امورمین اوسکا دست تصرف متصرف رہتا ہے
انسانی مرتبہ مین اسکو عقل متصرفہ کہتے ہین اور واجب مین اس مرتبہ کا نام واحدیت
ہے۔ اہل معقول اسکو بشرط للشئے کہتے ہین یہ تعین ثانی ہے۔ اس مرتبہ مین تمام
قابلیات سلبیہ و ایجابیہ وغیرہ اپنے اپنے رنگ دکہاتے ہین۔
اب قابلیات فعلی ہین اور انفعالے۔ اور یہ دونون کبہی مجمل ہوتی ہین۔ اور کبہی مفصل
فعلیات کا اجمال الوہیت کے مقابلہ مین ہوتا ہے اور اونکی تفصیل صفات کے
مشابہ ہوتی ہے۔ انفعالیات کا اجمال بمنزلہ حقیقت امکانیہ ہوتا ہے۔ اور اوسکی
تفصیل اعیان ثابتہ کے مرتبہ مین ہوتی ہے۔ پس جبکہ حقیقت انسانی مین قابلیات
فعلی کے ظہور سے کسے قسم کا خلل واقع نہین ہوتا۔ تو عین حقیقت واجب مین
جو اوس سے بڑہکر صاحب شیون نامتناہیہ ہے کیسے تعدد لازم آسکتا ہے
یہ مسئلہ چونکہ دقیق ہے اسلئے اکثر زلتہ الاقدام مین گرفتار ہوئے ہین۔ اور جنکو
بہت لغزشین اور سخت زلتین ہوئی ہین۔ اونمین بعض لوگ ایسے نظر آتے ہین
جنکو محجوب سمجہا جاتا ہے۔ اونکو بجز کثرت وغیریت کے نظر ہی نہین آتا۔ بعض وہ
لوگ ہین جو مجذوب کہے جاتے ہین۔ وہ بجز وحدت وغیبیت کے دیکہتے ہی نہین
یہ دونون لوگ اقتدا کے لایق نہین ہین۔ ایک ظلمت کثرت سے محجوب ہین۔
دوسرے نور وحدت سے ہان عارف مقتدا وہ ہے جو دونون مقام پر عبور

رکہتا ہو۔ یعنی وحدت اشیاء کے بواطن ہین اور کثرت اشیا رکے ظاہر ہین عیان دیکہے
پس ممکنات حقیقتاً عین واجب ہین اور اعتباراً اوسکے غیر ہین نہ جمیع وجود سے
عین ہین اور نہ تمام اسباب سے غیر ہین۔ جیسے زید حقیقتاً عین انسان ہے وہ سے
اپنے تعین زیدیت کے اعتبار سے غیر انسان ہے۔ اور عصاے موسوی
باوجودیکہ عصا ہی تہا مگر سانپ نظر آتا تہا وہ جس حالت مین عصا تہا سانپ
نہتا اور جب سانپ تہا عصا نہ تہا۔ حالانکہ واقع مین عصا ہی تہا۔ کیونکہ سانپ عین عصا
تہا اور عصا عین سانپ تہا اور پہر لطف یہ کہ عصا اور سانپ دونون متغایر ہین
علی ہذا تمام جادوگرون کے رسّیان جو سانپ بن گئین تہین۔ فی الحقیقت وہ رسّیان
تہین۔ مگر صورت مین سانپ تہین۔ لیکن جو نقصان یا اثر اونسے مرتب ہونیوالا تہا
حقیقتاً وہ اثر تہا جو سانپون کے اثر سے متعلق ہے۔

یہان بہتہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل حق صوفیۂ اور نکے مسلک مقدسہ پر جہلاے اہل رسم
کی طرف سے جو اعتراض کئے گئے اونمین سے بعض کے مختصر جواب پیش کئے جائین
اونمین سے اول اعتراض یہ ہے کہ وجود کو اگر واجب قرار دیا جائے اور وہ تمام
ممکنات مین ساری ہو رہا ہے اس سے لازم آتا ہے کہ تمام ممکنات واجب الوجود
ہین۔ اسلئے کہ مقید مطلق کا عین ہوتا ہے۔ حالانکہ اسکو کوئی تسلیم نہین کرسکتا کہ تمام
ممکنات واجب الوجود ہین۔

اوسکا جواب یہ ہے کہ کسی شے کے واجب ہونے سے یہہ ضرور نہین کہ اوسکے
لازم کا بہی واجب ہونا لازم آوے۔ چونکہ ممکنات وجود کے لوازم ہین اسلئے واجب الوجود
کے واجب ہونے سے ممکنات کا واجب ہونا نہین لازم آتا۔ بعض کا یہ خیال

سنے کہ واجب کیواسطے کسی ایک ممکن کا لازم ہونا منہ ورہے نہ کہ اس تمام موجودات کا اسلئے ہم یہ مانتے ہی نہین کہ ممکنات لوازم وجود ہین۔

مین اوسکے جواب مین یہہ عرض کرتا ہون کہ جب تک ہر ممکن کا وجود تحقق نہو جاے خواہ وہ تحقق بحسب امکان ہو وہ پیدا نہین ہوسکتے۔ اور جب تحقق ہو گیا تو کل ممکنات لوازم وجود ہو گئے۔ اسکے علاوہ اور ایک جواب ہے کہ وجود کی مختلف حیثیتین ہین۔ اگر مختلف نہوتین تو واحد سے کثرت کا صدور محال تھا پس جس حیثیت سے کہ وہ واجب ہے ممکن نہین اور جس حیثیت سے ممکن ہے واجب نہین۔ اور مرتبۂ حقیقت سب مراتب کو جامع ہے۔

دوسرا اعتراض یہہ ہے کہ وجود مین محلات کے تکثرسے تکثر پیدا ہوتا ہے مگر اسکی کیا وجہ کہ واجب مین تکثر نہ مانا جاوے۔

اسکا جواب یہ ہے کہ نفس وجود مین تکثر کبھی نہین ہوتا بلکہ یہہ کثرت اوسکے شیون مین پیدا ہوتی ہے اور کثرت شیون سے جو اعتباری ہوتے ہین حقیقت مین کب اثر تکثر ظاہر ہو سکتا ہے۔

تیسرا اعتراض یہہ ہے کہ وجود کو جب واجب و ممکن اور قدیم و حادث کے طرف تقسیم کرین تو اس صورت مین ایک شے کا اپنی اور اپنے غیر کی جانب تقسیم پانا لازم آتا ہے۔ اسلئے کہ وجود جب واجب کا نام ٹھیرا تو پھر اسکے کیا معنے کہ وجود ممکن اور واجب کی جانب منقسم ہوتا ہے۔

مین اوسکے جواب مین عرض کرتا ہون کہ وجوب و امکان اور حادث و قدیم وغیرہ نسب وجود کے اسما ہین اوسکے اسماء ذاتیہ نہین ہین۔ اگر اوسکے اسماء ذاتی

ہوتی تو ایک کی تقسیم اوسکی ذات وغیر ذات کی طرف لازم آتے۔

چوتھایہ اعتراض ہے کہ وجود مطلق کا بجز ذہن کے اور کہین وجود نہین ہے اور واجب کا وجود خارجی ہے اس صورت مین واجب وجود کو مقرر نہین کر سکتے

مین اوسکے جواب مین عرض کرتا ہون کہ یہہ محض غلط خیال ہے کہ وجود مطلق موجود نہین بلکہ حقیقت وخارج مین وجود مطلق موجود ہے۔ اور مقیدات عالم صرف ذہنی واقعی امور ہین۔ کیونکہ جب زید وعمر مین دریافت کرتی ہین تو ضرور مابہ الاشتراک ایک حالت نکلتی ہے یعنی انسانیت سمجھ مین آتی ہے۔ اور جب زید اور دیوار سے سوال کیا جائے تو وہ حالت انسانیت دونون سے نہین سمجھی جاتی بلکہ ایک سی انسانیت اور دوسری سے جداگیت ثابت ہوتی ہے۔ پس ضرور ہر کلی کا کوئی مابہ الامتیاز ہے۔ اسیکو اہل معقول سے مین بعض ابتدائی لوگ جیسی مُلّا حسن وغیرہ علاقہ مجہولہ الکُنہ کہتے ہین۔ مگر فی الحقیقت وہ علاقہ مجہولۃ الکنہ جو ظاہر مین پایا جاتا ہے۔ خود ہی مابہ الاشتراک حقیقت انسان ہے۔ پس جسطرح انسان کلی خارج مین موجود ہے۔ اسیطرح کلی الاعلی وجود مطلق کے سوا کوئی موجود وثابت نہین ہے ماسوا اوسکے تمام شیون اعتباری ہین جیسے کہ آسمان کے مقابلہ مین آسمانیت کا وجود ہے اسیطرح وجود کی نسبت تمام کائنات کا وجود ہے۔

پانچوان اعتراض یہ ہے کہ وجود سے بڑہکر کوئی بدیہی شے نہین اور واجب الوجود سے زیادہ کوئی فکری اور کسبی نہین۔ ایسی حالت مین وجود۔ واجب۔ کیسے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ دو مختلف مقتضا کی چیزین ایک نہین ہوسکتی ہین۔

اوسکا یہ جواب ہے کہ اگرچہ وجودانیت سے نہایت بدیہی ہے مگر بکنہہ سخت کسبی ہے باوجودیکہ وہ اپنی اینت سے تحقق مین تمام اشیار سے ظاہر تر ہے مگر کُنہہ مین سب چیزون سے ابطن اسیطرح واجب الوجود کو بداہتاً ہر شخص یہ جانتا ہے۔ کہ وہ خالق ہے رزاق ہے عادل ہے جواد ہے مگر اوسکی ذاتیات مین عقول انبیا حیران ہین

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ وجود اگر عین واجب ہے اوسکی دوصورتین ہین یا تو وہ اپنے اطلاق سے عین ہے یا تقئید سے جس صورت مین کہ اطلاق سے عین مانا جاوے تو صفت تخلیق وایجاد سے ضرور متصف ہوگا۔ کیونکہ واجب ان صفات سے متصف ہے۔ اور چونکہ ہر صفت مختص موصوف ہوا کرتی ہے لسلئے اطلاق تو اول ہی مرتبہ کافور ہو گیا جس سے عینیت پیدا ہوتی تھی۔

دوسری صورت یعنی تقئید کی حالت مین عینیت لینے سے واجب کا مرکب ہونا لازم آتا ہے۔

اوسکا یہ جواب ہے کہ وجوب واطلاق کے دو مرتبہ ہین ایک وہ اطلاق جو تمام فعلی وانفعالی نسبتون سے معرا ہے۔ دوسرا وہ اطلاق ہے جو تمام نقائص امکانیہ یعنی جسمانی وروحانی ومثالی تعینات سے بری ہے اونمین سے پہلا مرتبہ ذات ہے۔ دوسرا مرتبہ ذات مع الاسمار وصفات کا ہے۔

اب واجب کی حالتین دیکھنے چاہئین کہ وہ یا تو ذات صرفہ لاتعین ہے اومین ہرگز تقئید نہین ہے یا ذات مع اسمار وصفات ماخوذ ہے۔

پس واجب بمعنی اول مین اطلاق کی پہلی صورت سے وجود کو عینیت ہے۔ اور

واجب بمعنی دوم اطلاق کی دوسری صورتے عین وجود ہے۔
اگر کوئی یہہ کہے کہ واجب الوجود خالق ہے جسکو کہ وجود مطلق مانتے ہین۔
اور مطلق کا مقید پر حمل ہوا کرتا ہے تو واجب الوجود کا حمل ممکنات پر لازم آتا ہے
مین اوسکے جواب مین یہہ کہتا ہون کہ حمل مین ایک اتحاد کی جہت ہوتی ہے
اور دوسرے مغائرت کی اور یہہ اتحاد اور مغائرت دو طرح پر متحقق ہوتے ہین
پہلی صورت یہہ ہے کہ صورت کے موافق خارج مین اتحاد ہو اور معناً ذہن
مین تغائر ہو جیسے زید انسان ہے یہہ دونون باطن مین غیر اور خارج مین متحد
ہین کیونکہ زید اپنی اوس جزئیت کے سبب جو شخصیت سے پیدا ہوئی ہے
اور انسان اوس کلیت کی وجہ سے جو اوسکی ذات کو لازم ہے فیما بین
متغائر ہین ایک تو حمل کی یہ صورت ہے۔ دوسری صورت یہہ ہے کہ صورتاً
تخالف ہو اور معناً اتحاد ہو جیسے حقیقت جبرئیلیہ اور صورت دحیۃ الکلبیہ اگر
انمین اتحاد نہوتا تو جس شی کا صورت دحیہ سے ظہور ہوا وہ حقیقت جبرئیلیہ سے
ظاہر نہوتا۔ یہان ہم جس شے مین بحث کرتے وہ تغائر بحسب الصورت
و اتحاد بحسب الحقیقت کی صورت ہے اور کسی حالت مین اس معنی کے ظہور سے
کچھ نقصان لازم نہین آتا بلکہ اگر ظہور نہوتا تو ایک قسم کا نقص تھا اندرین
حالت موجد بالکسر و بالفتح الجیم مین حمل ہونا کچھ نقصان کی بات نہین ہے
مگر جب اون نسبتون پر جو صورتون مین تغائر پیدا کرتی ہین اور حق جل وعلا کی
مخلوق پر مقدم ہونے پر نظر پہونچتی ہے تو حمل ممنوع معلوم ہوتا ہے اور
جب حیثیت اطلاق سے موجد تعالی کی جانب توجہ سے دیکھا جائے کہ وہ

جس صورت مین چاہے متمثل ہوتا ہے خواہ سفلی ہون یا علوی اور پھر
اوسکی حالت اصلیہ جو قبل از تمثل تھی باقی رہتی ہے حمل صحیح ہوتا ہے
جیسے کہ حیوان مادہ کی حیثیت سے انسان پر مقدم ہے حمل صحیح نہین ہوسکتا
اور اطلاق کے اعتبار سے ہمیشہ اوسپر محمول ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ
ایجاد وغیرہ لوازم کے اختلاف کے سبب مجتمع نہین ہوتے کیونکہ ایجاد اس کا
طلبگار ہے کہ موجد اپنے مخلوقات پر محمول نہو اور اطلاق خواستگار ہے
کہ مطلق اپنے مقیدات پر ضرور محمول ہو

ساتوان مشکل اعتراض ہے کہ وجود یعنی ذات آلہی اگر ممکنات مین ساری ہے
تو ذات آلہیہ کا ناپاکیون سے آلودہ ہونا لازم آتا ہے اوسکے علاوہ وجود مین
اور بہت سے قباحتین نظر آتی ہین جنکو وجود حق سبحانہ وتعالے کی طرف منسوب
کرنے پر کوئی اہل عقل جرات نہین کرسکتا ہے۔

اسکا ایک جواب تو یہ ہے کہ ذات الہیہ بلاشک موجودات مین ساری ہے
مگر اپنی لطافت کاملہ کے سبب الودگی سے بری رہتی ہے۔ جیسے آفتاب کا
نور ناپاکیون پر پڑتا ہے مگر اپنی لطافت کے سبب آلودہ نہین ہوتا۔ اختلاط
نجاست کی صورت وہان پیش آتی ہے کہ جہان کوئی ناپاک جسم
دوسرے جسم سے مقارب ہو۔ اور وجود آلہی حیثیت اطلاق کی سبب جسم کے
قید سے مقید ہو ہی نہین سکتا جس مرتبہ مین اوسکو متصور و متشکل مانتے ہین
وہ ممکنات کا مرتبہ ہے۔ اس وجہ سے وہ نقص جو جسمانی امور سے تعلق
رکھتے ہین جسم کی قید تک رہ جاتے ہین اور جب اطلاق کا مرتبہ آجاتا ہے

وہان جسم کی قید ہی نہین ہتی جو متنجسات سے تلطخ لازم آوے۔

دوسرا مفصل جواب یہ ہے کہ وجود بنفسہ و بالذات خیر ہے اور شر بالذات عدم کو کہتے ہین اشیاے وجودی مین شر ہو ہی نہین سکتا شر جب کبھی ہوگا اوسکا مرتبہ عدم مین آکر نشو و نما ہوا ہوگا۔ جنکو کہ ہم خراب اور ناپاک قرار دیتے ہین وہ بنفسہ ایسی نہین ہین مثلاً پاخانہ یعنی براز انتہا کی بدتر شے خیال کیجاتی ہے وہ اس حیثیت سے کہ صحت کے نقصان کا موجب ہوتی ہے خراب شے ہے لیکن اس حالت مین بھی عدم صحت خراب چیز ہوا نہ کہ بنفسہ براز۔ کیونکہ براز ایک قسم کے کیڑون کی پیدایش اور حیات کا سبب ہوجاتا ہے اور افعال مین سے مثلاً چوری برے سمجھی جاتی ہے اسلئے کہ ایک شخص کے مال کو اوسکے پاس سے معدوم کرنا ہوتا ہے چونکہ دوسرے مقام پر اوسکا وجود ہوتا ہے اسلئے چوری اس نسبت سے بری نہین تو یہہ برای جو کچھ پیدا ہوتی ہے وہ ایک دوسرے کی نسبت سے فی نفسہ شر کوئی وجودی شے نہین ہوسکتی۔ پس چونکہ واجب الوجود وجود مطلق کو مانا ہے جو کسی صورت سے شر نہین اور کوئی نقصان حیثیت وجودی سے لازم نہین آسکتا۔ اسلئے کسی قسم کی قباحت نہین معلوم ہوتی کہ وجود مطلق کو خدا مانین شر اور نقصان جسقدر تھا وہ عدم کے نذر ہوگیا والحمد للہ علی ذلک۔

اذا علمت هذا انا علم کہ وجود مین جب تلبس بتجرد کا لحاظ نہین کرتے وہ وجود مطلق اور ذات بحت او غیب الہویت کہلاتا ہے۔ کسی کا علم و کشف اوس سے متعلق نہین ہوسکتا مگر جب اپنے مراتب تنزلی مین نزول و تمثل کرتا ہے۔

اوراک اوس سے تعلق پذیر ہوتا ہے۔

اوسکی پہلی تجلی جسمین شیون الہیہ او۔کونیہ کی کامل جمعیت تھی وہ حقیقت محمدیہ قرار پائی اور دو حالتون پر مشتمل ہوئی۔ایک حالت مین صفات واعتبارات سے اوسکو بریت حاصل ہے۔دوسری حالت مین تمام صفات وغیرہ سے مرتبہ ظہور کا نشو ونما ہوتا ہے۔حالت اولی مجملہ اور ثانیہ مفصلہ کہلاتی ہے حالت مجملہ مین صرف صفات کا وجدان حاصل ہے اور دوسری حالت مین یہ کارخانہ ہے کہ مظاہران جلال قہر کے دفتر سے حکم ظہور حاصل کر کے شیطان کی تعلیم کے موافق ظہور پذیر ہوتے ہین۔اسلئے تمام صفات ذمیمہ اور نجاسات وغیرہ اوس شان جلال کی طرف منسوب کی جاتی ہین۔کیونکہ ان افعال کا صدور شیون سے ہوتا ہے نہ کہ خود ذات واجب سے۔ذات اپنے مرتبہ مین وارا الورا ہے۔اور مظاہران جمال نورانی لباس پہنکر انبیا علیہم السلام کی تعلیم صحیحہ کے موافق شمع انجمن افروز بزم عالم ہوتے ہین۔

اگرچہ حضور اکرم سرور عالم کی حقیقت مظاہر جلال وجمال دونون کے مبدا اور منشا ہے مگر آپ کا منشار ذاتی جو ہدایت خلق ہے وہ مظاہران جمال مین ظاہر ہوتا ہے۔عمومیت کے لحاظ سے تمام کائنات من الازل الی الابد امت محمدی ہے اور خصوصیت کے اعتبار سے صرف مظاہر جمال شمول امت حضور کا شرف رکھتے ہین۔

البستان الثامن۔فی ضرورۃ المقید للمطلق وجود مطلق کیواسطے کسی نہ کسی مقید کی ضرورت ہے۔اور ہر مقید کو اپنے مطلق کی حاجت ہے۔اور باوجود

اس لزوم کے مطلق بالذات غنی ہے مگر مقیدات کا مشتاق ضرور ہے
اور مقید بالذات فقیر و محتاج ہے۔ کیونکہ اگر مطلق کا ظہور بلا مقید کے
نہین ہوتا تو مقید کا وجود بغیر مطلق کے محال ہے مطلق حقیقی کی یہ
صفت ہے کہ کلیت و جزئیت۔ اور نسبت فاعلیت و قابلیت عالمیت
و معلومیت اور اسم و رسم اور تنزیہ و تشبیہ کی قیود سے بری ہو نہ جلال
اوسکی طرف منسوب ہو سکے نہ جمال۔ انتہاے مطلق یہ ہے کہ صفت ذاتی
جو اطلاق ہے وہ بھی نظر انداز ہو جاے وحدت و کثرت اوسکے میدان مین
حیران ہون۔

البستان التاسع فی اقسام الوحدات۔ ایدک اللہ بفضلہ کہ وحدت کبھی تمام وجوہ
سے عین شے ہوتی ہے اور کبھی بعض باب سے عین اور بعض سے غیر ہوتی ہے
اور بعض مقام پر ہر طرح غیر ہوتے ہے انمین سے پہلی وحدت خصوصیت وجود
مطلق مین پائی جاتی ہے اسلئے کہ حق سبحانہ تعالی امین وحدت عین ذات ہے
اسی وحدت سے لفظ احد مشتق ہوا ہے۔ اور دوسرے وحدت صفات آلہیہ
مین نظر آتی ہے اسلئے کہ صفات وجود کی حیثیت سے عین ذات ہین۔
اور اپنے تعینی حالت مین غیر ہین اس وحدت سے لفظ واحد مشتق ہوا ہے
تیسرے وحدت انواع اعداد مین پائے جاتے ہے مثلاً دو کا عدد ہے
گو تمام عدد نوع اعداد مین ہین مگر دو کو تین اور چار وغیرہ سے پوری مغایرت
ہے کبھی وحدت کی یہ قسم اجناس کو عارض ہوتی ہے وہ جنس عالی کی
اعتبار سے واحد ہو جاتے ہین۔ اور کبھی انواع کو عارض ہوتی ہے وہ جنس

کی نظر سے واحد ہو جاتے ہین۔ اور کبھی اشخاص پر وارد ہوتی ہے وہ باعتبار
نوع واحد ہو جاتی ہین۔
پس وہ محمولات جو مرتبہ سفلی مین مغائر ہوتے ہین حقیقت عالیہ مین ترقی پاکر
متحد ہو جاتے ہین جیسے کہ انسان ضاحک اور کاتب ہے اور نیز وہ موضوعات
جو مرتبہ تحتی مین متباین تھے موضوع عالی مین پہونچکر متحد ہو جاتے ہین
جیسے کہ اذن اور روئی سفید ہونے مین دونون اتحاد رکھتے ہین اسیطرح
درجہ بدرجہ ترقی پاکر تمام موجودات عالم مرتبہ وجود مین جو ہر موجود کا انتہائی
مقام ہے متحد ہو گئے ہین اور سب کی آخری احتیاج ایک وجود مطلق کی
طرف ثابت ہی جو بعد ترتیب مقدمات شکل اول بداہت سے یہ ثابت
کرتے ہے کہ وجود مطلق کے سوا واجب الوجود کوئی نہین ہو سکتا اور اگر
فرض بھی کیا جاے تو وہ ضرور وجود کا محتاج ہوگا اسلئے کہ معدوم مین خدا ہونیکی
قابلیت نہین اور محتاج بھی خدا نہین ہو سکتا اسلئے لامحالہ وجود کے سوا واجب نہین
قیاس کی ترکیب یون ہے۔ صغری۔ واجب محتاج الیہ الکل ہے۔ کبری۔ محتاج
الیہ الکل وجود مطلق ہے۔ نتیجہ۔ واجب وجود مطلق ہے صغری کا صدق تو بدیہی ہی
رہا کبری او سکی ادلۂ قطعیہ پہلے گذر گئین بہر حال یہ ثابت ہوا کہ وہی وجود مطلق
واجب ہے جو سب کا محتاج الیہ ہے۔
اب واجب الوجود کے واحد ہونے کی دلیل ملاحظہ کیجئے اگر کم سے کم دو شے
وجوب وجود کے ساتھ متصف ہون تو وجوب دونون مین امر مشترک ہوگا ایسی
حالت مین ضرور ہے کہ واجبین مین کوئی امر فارق ہو ورنہ تعدد مسلّم باطل ہو جاویگا

اور جب بلا فارق کے واجبون کا تعدد ضروری قایم نہین رہا تو واجبین ما بہ الامتیاز کے محتاج ٹھہرے اور محتاج کو کوئی واجب نہین مان سکتا اور یہہ ضرور ہے کہ کوئی معبود اوسکے غیر نہین کیونکہ لا الٰہ الا اللہ و لا الٰہ غیرک اگرچہ بہت سے معبود ثابت کرتے ہین مگر غیریت کی نفی کرتے مین کیونکہ لا الہ غیرک کے معنے یہ ہین کہ کوئی معبود تیرے غیر نہین ہے اور جسکی پرستش کی جاے وہ معبود ہے جیسے زید کو کسی قصور پر اگر بنیہاً پیٹیا جاے یا بلا قصور دونون حالتون مین اوسکا مضروب ہونا لازم آتا ہی یہہ اور بات ہے کہ ایک مقام پر غیر مناسب تہا اور دوسرے مقام پر مناسب مگر زید کے مضروب ہونے مین کلام نہین اسیطرح عبادت جسکے معنے طاعت اور انقیاد کے ہین اگر خدا کی کیجاے یا کسی بت کی طاعت کنندہ کے عابد ہونے مین شک نہین اور جسکی طاعت کیجاے اوسکے معبود ہونے مین کلام نہین اسلئے غیر خدا معبود واقع ہے یہہ امر آخر ہے کہ وہ عبادت ایسی ناجایز ہے جیسے بلا قصور زید کو مارنا جیسے زید کا مضروب ہونا متیقن ہے ایسے لات و منات کا معبود ہونا یقینی ہے مگر چونکہ یہہ ثابت ہوچکا کہ واجب الوجود وجود مطلق ہے اسلئے جملہ الہہ کو خداوند عالم سے عینیت ہے لیکن چونکہ کفار بتون کو غیر حق سمجھتے تھے اسلئے لا الہ الا اللہ سے اوس غیریت کے نفی فرمائی ہے جہلا کا یہ خیال کہ لا الہ الا اللہ نے تمام زمین و آسمان کو اوڑا دیا محض باطل ہے جو لوگ کہ حقایق اشیاء کو ثابت مانتے ہین وہ اسکو کبھی تسلیم نہین کرسکتے کہ زمین و آسمان سری سے موجود ہی نہین اور انکے علاوہ کسی مقام پر

خدا ہی خدا موجود ہے حقیقتاً تمام عالم موجود ہے مگر اسطرح کہ جیسے آسمان سے فوقیت زمین سے تحتیت کے واقعی نسبتین سمجھی جاتی ہین کوئی نافہم زیر و بالا یمین و یسار کو معدوم نہین کہسکتا اون اشیاء کا وجود جو ان جہات مین پائی جاتی ہین جہات کا وجود ہے ایسے ہی حقیقتاً واجب الوجود - بنفسہ ہے مگر تمام کائنات جہات واقع کیطرح متحقق ہین اگر کوئی جاہل امواج دریا کو دیکھے اور اوس سے انکار کرے یہہ محض اوسکی جہالت ہے اگرچہ بنفسہ دریا کا وجود ہی امواج کا وجود ہے اور علاوہ دریا کی حقیقت کے اوسکا پتہ نہین مگر اوسکے وجود متعین سے جو دریا کے ایک ذاتی صفت ہے کیسے انکار ہوسکتا ہے کفار عرب بہی خدا کو خدا جانتے تھے جیسے آیہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ سے ظاہر ہے کہ خالق زمین و آسمان وغیرہ خدا کو جانتے تھے اور مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ سے واضح ہے کہ بتون کے عبادت بھی خدا سے تقرب حاصل کرنیکے واسطے کرتے تھے اور حسب آیہ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اونکو شفیع خیال کرتے تھے اور بلا تشبیہہ شفاعت مسلمانونکے ہان بہی جایز ہے تقرب آلہی کیواسطے قبور پر حاضری کی بہی اجازت ہے سجدہ تعظیم جسمین عبادت کے شکل ہے فقرا اوسکو جایز رکتے ہین پھر وہ کونسی بات ہے جسکے لا الہ الا اللہ نے تعلیم فرمائی بے شک لا الہ الا اللہ ان سب امور کے علاوہ کوئی تعلیم کرتا ہے چونکہ عرب اہل زبان تھے اوسکو سمجھ گئے اور اوسکے جواب مین یہہ کہا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ یعنی اس پیغمبر نے سب معبودونکو ایک معبود کردیا یہہ نہین کہا کہ سب معبودونکو اوڑا دیا

اور ایک خدا کو معبود قرار دیا۔
پس ظاہر ہے کہ جسمین تمام معبود ایک ہو جائین وہی صورت ہے
جو پردہ تغائیر کو اوٹھا دے اوسکی ہم پہلے تفصیل کر چکے ہین۔
ابطال تعدد واجب کی دوسری دلیل یہہ ہے کہ اگر واجب مین تعدد ہو
تو ضرور ہے کہ ہر واحد ایک دوسرے کے ہلاک کرنے سے عاجز ہوگا
کیونکہ دونون وجوب مین مماثل ہین۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ جیسے ایک
مثل دوسری مثل کے تخلیق پر قادر نہین اسیطرح اپنے مماثل کے
اہلاک پر بہی قدرت نہین رکھتی۔ اور اس عدم قدرت سے واجبین کا
عجز لازم آتا ہے۔ حالانکہ عجز وجوب کے مخالف ہے۔ تو لامحالہ تعدد واجب باطل ہے
۔ آتش پرستون کا یہ خیال کہ خالق شر اور خالق خیر دو چیز ہین خود باطل ہے
اسلئے کہ خالق شر تخلیق خیر اور خالق خیر تخلیق شر سے عاجز ہے۔ اور عاجز
کا واجب ہونا صریح البطلان ہے۔
عیسائیون کا یہ خیال کہ عیسیٰ خدا یا خدا کے بیٹے ہین بالبداہت غلط ہے
کیونکہ واجب غیر محدود ہے اور عیسیٰ علیہ السلام بالکل محدود تھے۔ اور
بیٹے کی صورت یون باطل ہے کہ ذات واجب جو جسمانیات سے پاک ہے
اوسکی اولاد جسمی کوئی اہل عقل تسلیم نہین کر سکتا۔ اگر بیٹے سے برگزیدہ مراد ہے
تو وہ اور بہت انبیا ہین۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئی
تو آدم علیہ السلام بڑے اعلیٰ درجہ کے بیٹے ہین اور اگر مریم علیہا السلام
پر تمثل روح القدس مانا جاوے تو وہ روح القدس کے بیٹے تمثل کیصورت مین

ٹھہرتے ہین اور صورت متمثلہ کو بیٹا نہین کہسکتے. علاوہ ازین روح القدس کے بیٹے ہوئے نہ کہ واجب الوجود کے اور روح کے بیٹے کے کوی معنے نہین

تمہ الحدیقۃ الاولیٰ فی اقسام التوحید

اعلم اصلحک اللہ مخاذلک کہ حضرات متصوفین توحید کو اگرچہ اور بہت سے اقسام کیطرف تقسیم کرتے ہین مگر وہ تین قسمین کہ جنکو کلید العرفان کہتے ہین. مختصراً یہان بیان کی جاتی ہین۔

اونمین سے اول قسم توحید افعال ہے اسکی یہہ تعریف ہے کہ عبد مقید اپنے تمام افعال اور حرکات وسکنات حق سبحانہ ولتعالےٰ کے افعال سمجھتا ہے اسلئے کہ عبد کا وجود چونکہ اعتباری ہے اوسکے افعال بہی اگر اوسکی طرف منسوب ہونگے تو ضرور اعتباراً ہونگے جیسے کہ زید کے افعال انسان کے افعال سمجھے جاتے ہین اور مقید کے افعال مطلق کے کہے جاتے ہین. عبد اعتباری کے بہی تمام حرکات و سکنات حق جل وعلیٰ کے حرکات ہین جسطرح کہ بندہ تمثل یا تجلی الٰہی ہے اوسکے افعال بہی تجلی سے تعلق رکہتے ہین. یہہ اور بات ہے کہ اوسکے احکام ذاتی جو تعین اعتبار سے پیدا ہوئے ہین اونکا بلاغ بندہ ہی تک منحصر ہے. پس اس امر کا شہود جس کامل کو ہر وقت حاصل ہے وہ صاحب توحید افعالی ہے۔

دوسری قسم توحید صفاتی ہے. اور اوس سے یہہ مراد ہے کہ تمام صفات انسانیہ اور کمالات ممکنہ سے متصف اور متکمل ذات اور حقیقت کاملہ ہے جیسے کہ ذات مین تمام موجودات مستہلک ہو رہے ہین اونکے صفات بہی

ذات مین فنا پذیر ہین۔ مثلاً جو علم کہ زید کو حاصل ہے جس قدرت و کلام سے
سے زید متصف ہے وہ تمام قدرت انسان کے ہے اسلئے کہ زید کا وجود
تو فرضی اعتباری ہے اس سے اوپر چلکر انسان اور تمام کائنات یہانتک کہ وہ
وجود مطلق مین جا کر متحد ہوتے ہین اونکے صفات صفات مطلق ہوتے ہین
اسلئے کہ انسان اوسی مطلق کے ایک فرد ہے۔ جو کمال کہ مطلق کو حاصل
نہین ممکن مقید کو کہانسے اسکتا ہے۔ حدیث قدسی لا یزال العبد حتیٰ
یتقرب الی بالنوافل حتیٰ اکون یدہ الذی یبطش بہ ورجلہ الذی
یمشی بہ وبصرہ الذی یبصر بہ الخ مین حتیٰ اکون کی مراد یہہ ہے کہ عبد مقرب
بالنوافل کو ان امور کا شعور حاصل ہو جاتا ہے کہ حق اوس سے عینیت رکھتا ہے
ظاہر ہے کہ عبد کے ساتھ معبود کو ہر وقت عینیت حاصل ہے مگر اوسکا شہود
تقرب نفل کے وقت حاصل ہوتا ہے۔
تیسرے توحید ذاتی ہے۔ اوس سے یہ مراد ہے کہ تمام عالم ہستی واجب
تعالے و تقدس سے عبارت ہے اور کوئی موجود ہستی مطلق کے احاطہ سے
نہین نکل سکتا اسلئے لا بد زید جو کہ ایک شخص ہے اوسکے ذات غیر حقیقت
واجب تعالے موجود نہین ہو سکتی۔ عالم کا ذرہ ذرہ اوسیکے ذات اقدس
مین سباحت کر رہا ہے۔ سبحان ربی الاعلی کے یہی معنے ہین کہ بہت سبحان
ربی الاعلی یعنے ہم اپنے رب اعلی کی ذات والا مین ہر وقت تیر رہی ہین
ہمارا وجود بعینہ اوس حباب کی نمود ہے جو ہر وقت دریا مین تیرتا ہے۔ اور
چنیرے از دریا بیش نیست کی عینیت رکھتا ہے۔ یہہ تمام مشخصات اکوان تنزلات

واعتبارات واجب الوجود المطلق ہین توحید ذاتی کیطرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ فان لم تکن تراہ اگر تو نہو یعنی تیری ذات نہ ہے اور تو اوسکو ذات الہی مطلق مین فنا کردے تو تو اپنی جگہہ حق کو دیکھے الحمد للہ علی ذلک یہہ مرتبہ قرب فرایض کا ہے۔ جو مرتبہ صفاتی یعنی قرب نوافل پر فوقیت رکھتا ہے۔ اہل توحید کا عرفان یہان ختم ہوجاتا ہے ۵

بیند ہمہ جا عارف آگاہ ہو اللہ		درویش ہو اللہ بشہنشاہ ہو اللہ

تمت الحدیقۃ الاولی بحمد اللہ ویتلوھا الثانیۃ انشاء اللہ

الحدیقۃ الثانیۃ فی الصفات وما یتعلق بہ یشتمل علی سبعۃ بستان

البستان الاول فی عینیۃ الصفات عموماً اہل ملت نقیہ اس امر کا تیقن رکہتے ہین کہ اللہ پاک جل جلالہ کو صفات ذاتیہ ثابت ہین مگر قدماے مشائیہ کا ایک گروہ بعض صفات کا انکار کرتا ہے۔ اون منکرین مین بہی دو قسم کے لوگ پاے جاتے ہین۔

ایک قسم کا یہہ خیال ہے کہ واجب الوجود کو مطلق علم نہین ہے اگر اوسکو علم ہوتا تو ضرور ہر شخص کی لیاقت اور قابلیت ظاہری کے موافق رتبہ اور عزت وشوکت دنیاوی مرحمت فرماتا۔ چونکہ دنیا مین اسکے خلاف نظر آتا ہے۔ اسلئے بلاشک خداے خلاق صفت علم سے معرا ہے۔

ہان افاضہ وجود اوسکو ایسا بالاضطرار لازم ہے جیسے آفتاب کو روشنی۔ ظاہر ہے کہ آفتاب کو اپنے نور کی اشاعت سے بالکل لاعلمی ہے اور پھر افاضہ نور اوس سے مدام ہوتا ہے۔ اسیطرح واجب الوجود بہی شعور و علم سے بری ہو

مگر ایجاد ممکنات کا اوس سے انفکاک نہین ہوسکتا۔

دوسرا گروہ یہہ خیال رکہتا ہے کہ واجب الوجود کو اگرچہ علم ہے مگر علم تفصیلی نہین محض اجمالی علم ہے۔ کیونکہ علم تفصیلی تسلیم کرنے مین ایک بڑی خرابی یہہ لازم اتی ہے کہ اگر اوسکو علم ہر ہر فرد کی ہی تو ضرور اپنی ذات کا علم بھی حاصل ہوگا اور چونکہ علم نسبت ہے اور نسبت دو چیزون مین متصور ہوتی ہے اسلئے واجب مین دوئی پیدا ہوئی اور یہہ سراسر باطل ہے۔

اسکا صحیح جواب تو یہہ ہی کہ اشکال اہل تصوف کے مسلک پر لازم نہین آتا۔ کیونکہ وہ عینیت علم کے قایل ہین۔

دوسرا جواب یہہ ہے کہ علم بنفسہ نسبت نہین ہے۔ بلکہ ایک صفت صاحب نسبت کا نام علم ہے۔ جب علم نسبت نرہا تو دو طرفین جو منشاے تغایر تہین نہ نابود ہوگئین اور وہ اثنینیت رفع ہوگئی جو مدار دوئی تہے +

اور بالفرض علم کو نسبت بہی مان لین تو ہمکو تغایر طرفین اعتباراً کفایت کرتا ہے اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ذات وصفات دونون ضرور لفظاً متغایر ہین۔ جو لوگ صفات کو غیر ذات مانتے ہین اونکا خیال غیریت مفہومی کی جانب راجع ہے مگر مصداق مین عینیت تسلیم کرتے ہین۔

حضرات متکلمین اسی مصداق ومفہوم کی غیریت کے قائل ہین۔ اور صفات الہیہ کی ایسی مثال جانتے ہین کہ جیسی ہماری قوتین ہم مین سارے ہین اور ہماری ذات سے اونکا قیام ہے۔ مثلاً قوت غاذیہ ہے کہ مادہ غذا مین تصرف مقررہ کرکے شبیہ غذا سے فائت کرتے ہے۔ اور وہ بدل ماتیحلل

ہو کر حالت انسان وغیرہ کو قایم رکھتے ہے۔ اور قوت نامیہ اجزا مین ایسی زیادتی پیدا کرتی ہے کہ نمو کے سن تک اقطار معمولی مین ترقی دیتے رہتے ہے۔ اور بعد انقضاے سن نمو یا تو بالکل فنا ہو جاتی ہے ورنہ بدل ما یتحلل کو قوت دیتی ہے۔ اور قوت مولدہ جسکا یہ کام ہے کہ ایک شخص ثانی کے ظہور کی مبدا ہو جاتی ہے۔ اور جاذبہ جو غذا کی ممد ہے۔ اور ہاضمہ غذا مین تصرف کیوقت امداد قوی دیتی ہے۔ ماسکہ۔ جو اتمام فعل تک غذا کو روکتی ہے۔ دافعہ۔ جو افعال ضروری کے ختم ہونے پر فضلات غذا وغیرہ دفع کرتی ہے یہ آخر کی چار ون قوتین غاذیہ کی خادم ہین۔ اور غاذیہ نامیہ کی امداد کرتی ہے اور نامیہ مولدہ کے احکام بجالاتے ہے۔ اسلئے ان سب مین مولدہ مخدومۃ الکل ہے۔ اگرچہ انسان کی حیثیت ذات ان قوتون کی احتیاج ثابت نہین کرتی مگر یہ تمام قوتین انسان کے غیر ہونے پر بہی کمال درجہ کی عینیت رکھتے ہین۔ یہ مثال صفات کی عینیت وغیریت کے اکابر متکلمین کیطرف سے ہے جسکی تسلیم مین کچھ خرابی لازم نہین آتی۔ مگر متاخرین نے جو لا عین ولا غیر کے معنے گھڑے ہین وہ نہایت مشکوک ہین۔

حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ تمام صفات ہر طرح سے عین ذات ہین نہ مفہوم مین کچھ تغایر ہے نہ مصداق مین لیکن صفات کو فیما بین ایک دوسرے سے مغایرت حاصل ہے اوسے مغایرت کی وجہ سے ممکنات مختلف الصورت نظر آتے ہین۔ طرح طرح کے اوصاف سے اتصاف ہوتا ہے یہہ نسبت کا تغایر صرف نسبت فیما بین تک منحصر رہتا ہے

ذات تک اسکی رسائی نہین ہے۔

حضرت شیخ اکبر قدس اللہ سرہ العزیز فتوحات مکی مین ارشاد فرماتے ہین کہ صفات واجب الوجود کے شیون انتزاعیہ ہین ذات تجلیات مختلفہ وتمثلات متعددہ سے جس رنگ پر متجلی ومتمثل ہووہ ایک خاص صفت ہی ظاہر ہے کہ تجلی اورمتجلی مین کیا فرق ہوتا ہے عینیت وغیریت کی بحث کچھہ لاحاصل سے امور ہین۔ خداوندعالم کے حی اورعالم وقادر وغیرہ ہونے کے یہہ معنے نہین کہ حیات وعلم وقدرت کے واسطے کوئی اعیان خاص یا عام ہین۔ بلکہ تمام صفات اضافات وامور متنزعہ ہین۔

فی نفسہ یہہ کلام سب سے زیادہ درست اور اصح ہے اگرچہ امام حجتہ الاسلام کے قول کا مطلب بھی یہی ہے مگر لفظون سے پوری پوری شہادت نہین ملتے بیشک صفات کو وہی مرتبہ حاصل ہے جو امواج کو دریا سے یا انسان سے زید وعمر وغیرہ کو انسان وزید مین اگرچہ تغائر ہے صرف اس اعتبار کہ زید تعین مطلق ہے۔

متاخرین صوفیہ مین سے ایک گروہ کا عجیب وغریب خیال ہے اور وہ یہہ ہو کہ صفات زاید بر ذات ہین مگر یہہ طریقہ نہایت ادنی اور صریح البطلان ہے اسلئے کہ اگر خداوندعالم کے کوئی صفت زائد بر ذات ہو اوسکی دوصورتین ہین ایک تو یہہ کہ وہ صفت وجود آلہی کی ترکیب مین اس طرح داخل ہے کہ اوسکے ہونیسے وجود آلہی معدوم ہوجائیگا یہ صریحاً غلط ہے کیونکہ اول تو واجب مین احتیاج پیدا ہوتی ہے اور دوسرے یہہ کہ واجب اجزا سے مرکب قرار پاتا ہے

اور ہر مرکب معلول ہوا کرتا ہے حالانکہ واجب الوجود معلول نہین بلکہ علت ہے دوسری صورت یہہ ہے کہ یہہ صفت وجود الہی کے قوام مین داخل نہین ہے اور اوسکے معدوم قرار دینے سے واجب کا معدوم ہونا لازم نہین آتا ایسی حالت مین یہ صفت عرضیہ ہوگئی جیسے کہ انسان مین علم صفت عرضی ہے مساوی ہے کہ ہو یا نہوا اور یہ صفت عرضی نہین ہوسکتے اسلئے کہ ہر عرضی معلول ہوتی ہے اور صفت کی معلولیت کی حالت مین اگر اوسکی علت ذات واجب ہوگی تو ایک ذات فاعل و قابل دونون ہوگی کیونکہ یہ صفات قابلیت و فاعلیت علت کو حاصل ہوا کرتے ہین اور چونکہ وہ جس حیثیت سے کہ قابل ہے اوس حیثیت سے فاعل نہین اور جس حیثیت سے فاعل ہے اوس حیثیت سے قابل نہین اسلئے جب یہ علت فاعل ہوگی ممکن ہے کہ قابل نہو اور جب فاعل ہی ممکن ہے کہ قابل نہو اس وجہ سے ضرور ایک وجہ سے غیریت پیدا ہوگئی اور غیریت سے کثرت لازم آتی ہے اور یہہ ثابت ہوچکا ہے کہ واجب الوجود مطلق مین کسی نوع سے کثرت کا ہونا ممکن نہین اور اگر اوسکی علت واجب الوجود کے سوا کوئی اور ہے تو ظاہر ہے کہ وہ واجب الوجود کی صفت ہی نہین ہوئی بلکہ اور کسی شے کی صفت قرار پائیگی۔

پس نتیجہ یہہ ہے کہ صفات الہیہ ذات الہیہ سے عینیت رکھتے ہین او نہین نہ غیریت کا کوئی پہلو ہے نہ ذات پر زیادتی رکھتے ہین۔

البستان الثانی اعلم امطر اللہ علیك مطر العرفان کہ علم الہی وہ نور ہے جس سے

اشیا متجلی ہوتے ہین۔ اور بعض چیزونکو بعض سے امتیاز حاصل ہوتا ہے اور قابل احکام ہوتے ہین مگر چونکہ وہان تکثر کی گنجایش نہین اسلئے عالم و علم و معلوم ایک ہوتے ہین۔ یہ علم دو قسم پر منقسم ہوتا ہے ایک بسیط اور دوسرا مرکب علم بسیط وہ ہے کہ جس سے تمام اشیا اوسکے روبرو باجمال ایسے حاضر ہین کہ جیسے معمار کے ذہن مین مکان کی طیاری سے قبل نقشہ ہوا کرتا ہے یا جس طرح کوئی شخص کسی سے سوال کرے اور قبل جواب تفصیلی اوسکے ذہن مین جواب کے اجزا جمع ہوجاتے ہین اور پھر اونکو حسب موقع باترتیب معرض بیان مین لاتا ہے۔ خدا کے اس علم بسیط نے تمام عالم پر ثبوت کا جامہ پہنایا اور اوسکو عین ثابتہ بنایا ہے علم مرکب وہ ہے کہ جسکے مطابق تفصیل وار ہر ایک عین ثابت ظہور پذیر عالم ہوتا ہے علم اول کو فیض اقدس کہتے ہین۔ اور علم ثانی کو فیض مقدس کہتے ہین۔

اہل معقول اول سے آخر تک جس دریا مین غوطہ کہارہے ہین وہ یہی جعل بسیط و مرکب کا مسئلہ ہے مگر کوئی کنارہ پر نہین لگا کوئی جعل بسیط کو حق ٹھہراتا ہے کوئی جعل مرکب کو صحیح کہتا ہے۔ اور دونون ایسے لایعنی ثبوت پیش کرتے ہین کہ بالکل ناتمام رہتے ہین
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ یہ مسئلہ اس زمانہ کے ایک متبحر نے اچھے طور پر حل فرمایا ہے۔ علم بسیط جعل بسیط ہے اور علم مرکب جعل مرکب ہے اور حقیقتاً اپنے اپنے موقع پر دونون درست ہین۔ یہ جعل مرکب و بسیط حقیقت محمدیہ

کے دونون اجمالے اور تفصیلی حالتین ہین مرتبہ احدیت جمل بسیط ہے
اور مرتبہ واحدیت جمل مرکب یہہ جامع العلمین ذات کی تجلی اول ہی بقول
اہل اللہ شما آنرا کہ خدامی گوئید ما آنرا محمد صلعم میگوئیم تمام عالم کو کائنات ظہور
مین لانے والے آپکے ہی حقیقت ہے جو اطلاقی اور تقییدی مراتب کو
جامع ہے اسکے بے انتہا شیون مفصلہ متضادات عالم کو ہر ایک
کی لیاقت و قابلیت کے موافق پرورش فرماتے رہتے ہین ۔
البستان الثالث فی مراتب التفصیلی للتعین الاول علم افتح اللہ
علیک ابواب العرفان کہ تعین اول کے چار مرتبہ ہین ۔ مرتبہ اول کو قلم
اور نور و عقل کہتے ہین کما جاء فی الحدیث ۔ اول ما خلق اللہ القلم
و اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ العقل اصطلاح حکما مین اسکو عقل اول
کہتے ہین ۔ اسلئے قلم اول مخلوقات ہی ۔ اور اپنی ذات سے مع اوس
تمام کائنات کے جو من الازل الی الابد ہونے والے ہے واجب
الوجود کے حضور مین حاضر رہتا ہے ۔
دوسرا مرتبہ لوح محفوظ کا ہے جسکو اصطلاح صوفیہ مین نفس کلی اور
حکما اوسکو نفوس مجردہ کہتے ہین اور یہ ام الہیولات ہی کیونکہ ہیولے مین
جو صورت منطبع ہوتی ہے وہ قبل ازان لوح محفوظ مین منقش
ہوجاتی ہے ۔ اوسکے لئے قلم ذریعہ اظہار اور لوح محفوظ محل اظہار ہے
مثلاً واجب الوجود نے زید کو ہیئت مقررہ اور وقت معین پر ظاہر
کرنیکا حکم صادر فرمایا ۔ اس اقتضا کے عمل مین لانیکا آلہ قلم اور محل

نزول اقتضا لوح محفوظ ہے۔ اور وہ امر جس کے لئے حسب ذاتی ت کے
اس حکم ایجاد کا صدور کر دیا اوسکو مقتضائے ذات کہتے ہین۔ اور
مختصر لفظاً اوسکے واسطے قضا ہے۔ اور وہ امر عظیم جسکے سبب نہین
بلکہ اوسکے موافق اقتضا واقع ہو گیا تقدیر الہی کے نام سے مسمیٰ ہوتی ہے
پس وہ امور جو لوح محفوظ مین منقش ہو چکے ہین اونکی دو حالتین ہین
ایک وہ امور جنمین مقتضائے شفقت و رحمت تبدیل و تغیر ممکن ہے
اوسکو قضا کہتے ہین۔
دوسرے وہ امور جنمین تغیر اور تبدل کو بحکم لاتبدیل لخلق اللہ گنجایش
نہین ہے۔ اسکو تقدیر کہتے ہین۔ قضا کو قضائے مبرم بھی کہتے ہین
جسکی نسبت قرآن پاک مین وارد ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت
وعندہٗ ام الکتاب اللہ پاک جسکو چاہے محو کرے اور جسکو چاہے
ثابت رکھے۔ اوسکے پاس اُم الکتاب ہے۔ اور تقدیر کو قضائے محکم بھی
کہتے ہین وکان امر اللہ قدراً مقدوراً اوسکی صفت ہے
قضائے مُبرم کا ہی مقتضا ہے کہ شفاعت شافعین مقبول ہوگی مَن
ذالَّذِی یَشفَعُ عِندَہٗ اِلّا بِاِذنِہٖ مین اسکی شہادت ہے اور انک
لاتھدی من احببت قضائے محکم کیطرف اشارہ ہے۔
تیسرا مرتبہ۔ کتاب المحو والاثبات کا ہے۔ یہ مرتبہ مرتبہ ثانی کی ایک قسم
ہے۔ جو جسمانی قوتون کا رجسٹر اندراج ہے اسمین جزئیات مادیہ کے
قوتین منقش ہین۔ جو جسام علویہ و سفلیہ مین ظاہر ہوتی ہین۔

چوتھا مرتبہ موجودات خارجیہ کا ہے خواہ اجرام علویہ ہون یا اجسام سفلیہ
یہ تمام کائنات جمعیت کے ساتھہ مظاہر حقیقت محمدی ہین جو اپنے عین
کے ذیل مین ہوکر بارگاہ واجب الوجود مین ہر وقت حاضر رہتے ہین
اگرچہ ایسے عظیم الشان تغیر علم الٰہی مین رونما ہوتے ہین مگر یہ انتقالات
اور حدوث اوصاف علم آلہی مین کسی قسم کا تجدد اور حدوث نہین پیدا
کرتے کیونکہ علم اپنی تمام حالتون اور کیفیتون اور شانون کے ساتھہ بارگاہ
آلہی مین حاضر رہتا ہے۔ اس وجہ سے اعیان موجودات کی تمام صورتین
اور نسبتین حق سبحانہ وتعالے کو مشہود رہتے ہین۔ جب اللہ پاک اونکو
مرتبہ وجود مین لاتا ہے۔ اور یکے بعد دیگرے ظاہر فرماتا ہے تو وہ نسبت
باہمی سے حادث ہوتے ہین ذات آلہی ہین اس حدوث سے کوئی حدوث کی شان
پیدا نہین ہوتی مگر اسمین کچھہ شک نہین کہ واجب الوجود کو جزوی
اور کلی امور کا ہر وقت علم حاصل ہے۔
لیکن تعجب ہے کہ یہ آیہ شریفہ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ ظاہر
اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ علم بعد ابتلا حاصل ہوتا ہے۔ حالانکہ اسکے
مقابلہ مین آیہ شریفہ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ صراحتًا اسکو مخالف
ہے کیونکہ اسکی عمومیت چاہتی ہے کہ خلقت سے قبل اور بعد ابتلا سے
پہلے اور پیچھے واجب الوجود سے کوئی ذرہ پوشیدہ نہین۔
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال خیال ناقص مین اسکا یہ مطلب نظر آتا ہے کہ بیشک
تمام موجودات کو ہر حالت مین علم آلہی محیط ہے۔ مگر یہان علم سے

مشاہدہ غرض ہے یعنی تاکہ ہم تم مین سے مجاہدین کو دیکھین اسکے علاوہ اور ایک صورت ہے کہ لفظ نعلم سے تعلم صیغہ مخاطب مراد ہے یعنی اس علم کی صفت سے مجاہدین متصف ہوجائین۔ محاورتاً کبھی ایسا استعمال جائز ہے کہ متکلم سے مخاطب مراد ہوتا ہے جیسے کوئی ملامت کرنیوالا کسی قوم کی حالت ابتر دیکھکر یون کہے کہ ”افسوس ہماری حالت بہت ناقص ہے“ اور خوشی کے موقع پر یہ کہے ”آج ہماری بڑی خوشی کا دن ہے“ تیسرے او صورت ہے کہ کبھی فعل سے جزاے فعل مطلوب ہوتی ہے یعنی حتے جزنیا ہم جزاء المجاہدہ یعنی ہم مجاہدین کے جہاد کی اونکو جزاے خیر عطا فرماوین والحمدللہ علی ذلک۔

معاذاللہ وہ ذات جسکی صفت ذاتی علم ہے کیسے علم سے منفک ہوسکتی ہے ظاہر ہے کہ صفات وذات کے لازم وملزوم ہونے کی حالت مین۔ اگر واسطہ فی العروض بھی ہو تو جدائی دشوار ہوتی ہے۔ اور یہان تو واسطہ فی الثبوت ہے۔ جو انفکاک کو قطعاً حرام تبلاتا ہے۔

مخالفین تصوف کیجانب سے اس امر پر کہ علم الٰہی یعنی تعین اول ذریعہ ظہور وجود ممکنات ہوا ہے ایک سخت اعتراض پیش آتا ہے اوسکو ہم درج کرنا مناسب سمجھتے ہین۔

اعتراض۔ علم معلوم کے ظہور کا سبب ہو ہی نہین سکتا اسلئے کہ علم معلوم کا تابع ہوتا ہے۔ اور دونون مطابق ہوتے ہین مگر اس تطابق مین معلوم کا اصل ہونا مسلم ہے۔ کیونکہ ہر شے کے موجودات کا علم اوسکے وجود کے

بعد حاصل ہوگا۔ گویا کہ علم ظل وحکایت کا مرتبہ رکھتا ہے۔ توجسطرح محکی عنہ اور صاحب ظل کا تقدم ظل وحکایت پر ضرور ہے اسیطرح معلوم کا تقدم علم پر ضرور ہے۔

جواب اُنظر بنظر التحقیق کہ عالم ومعلوم کا تقدم وتاخر علم حصولی انفعالی مین ہوا کرتا ہے اور حق سبحانہ وتعالےٰ کا علم حضوری فعلی ہے۔ حضوری وہ علم ہوتا ہے کہ جسمین معلوم عین علم ہو یا انکشاف کا مرتبہ حاصل کرچکا ہو۔

اور بالفرض تاخر کی صورت بہی پائی جاے تواوسکا حاصل یہہ ہوکہ اللہ تعالےٰ ہر شے کو جیسے وہ حد ذات مین ہے جانتا ہے اور اوسکو وجدان ذاتی حاصل ہے۔ یہ مشکل وہان پڑ سکتے ہہ جو کائنات کو غیر خدا مانتے ہین اور جولوگ کائنات عالم کو عین واجب جانتے ہین وہ پہلی ہی اس اعتراض سے برے ہین۔

البستان الرابع — فی اقسام الشعور

اعلم غوصک اللہ فی بحر البطون والظہور کہ شعور کی چار قسمین ہین۔ ایک وہم۔ دوسرا شک تیسرا ظن۔ چوتھا علم ویقین۔ شک اوسکو کہتے ہین جس شعور مین وقوع ولاوقوع کی نسبت مساوی ہو اور ظن اوسکو کہتے ہین جسمین دونون نسبتون مین سے ایک نسبت کو غلبہ ہو اور دوسری نسبت مغلوبہ کو وہم کہتے ہین۔ اور اگر کسی جانب شعور پر حکم قطعی حاصل ہوگیا ہو اوسکو علم ویقین کہتے ہین۔

اب یقین کی تین حالتین ہین۔ ایک علم الیقین[1] دوسرا عین الیقین[2] تیسرا حق الیقین[3]۔ ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی کو متواتر خبرون سے معلوم ہوا کہ آگ ایسی شے ہے جسمین احراق کی خاصیت ہوتی ہے۔ یہ مرتبہ علم الیقین کا ہے جو ارباب عقول کو حاصل ہوتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ آگ جسکی نسبت تواتر سماعت نے خاصیت احراق ثابت کردی تھے آنکھون کے مواجہ مین آئے اور ابصار نے اوسکی صورت مطابق شنید دیکھ لی۔ لیکن ابھی اوسکے اثر کا ظہور نہین دیکھا۔ یہ عین الیقین کا مرتبہ ہے اصحاب علم اسیر فائز ہوتے ہین۔

تیسری یہ صورت ہے کہ آگ آنکھون سے دیکھ لے کانون سے اوسکے صفات بھی سنلین اور اوسکی سوزش اور اثر کا فعل آنکھون سے دیکھ لیا یہ آخری مرتبہ ہے۔ جسکو حق الیقین کے مقابل سمجھنا چاہیئے ارباب معرفت کے سوا اس مقام پر کوئی شخص عبور نہین کر سکتا نہایت ہی دشوار گذار ہے ان مراتب کے متعلق حضرت شیخ اکبر فتوحات مین فرماتے ہین کہ باعتبار نشاۃ یقین کے چار مرتبہ ہین۔ اول مرتبہ علم[1] دوسرا مرتبہ عین[2] تیسرا مرتبہ حق[3] چوتھا مرتبہ حقیقت[4]۔ انمین سے پہلے تین کا قرآن پاک مین صاف صاف ذکر ہے مگر مرتبہ حقیقت چونکہ اسرار سے تعلق رکھتا ہے اسلیے وضاحت سے نہین بلکہ اسرار کے پردہ مین اوسکو بیان فرمایا ہے۔ میری راے مین حضرت شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے نہایت پاکیزہ تقسیم فرمائی ہے جو معمولی تقسیم مراتب یقین سے بالا اور اعلی ہے۔

مرتبہ حقیقت کے امور اسرا مین داخل ہونے کی گو تفصیل نہین کی مگر بداہتاً ظاہر ہے کہ اوس سے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی مراد حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ تمام مراتب یقین کا خاتمہ اور نشو و نما اوسے سے ہوتا ہے فتوحات کے دوسرے مقام پر اوسکو اچھے طور سے واضح فرمایا ہے۔ اگرچہ حضرت شیخ رحمتہ اللہ تعالے دریاے سلوک الٰہی کے ملک الغواصین ہین اور سلوک محمدیہ کے رموز کا اگر متقدمین مین کچھہ پتہ ملتا ہے تو وہ حضرت شیخ اکبر ہین۔ افاض اللہ علیہ فیضان عرفانہ۔ وافتح الیہ فی القبر باب جنانہ۔

البستان الخامس فی الکلام

اہل اسلام کے مختلف فرقون نے متعدد وجوہ سے کلام آلہی کی حادث اور قدیم ہونے مین اختلاف کیا ہے۔ مگر اوسپر متاخرین نے محاکمہ کیا ہے کہ کلام نفسی قدیم ہے اور کلام لفظی حادث ہے۔ جو لوگ کہ قدیم مانتے ہین اونکی یہ دلیل ہے کہ کلام صفت ہے اور صفات عین ذات ہین۔ چونکہ ذات قدیم ہے اسلئے صفات قدیم ہین اور صفات کے قدیم ہونے سے اوسکے فرد کلام کا قدیم ہونا بالضرور لازم آیا۔ اور جو لوگ حادث تسلیم کرتے ہین اونکا یہ خیال ہے کہ کلام مترتب الاجزا ہے اوسکا ایک حصہ دوسرے پر مقدم ہوتا ہے اور دوسرا اول سے موخر ہوتا ہے۔ اور تقدم و تاخر حادث کی صفت ہے۔ تو لامحالہ کلام حادث ہے۔

گروہ اول کے ایک طبقہ نے قضیہ ثانی کے صغرے پر منع وارد کی

کہ کلام کا مترتب الاجزا اور بعض کا بعض سے مقدم موخر ہونا کچھ ضرور نہین
اور دوسرے طبقہ نے قضیہ ثانی کو کبرے کی تسلیم سے انکار کیا اور کہتے
ہین کہ یہہ ضرور نہین ہر کلام مترتب الاجزا حادث ہو۔ یہ حضرات حروف
تہجی کو بھی قدیم مانتے ہین۔ حضرت غوث الکل قطب الاعظم شیخ العالم
قدس اللہ سرہ العزیز بھی اسیکو تسلیم کرتے ہین۔
دوسرے گروہ کے ایک طبقہ والے صغرے قضیہ اول کو منع کرتے
ہین اونکے خیال مین کلام صفت الٰہی نہین ہے۔ اور دوسرے طبقہ
والے بنفسہ صفات کے قدیم ہونے سے انکار کرتے ہین اور قضیہ اولی
کے کبرے پر منع وارد کرتے ہین۔
گروہ اول کا پہلا طبقہ امام ابوالحسن اشعری کی طرف منسوب ہے اور دوسرا
طبقہ حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ کا ہے اور گروہ دوم کا پہلا طبقہ
معتزلہ کا اور دوسرا کرامیہ کا ہے۔
معتزلہ کا یہ خیال ہے کہ کلام آواز و حروف سے مرکب ہوتا ہے اور مرکب
حروف و الفاظ سے قائم بالغیر ہوتے ہین اسصورت مین خدا کے متکلم
ہونے کے یہ معنے ہین کہ وہ ان حروف او صدا اون کا موجد ہے
خواہ یہ ایجاد لوح محفوظ مین مانا جاوے یا قوت جبریل مین یا کسی نبی
کے قلب مین القا کیا گیا ہو۔ یا شجر وغیرہ سے ظاہر ہوا ہو جیسے حضرت موسی
علیہ السلام کو شجر عناب سے انی انا اللہ فاخلع نعلیک کی صدا پہونچی۔
امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالے اس امر کے قایل ہین کہ معنے

کبھی مدلول لفظ کو کہتے ہین اور کبھی اوس شے کو جو قایم بالغیر ہو اور
اون کا مقصد کلام کے قدیم ہونے سے کلام نفسی ہے جس سے
تمام بالغیر مراد ہے خواہ وہ لفظ ہو یا معنی چونکہ ایسا کلام جو معنی کو بھی
شامل ہو ذات الٰہی سے بلا شک تعلق رکھتا ہے اسلیے کلام قدیم
ہے۔ وہی ہمارے مصاحف مین مکتوب ہے۔ ہماری زبان سے
ادا ہوتا ہے حفاظ کے صدور مین محفوظ ہے فی نفسہٖ ترتیب الاجزا ہے
مگر ہمارا تلفظ و تکلم ترتیب دیکر ادا کرتا ہے یہ ترتیب اوسکے حدوث کی
مقتضی ہوجاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کلام فی نفسہ حادث نہین بلکہ
ترتیب حادث ہے۔

بعض لوگ مدلول لفظ کو کلام الٰہی قرار دیتے ہین۔ اسلیے اونکے نزدیک
اگر کوئی شخص اس تمام قرآن کے کلام الٰہی ہونے سے بھی انکار کرجاے
وہ کافر نہین ہوسکتا بلکہ اونکا ایمان ہی یہ ٹھیرا کہ یہ مکتوب مصحف کلام
الٰہی نہین ہے۔ معاذاللہ اس زمانہ مین اس فرقہ کی اشاعت زیادہ ہوگئی ہے۔
ہمکو بالضرورت معلوم ہے کہ یہ محفوظ الصدور و مکتوب المصاحف کلام الٰہی
ہے اور اسکے ایک ایک حرف کا منکر کافر ہے کیونکہ اسکے انکار مین منجملہ
اور خرابیون کے ایک یہ خرابی لازم آتی ہے کہ تحدے قرآن جو رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا خاص معجزہ ہے بیکار ہوئے جاتے ہے جسکی نسبت وان کنتم
فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ مین تشریح فرمائی گئی ہے
اسلئے کہ جب الفاظ سے بحث ہی نہین اور مدلول لفظ مراد ہے تو وہ

لوگ کس شے کی اتیان پر متنبہ کئے جاتے تھے ۔ کیا ممکن ہے کہ کسی
عبارت کی روح بلا الفاظ کے جسم کی جلوہ آرا ئی عین بصارت یا گوش
سماعت ہو سکے ۔ ہرگز نہین ۔ یہ اثر قلبی اور تاثیر یہہ خاص امور ہین جسپر عام
اشخاص برانگیختہ نہین کئے جاتے ۔ تحدے خالیہ البصورۃ سے صاف
اسکا پتہ چلتا ہے کہ بلا شک یہ کلام آلہی ہے ۔
ان تمام مختلف ابحاث سے کوئی معقول نتیجہ نظر مین آتا اسلئے کہ ہر فریق
قریب قریب کلام آلہی کی قدیم اور حادث ہونے پر دلیل واضح پیش کرتا ہے
میرا خیال ناقص ایک خاص امر کی طرف راہبری کرتا ہے مین بلا تکلف
عرض کرتا ہون ۔
واضح ہو چونکہ حق جل وعلی کی حب ذاتی ذات کو اپنے اظہار کے لئے
بقرار رکھتی ہے اسلئے بارگاہ احد سے ہر وقت لفظ کن علی الاتصال
صادر ہوتا رہتا ہے ۔ جسوقت یہ کن کسے حقیقت ممکنہ کے مقابلہ مین
آتا ہے اوس حقیقت کا وجود ہو جاتا ہے ۔ اور جب حیثیت حقیقت
محمدیہ اوسکو ظہور کا لباس پہناتی ہے ۔ چونکہ یہ قاعدہ مقررہ ہے کہ کبھی
شے کو فرد اعظم کے ساتھہ مخصوص کر دیتے ہین اسلئے انبیا علیہم السلام
جو خلقت کاملہ سے مکمل ہوتے ہین اونپر تفصیلی کلام نزول وظہور کرتا ہے
وہ کلام آلہی کہلاتا ہے ۔ ورنہ فی الحقیقت تمام عالم کلام آلہی ہے
کیونکہ لغت مین بھی کلام فی الاصل اظہار مافی الباطن کو کہتے ہین
پس نتیجہ یہہ ہے کہ کلام کی دو قسمین ہین ایک کلام مفصل کہ جسکے سبب

موجودات کے ہر فرد کو کلام آلٰہی کہسکتے ہین۔ دوسرا کلام مجمل وہ خاص کلام ہے جو انبیا علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔ اسکی بنا پر ہر نبی کو کلیم اللہ کہسکتے ہین مگر موسیٰ علیہ السلام کو خصوصیت کے بعض وجوہ سے کلیم اللہ کہتے ہین۔ اوّل یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے کلام ازلی کو بلا صوت اور حروف کی خصوصیت کے سنا حشر مین ہر مسلمان کلام آلٰہی کو بغیر صوت و حروف سنیگا۔ دوسرے یہ وجہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسی آواز سے سنا جو معمولی آوازون اور الفاظ کے خلاف تھے تیسرے یہ صورت ہے کہ موسیٰ نے صوت آلہی محض حس سمع سے نہین سنے بلکہ بدن کے ہر ہر جزو اور عضو سے سنتے تھے ان خصوصیات کی وجہ سے آپ کلیم اللہ کے خطاب سے بالخصوص مخاطب فرمائے گئے

البستان السادس فی تحقیق الرویت رویت آلہی کا مسلہ نہایت مختلف فیہ ہے اصحاب رویت اور نیز منکرین دونون اپنے اپنے کلام کا استشہاد کلام مجید سے کرتے ہین۔

بعض اہل سنت اور معتزلہ اور اوسکا بڑا فرقہ شیعہ اس امر کا قایل ہے کہ رویت حق سبحانہ وتعالے ممکن نہین اوسکی دلیل مین آیہ شریفہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ۔ پیش کرتے ہین اور حدیث عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نُورٌ اَنّٰى اَرَاہُ کو اوسکا موید خیال کرتے ہین اور حضرات اہل سنت والجماعت اس امر کے قایل ہین کہ رویت الٰہی ضروری الوقوع ہے اوسکے شواہد بہت سے آیات اور احادیث پیش

کرتے ہین وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ صریح الفاظ مین رویت کا حکم سناتی ہے اسکے علاوہ آیہ شریفہ جو موسیٰ علیہ السلام کے اس سوال رب ارنی انظر الیک کے جواب مین واقع ہوئی ہے یعنی لن ترانی صاف لفظون مین جواز رویت کا فتوے دینی ہے۔ اسلئے کہ ممکن نہین جو ایک نبی امر محال کا سوال کرے اور نیز لن ترانی کے یہہ معنے ہین کہ تو خصوصیت سے مجھکو نہین دیکھہ سکتا نہ دیکھنے کی تخصیص تیری ذات سے ہے نہ کہ رویت عموماً جائز ہے۔ اور آیہ لاتدرکہ الابصار مین ادراک مقصود ہے نہ کہ رویت ادراک اور رویت مین بدرجہا فرق ہے ادراک احاطہ کو مقتضی ہے اور رویت مین مطلق معائنہ یا مشاہدہ کفایت کرتا ہے بیشک خداوند عالم کا احاطہ محال ہے بخلاف رویت کے کہ وہ اور آیات سے صریحاً ثابت ہے۔ یہ عام اہل سنت کا مسلک ہے۔

اہل کشف اصحاب تصوف کا مسلک مقدس فارق شبہات ہے اور اگر اوسکو کمہ سمجہا جائے تو بہت درست ہے اونکے نزدیک رویت اور عدم رویت دونون صحیح ہین کیونکہ خداوند عالم کو حالت اطلاق مین دیکھنا بیشک محال ہے۔ امور کلیہ بحیثیت کلی نظر مین آہی نہین سکتے مطلق مین اپنے تجرد کے سبب قابلیت رویت موجود ہی نہین اسیواسطے حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین اِنَّ لِلّٰہِ سبعین الف حجاب۔ اللہ پاک کیواسطے ستر ہزار حجاب ہین ستر ہزار سے مرتبہ کثرت مراد ہے۔ جو شخص مرتبہ ذات کی رویت طلب کرے اوسکا انجام

کا یہ ہوگا کہ شدت حرص اوسکو فنا کردیگی۔ مگر مظاہر اور نسب و اضافات
کے تعینات مین متعین ہوکر تمثل کے پیرایہ مین ذات کی رویت واقع
ہے۔ جیسے جبرئیل صورت دحیۃ الکلبی مین ہوکر نظر آتے تھے اور یہہ
کہنا صحیح تھا کہ جبرئیل کو دیکھا۔ آیہ پاک یہدی اللہ بنورہ من یشاء مین
اسی کا اظہار فرمایا ہے کہ اللہ پاک جسکو چاہے اپنا نور دیکھاوے
اسے رویت کے متعلق حضرت امیرالمومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ارشاد
فرماتے ہین لا اعبد ربا لم اره مین رب کی عبادت نہین کرتا جب تک
اوسکو نہ دیکھلون۔ یہان پر مرتبہ رب کے رویت بیان کی گئی ہے۔ مرتبہ
ذات جسکا اسم اللہ ہے مراد نہین لیا گیا۔ تو بالضرور یہان مرتبہ
تعین مقصود ہے۔

البستان السابع فی الربوبیت ربوبیت اسما کے اوس مرتبہ کا
نام ہے جو موجودات کا طالب ہے۔ اوسکے ذیل مین علیم سمیع بصیر وغیرہ
اس قسم کے اسما داخل ہین جو اپنی کائنات متحصلہ کو مقتضی ہین جیسے
علیم معلوم کا خواہشمند ہے۔ اور سمیع مسموع کا طلبگار ہے۔ اس مرتبہ کے
اسم اعلی رب کے ماتحت جسقدر اسما واقع ہوئے ہین وہ حق سبحانہ و تعالی
اور خلق مین واسطہ اور مشترک ہین یعنی اون اسما کے دو وجہ ہوتے
ہین ایک سے جناب باری مین اور دوسرے سے مخلوقات سے متوجہ
رہتے ہین۔

مگر وہ اسماے الہی جو صرف مخلوقات سے خصوصیت رکھتے ہین اونکو اسماے

ف۵۱ حضرت افضل الخلفاء صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے مارایت شیئا الا ورایت اللہ قبلہ اور جناب ثانی الخلفاء امیر المومنین عمر ابن الخطاب فرماتے ہین مارایت شیئا الا ورایت اللہ بعدہ اور جناب امیر المومنین زید النعم ابن عثمان بن عفان فرماتے ہین مارایت شیئا الا ورایت اللہ فیہ اور حضرت ختم الخلفاء اسد اللہ الغالب کا ارشاد ہے مارایت شیئا الا ورایت اللہ معہ ان تمام ارشادات سے سبحانہ کے ساتھ مبلغ شہود ظاہر ہوتا ہے ۱۲ منہ

فاعلہ کہتے ہین۔ جیسے خالق مخلوقات کو مقتضی ہے کیونکہ یہ کہسکتے ہین
کہ مخلوق کو پیدا کیا۔ مگر یہ نہین کہسکتے کہ اپنے نفس کو پیدا کیا۔ اور
رزاق سے بداہتاً رزاق خلق مراد ہوتی ہے نہ کہ رزاق ذات خود۔
اسماے فعلیہ اور اسماے واقعہ تحت اسم رب مین یہ فرق ہو کہ اسماے
فعلیہ صرف حق جل وعلی کے ساتھ خاص ہوتے ہین اور اونکا ذات پر
اثر نہین ہوتا۔ اور دوسرے اسما کا اثر مخلوقات اور خالق دونون پر رہتا ہو

تمت الحدیقۃ الثانیہ ویتلوھا الثالثہ

الحدیقۃ الثالثۃ

فی التعینات الکونیہ یشتمل علی اربعۃ بستان تعینات کیانیہ مین سے
تعین اول عالم ارواح ہے اوسکو عالم امر و ملکوت و غیب و عالم علوی
کہتے ہین۔ اگرچہ تعینات کے مسلسل سلسلہ مین عالم ارواح کا تیسرا نمبر ہو
مگر چونکہ کائنات کا سلسلہ اس سے شروع ہوتا ہے۔ اسلئے کائنات کا
تعین اول اسکو ہی قرار دیتے ہین۔

لفظ روح کے معنے مین کثرت سے اختلاف کیا گیا ہے مگر اونکے ذکر کی
یہان کچھ ضرورت نہین ہے۔ یہان روح سے قوتین اور ہیولے مقصود
ہین۔ قرآن شریف سے بہ صراحت معلوم نہین ہوتا کہ روح کی حقیقت
کیا ہے مگر احادیث سے جہان تک شہادت ملتی ہے اوسکے قریب
قریب تفصیل کی جاتی ہے اور قرآنی استدلال بھی حسب موقع درج کیجائیگی

یہ عالم ارواح اشارات حسیہ سے بالکل بری ہے جیسا کہ عالم شہادت سراپا حس اور اشارہ ہے آیہ پاک فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ مین ان دو نوامس کا مشرح بیان ہے

ارواح کی چند قسمین ہین منجملہ اونکے ایک قسم کی وہ تو تین ہین جنکو عالم مین تدبیر و تصرف کا تعلق نہین ہے اونکو کروبی کہتے ہین۔ انہین بعض روحین ایسی ہین جو بالکل ذات الٰہی مین منہمک اور فنا ہو گئی ہین حتی کہ اونکو اپنے وجود کی بھی خبر نہین ہے بوجہ اسکے کہ یہ طایفہ جمال و جلال الٰہی مین محو ہو گیا ہے اسکو مہیمیہ کہتے ہین۔ کروبیون کا ایک گروہ خالق و مخلوق مین حجاب و ساتر ہو گیا ہے۔ یہ اشخاص ربوبیت کا فیض اجسام عباد پر منبسط کرتے رہتے ہین +

اقسام ارواح مین سے دوسری وہ قسم ہے جسکو تصرف و تبدل کا کامل اختیار دیا گیا ہے +

انہین سے ایک قسم کا تصرف علویات پر ہے اور عالم کے علویات اونکے متمثلات و مظاہر ہین۔ ان پر ابلیس کی حکومت کسی حالت مین نہ تھی آیہ شریفہ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ اسپر شہادت دیتی ہے ان ملائکہ کے مظاہر مقربین بارگاہ الٰہ ہوتے ہین جنکی شان یہ ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ اور صاحبان عرفان مقام علیین مین حاضر رہتے ہین۔ کما قال اللہ تعالیٰ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۝ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

آور دوسری قسم کو سفلیات سے تعلق ہی اونکو ملکوت اسفل کہتے

ہین ان ملائکہ مین تمام قسم کے اجنہ اور شیاطین وغیرہ داخل ہین۔

ان ارواح مین سے جس روح کو تمثل کی صورت پیش آتی ہے۔

تو وہ خراب اور منکر کائنات کی صورت مین ظاہر ہوتی ہے۔ اور

اونکا مقام اسفل السافلین سجین ہے۔ کما قال اللہ تبارک وتعالے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ كِتٰبٌ

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

مسئلہ ارواح کچھہ ایسا نازک اور دقیق واقع ہوا ہے کہ اوسمین خوض کرتے

ہوئے بعض لوگ بہت خوفناک ہوگئے اسلئے ایک بڑا گروہ اس مرحلہ

مین بلاحس وحرکت نظر آتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا

مقولہ ہے کہ ہم اسکے سوا کچھہ نہین کہسکتے کہ روح کو خداوند عالم نے اپنے

علم سے بزرگی اور برگزیدگی عطا فرمائی ہے۔

بعض لوگ مقتضاے مقام ومحل کے مناسب بحث کرتے ہین۔ اونمین سے

جمہور متکلمین اور نظام معتزلہ اس امر کے قایل ہین کہ روح جسم نورانی

علوی ہے متحرک ہے۔ اور اجسام مین لپٹے ساری ہے جیسے گل ورد مین گلاب

بعض جہلا روح کو عرض مانتے ہین اور صفت حیات بدن مین روح کا

انحصار کرتے ہین ✦

اہل تحقیق جنمین امام غزالی بہی داخل ہین اسطرف گئے ہین کہ روح بنفسہ جوہر

قائم ہے۔ اور مادہ سے مجرد ہے نہ بدن مین داخل ہے اور نہ خارج نہ متصل ہ

نہ منفصل۔ نہ جسم ہے اور نہ جسمانی مگر جسم مین تدبیر و تصرف کا تعلق رکھتی ہی
مگر یہ تمام امور ناتمام ہین اسلئے کہ اس سے روح کی حقیقت کا جسقدر پتہ
چلتا ہے وہ حقیقت روح انسانی ہے اور یہ حقیقت مخصوصہ روح کی ایک
جز کی تعریف ہے *

فی الحقیقت حقیقت روح قابلیات عالم کا نام ہے یعنی تقاویر الہی جو ہر
موجود کو وجدان ذاتی اور علم مجمل کے موافق عطا ہوئے ہین وہ روح ہے
اور وہ مرتبہ رحمانیت جو تمام قابلیات عوالم پر حاوی ہے اور اوسکے مطابق
حقیقت محمدیہ کائنات کو جلوہ آرائے ظہور کرتی ہے حقیقت روح ہے
اور یہ ایسا کلی مقام ہے جسمین ہر مرتبہ قابلیت من الازل الی الابد قوتون کی
طرح وجود حاصل ہے اون قوتون کا تمثل اول عالم مثال اور تمثل دوم
عالم شہادت ہے *

اب روح انسانی کی خرابی و عدم فساد وغیرہ مین بحث کی جاتی ہے بشرذمہ
قلیلہ کا خیال ہے روح مین تغیر و تبدل کو دخل ہی یہ محض سقط ہے اہل
تحقیق کا یہ عقیدہ ہے کہ روح مین کوئی تغیر واقع نہین ہوتا *

علی ہذا روح کا ازلی اور ابدی ہونا بھی مختلف فیہ ہے۔ بعض صوفیہ ازلی
اور ابدی دونون تسلیم کرتے ہین۔ مگر جمہور اشراقین اور مشائین اور امام
حجۃ الاسلام غزالی روح کو ازلی نہین بلکہ ابدی مانتے ہین۔

لیکن بظاہر یہ کلام کسیقدر ضعیف ہی اسلئے کہ روح علم ذاتی کا نام ہے
اور وہ قدیم ہے لہذا ازلی ہونا بالضرور ثابت ہے *

اسیطرح روح مین یہ اختلاف واقع ہوا ہے کہ وہ ماہیت نوعیہ ہی یا جنسیہ ارسطو اور ابو علی روح کو ماہیت نوعیہ بتلاتے ہین ۔ مگر امام رازی روح کو حقیقت جنسیہ تسلیم کرتے ہین +

اہل تصوف نے متوفی روح انسان کی عروج ونزول کے متعلق بہی مجملاً کچھ بحث کی ہے ۔ اور ہر شخص کا بعد وفات مقام تبلایا ہے ۔ جو شخص مرتبہ ایمان مین وفات پاتا ہے اوسکی روح آسمان دنیا تک جاتی ہے اور صاحب مرتبہ عبادت کو اسمان دوم تک عروج ہوتا ہے ۔ اور جو زہد کے مرتبہ مین انتقال کرے اسمان سوم اوسکا ٹھکانا ہوتا ہے ۔ اور صاحب معرفت اسمان چہارم پر پہونچتا ہے ۔ اور صاحب ولایت اسمان پنجم پر عروج کرتا ہے ۔ اور صاحب نبوت کی روح اسمان ششم عرش اعلی تک عروج پاتی رہتی ہے ۔ چونکہ مرتبہ ایمان سے مرتبہ عبادت مین زیادہ خواری ہوتی ہے اور عبادت سے زیادہ زہد مین اور زہد سے زیادہ معرفت مین اور معرفت سے ولایت مین اور ولایت سے بڑہکر نبوت مین ذلت ہوتی ہے ۔ اور اسی سبب حضور سرور کائنات خلاصہ موجودات باعث ظہور ارض وسماوات سید الذلیلین کے خطاب سے مخاطب فرمائی گئے ہین ۔ ان حضرات کی ترقی ان مدارج پر اس وجہ سے ہوگی کہ یہ دایرہ ذلت وعزت ملکر تکمیل کامل ہوجائے +

البستان الثانی فی عالم المثال

تعینات کیانیہ مین سے دوسرا التعین عالم مثال ہے ۔ آیہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا

برزخ لَا يَبْغِيَان سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم شہادت وارواح مین فاصلہ اور ربط ظاہر کرنیکو ایک اور عالم کی خلقت ظہور مین لائی گئے ہے۔ اوسیکو اہل تصوف عالم مثال کہتے ہین +

چونکہ ہر متوسطہ شے کا قاعدہ ہے کہ طرفین کی قابلیات اور اوصاف اوسکو حاصل ہوتے ہین اسلئے یہ عالم اپنے غیر مادے ہونے مین عالم ارواح کے اور صاحب صورت وشکل ہونے کے سبب عالم اجسام سے مشابہت رکھتاہے

اس عالم مین وہ معانی جو بارگاہ آلہی ست عالم ارواح کے توسط سے نازل ہوتے ہین خیالیہ صورت پکڑ جاتے ہین۔ اور وہان سے متنزل ہوکر عالم شہادت مین آتے ہین۔ اور تمام ارواح کلیہ وجزیہ خواد عقول ونفوس ہون یا اور کچھہ اپنے کمالات اور درجات وتقرر اعیان کے مطابق صورت یاب ہوتے ہین +

اور ارواح انسانیہ اس عالم شہادت مین ظہور سے قبل عالم مثال مین متمثل ہوتے ہین اور وہ اس عالم حس مین متمثل ہوکر صورت مادی قبول کرتے ہین +

اکثر اہل کشف اسی عالم مین بوجہ تجرد قیود جسمانی وتکیف کیوف روحانی فائز ہوکر امور مخفیہ کو ظاہر فرماتے ہین اور جملہ عباد کے اعمال حسنہ اورافعال ناقصہ متجسم نظر آیا کرتے ہین +

جب اول ہی اول انسان عالم جسمانی کے علایق سے انقطاع حاصل کرتاہے وہ عالم مثال مین پہونچتا ہے۔ اورصفا سے باطن اور قوت پرواز اور استعداد

معطیہ کے موافق عالم کے احوال پر وقوف حاصل کرنا ہے۔
عالم خواب بہی عالم مثال کا ایک حصّہ ہی لیکن اوسکے واسطے معبر کامل کی ضرورت ہی تاکہ اون خوابہائے پریشان کو جو سوء مزاج یا غلبہ بلغم وغیرہ سے تعلق رکہتے ہین۔ رویائے واقعی سے متمیز کرے اور فی نفسہ التعبیر جی بہی بہت سخت کام اسلئے کہ معانی جب عالم مثال مین صورتین قبول کرتے ہین تو ضرور اون معانی کو اون صورتہائے مخصوصہ سے کوئی نسبت ہوتی ہے اوس مناسبت کا معلوم کرنا اصل تعبیر ہے۔ ان مناسبات ہی کے عدم دریافت سے بعض خوابین دروغ معلوم ہوا کرتی ہین +
سوال منکر و نکیر اور عذاب قبر وغیرہ امور کا بہی اسی عالم سے تعلق ہے اور عالم شہادت مین ان امور کا وجود نہین ہے اسلئے کہ مثلاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ مردہ پر وہ عذاب ہوتا ہے جس سے اوسکی ایک پسلی دوسری پسلی مین دہنس جاتی ہے۔
بعض مقام پر محض اسے ازمایش کیلئے کافر مردہ کی قبر مین جسم پر چنے رکہدئے گئے اور جب قبر کو دوسرے تیسرے روز کہولکر دیکھا تو وہ بدستور پائے گئے۔ اس حالت مین اگر عذاب قبر جسمانی تکلیف پر قرار دیا جاے تو صراحتاً دروغ لازم آتا ہے کیونکہ مشاہدہ کے خلاف ہے۔ اسلئے لابد عذاب قبر اسے عالم مثال سے تعلق رکہتا ہے اجسام ان تکالیف سے بری رہتے ہین۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کو اسمین زیادہ غلو ہے اور حشر

اجساد اور عذاب وصواب قیامت کو اسی عالم مثال مین منحصر فرماتے ہین
گو مین اس امر مین کوئی نقص نہین ظاہر کرسکتا لیکن اہل ظواہر اور اعیان
متشرعین اسکو کسی حالت مین پسند اور قبول کی نگاہ مین جگہہ نہین دیسکتے

لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا

یہ عالم اپنی لطافت اور نظافت کی وجہ سے ایسا سہل المرور ہے کہ عالم
شہادت کی ایک گہڑے مین وہان لاکھون برس کا زمانہ گذر جاتا ہے اور
عالم ارواح اس سے بہی زیادہ الطف وانظف واشرف ہے اسلئے
یہان کے ایک دقیقہ او رپلین وہان ازل اور ابد اور ماضی ومضارع کے
مبدء اور سواحل وسواد نظر مین پہر جاتے ہین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا جسم اطہر اور بدن مقدس ہمارے بلکہ تمام انبیا وملائکہ اعلی
کے ارواح وحقیقت سے بہی زیادہ مطہر ومنزہ تہا اسلئے ایک آن واحد
مین مشارق ومغارب وکائنات آلہی پر عروج فرماکر اپنے مقام پر مراجعت
فرمائی معراج جسمانی کی یہ صورت ہے۔
مگر معراج روحانی کی کیفیت کچھہ اس سے زیادہ وقعت رکہتی ہے شریعت
پر چونکہ طریقت کا مرتبہ فوقیت رکہتا ہے اسواسطے اہل شریعت کے معراج
پر طریقت کے معراج کو بہی عروج حاصل ہے۔ اہل شریعت کا خیال ہے
حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان وعرش وکرسی وغیرہ
پر خود تشریف لیگئے **اہل العرفان** کا یقین ہے کہ تمام زمین وآسمان
جنت ودوزخ ملائکہ وانبیا غرض تمام ممکنات یہانتک کہ ذات واجب بہی

خود حضور عالیشان کے مواجہ مین حاضر تھے۔ **اہل انصاف** خود تمیز کر سکتے ہین کہ ترجیح کسکو حاصل ہے ملا گویدا احمد بہ فلک پرشد۔ **سعید** گوید فلک بہ احمد در شد۔ غیر یہ بحث تو جملہ معترضہ کا حکم رکھتے ہے اب ہمکو اپنے اصلی کی جانب رجوع کرنا چاہیئے +

قرآن پاک مین اللہ جل شانہ وعم نوالہ اپنی لغمت غیر متنا ہی کے بیان مین ارشاد فرماتے ہین + وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ +

یعنی ہمارے پاس ہر شے کا خزانہ ہے اوسمین سے ہم لقدر ضرورت عالم مین بھیجدیتے ہین۔ آخر وہ کونسا خزانہ ہے جسمین دنیا جہان کی چیزین بے انتہا طیار ہوتے ہین +

بلاشک وہ خزانہ عالم مثال سے عبارت ہے۔ کہ جسمین تمام موجودات کا ذخیرہ قریب الظہور درجہ بدرجہ اشکار ہونے کیواسطہ مہیا رہتا ہے۔ اور جب کوئی موجود مثالی اوس **کن** دوامے کے مقابلہ مین آجاتا ہے فوراً چادر لطون چاک کرکے خلعت ظہور سے اراستہ ہوجاتا ہے +

آور وہ ممکنات جو اپنی حالت موجودہ سے متغیر ہوکر نقاب خفا منہ پرڈال لیتے ہین اسے عالم کے توسط سے وہ عالم ارواح مین متمکن ہوکر حسب لیاقت اعمال **علیین** اور **سجین** مین پہونچا دیے جاتے ہین +

پس ممکنات عالم ارواح سے بلاتوسط عالم مثال نہ آسکتے ہین اور نہ جا سکتے آتے اور جاتے دقت ضرور ہر ممکن کو پورے طرح برزخ لیے واسطہ کامل پڑتا ہے +

البستان الثالث فی عالم الشہادت تعینات کونیہ کا تیسرا
تعین عالم شہادت و اجسام قابل اشارات حسیہ او مختلف الاحوال ہے
بعض اجسام کی یہ حالت ہے کہ خرق والتیام خرابی و فساد کو قبول نہین کرتے
جیسے قرآن کی آیات سے پتہ لگتا ہے۔ اور اکثر ایسے ہین کہ جنمین آئے
دن یہ تغیر و تبدل رہتا ہے۔ اور اس کا خاتمہ اوس روز ہوگا کہ جسپر تمام
مظلوم اپنے دادرسی کی آس لگا رہے ہین۔ اور تمام عشاق زار اپنی معشوقان
مجازی کے فراق و انتظار مین چادر کفن سے آنکھین نکلے ہوئے
سراپا امید وصال بن گئے ہین۔
یہ فنا پذیر صورتین کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کی ندائے عام سے خبردار
کردے گئے ہین۔ خواہ بسیط ہون جیسے عناصر یا مرکبہ جیسے اگ پانی ہوا
وغیرہ اور ان کے مرکبات۔ ایکدن انپر ایسا آئیگا کہ عدم اصطلاحی کی قبضہ مین آجائینگے
یہ عالم اسیطرح عالم مثال کا تمثل ہے جسطرح کہ عالم مثال عالم ارواح کا تمثل
قرار دیا گیا ہے فرق اسقدر ضرور ہے کہ عالم ارواح متنزل ہو کر عالم مثال
تک مادہ سے پاک تہا مگر عالم شہادت مین متنزل ہوتے ہے ہر موجود
کیواسطے مادے ہونا لازم آجاتا ہے ؛
یہہ موجودات مادیہ بالعموم تین جنسون مین منقسم ہین۔ سب سے ادنی مرتبہ
جمادات کا ہے بالذات اس قسم کو حس و حرکت و کمی بیشی کا کوئی مرتبہ
حاصل نہین ہے۔ تمام معدنیات و عناصر اسے گروہ مین داخل ہین
مرتبہ اوسط نباتات کا ہے کہ جسمین کمی بیشی کا مادہ رکہا ہوا ہے مگر حس و حرکت

اور فہم کا کوئی درجہ ان کے حصہ مین نہین آیا۔ مرتبہ اعلی حیوانات کا ہے
کہ جنمین حس وحرکت وزیادتی اور کمی اور علی اختلاف المراتب فہم وعقل بھی
حاصل ہے متحرک بالارادہ بھی ہے۔
حیوان کے ایک فرد عظیم انسان ہے جسکو قوت نطق کی خصوصیت عامہ
حاصل ہے مگر اسکی شرافت اصلیہ پر جسکا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم
سے پتہ چلتا ہے خاص خاص لوگ فائز ہین۔ اور باقی اشخاص اُولٰئِکَ
کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے مصداق ہین۔

البستان الرابع فی الانسان الکامل اعلیٰ مرفت اللہ بر المعرفت

یہ امر پہلے محقق ہوچکا ہے کہ ذات واجب چونکہ
منقطع الاضافات ومصمم الجہات ہے اوس سے کثرت کا صدور محال ہے
اور یہ تمام خلقت کثیرہ کا وجود وظہور نہایت دشوار وبعید از قیاس ہے لہذا ذات
بحتہ نے ایک ایسی تجلی فرمائی کہ جو وجوب کی تمام صفات اور امکان کی
تمام نسبتون کو جامع اور محیط تھے وہ اپنے نسب الٰہیہ کی حیثیت سے خالق
اور رب ومعطی وغیرہ صفات سے متصف اور اپنی اضافات عالمیہ کی نسبت
سے مظہر جامع اعیان ہوئی اوسکے مختلف جہات انواع کی موجودات
مین جلوہ فگن ہوتے رہتے ہین اسیکا نام تعین اول اور حقیقت محمدیہ ہے
جب اسکی حب ذاتی خواستگار ہوئی کہ اپنی صورت قابلہ آئینہ مصفیٰ مین دیکھی
اور شیون متضادہ کی مختلف الالوانی اور عالم کی تشتت اوراق اور اشیا کو
کسی مظہر کلی مین سایہ فگن ملاحظہ کرے اپنے حسن دلربا کے نظارہ عالم

افروزت قلوب عالم کو نور علی نور یعنی نور بکر سے منور فرما کے۔ مشام اہل عرفان مین عطر جمعیت احمدیہ کی خوشبو پہونچائی اظہاراً للاشتیاق انسان کامل کی تشکل ہمایون مین تمثل فرمایا ؎

کس نیست در جہان ہمہ انوار ذات اوست	آیات حسن خویش بدنیا نمودہ است
در بہر دو کون نیست بجز ذات احمدی	اندر صفات خویش ہمہ را نمودہ است

اکابر صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے انسان کامل کو عالم کبیر قرار دیا ہے کیونکہ تمام مراتب وجودیہ اور امکانیہ کو محتوی ہے۔ عالم مین جو کچھ فرداً فرداً پایا جاتا ہے اسمین وہ تمام کمالات جمعیت کے ساتھہ موجود ہین اور احکام کثرت جسطرح آشکارا ہین اسیطرح مراتب وحدت بہی تنزیہ کا پردہ ڈالدیتے ہین۔ اسی سبب سے جامع مراتب تفرقہ وجمع اسکا خطاب ہے جو کچھہ خزانہ وجود مین مخزون ہے بالاجمال انسان کامل مین کلیتاً موجود ہے اور یہ انسان کامل اپنی ذات سے تمام حقایق الوجود کا انموذج اور اوسکے حقیقت اظہار حقایق الاعیان کا آلہ ہے ؛

حقایق علویہ کا اپنی لطافت احدیت سے مقابل ہے اور حقایق سفلیہ کا اپنی کثافت۔ اپنی ماہیت سے اظہار سدرۃ المنتہی کا باعث ہوا۔ اور مقام کرسی کو اپنی انیت سے اور قلم اعلی کو اپنی مرتبہ عقل سے لوح محفوظ کو اپنی نفس سے۔ عناصر کو اپنی طبیعت سے ہیولے کو اپنی قابلیت و جمانیت سے اجنہ وشیاطین کو اپنی وساوس سے ملائکہ کو اپنی خاطر عاطر سے بہایم کو اپنی حیوانیت سے جواہر کو اپنی ہویت ذات سے۔ اعراض کو اپنی وصف سے

نباتات کو اپنے موئے مبارک سے آدمی کو اپنی صورت سے براۓ فرمایا کر کرسی خلافت حقیقت براجلاس فرمایا۔ چہ خوش گفتہ ست وفی الحقیقت درسفتہ ست ؎

ہم از تو منیر شمع انجم	ہم از تو بلند قصر افلاک
پروردۂ ابر رحمت تست	ہمچو گل لالہ خار و خاشاک
دارے بجمال دلفریبی	برکسوت جان طراز لولاک

چونکہ قلب اطہر حضور انور کا ذریعہ رحمت اور سبب قہر عالم ہے اس واسطے حضرت اسرافیل علیہ السلام کی خلقت جو موجب فنا و لقاے عالم ہے قلب انور سے مکمل ہوئے +

اور چونکہ عقل اول قلم اعلیٰ کے ذریعہ علم الٰہی لوح محفوظ مین مفصل و منقش ہوکر وجہ تحفظ خود ہوا اسکئے وجود جبریلی کی تدبیر قوت حافظہ حضرت جبلت حضرت سے فرماے گئے اور جبریل روح الامین کے خطاب سے مخاطب ہوئے +

اور چونکہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تنویر اسم کامل سے ظہور مین آئی ہے اور خیال حقیقت محمدی بھی نور کمال سے منور ہے لہذا خیال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزرائیل علیہ السلام کی خلقت فرمائی اور اوسکو لباس قہر و جلال سے ملبس فرمایا۔ جیسے قوت خیالیہ اقوے القوے ہے عزرائیل علیہ السلام بھی وہی قوت ملائکہ مین رکھتے ہین۔ جسطرح خیال فکر اور ادراک وغیرہ قوتون کو مغلوب کردیتا ہے۔ جملہ ملائکہ پر عزرائیل کو غلبہ حاصل ہے +

یہی سبب ہے جب اللہ جل شانہ وعم احسانہ نے کل ملائکہ کو آدم علیہ السلام کی خلقت کیواسطے قبضہ کل تمام زمین سے لانے کا حکم دیا۔ تمام فرشتے اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے۔ مگر جب عزرائیل کا وقت آیا اور یہہ اوسکے تعمیل کیواسطے زمین کے پاس پہونچے زمین نے معمولی طرح خدا کی قسم دی کہ اوسکا کوئی حصہ اور جزو نہ لیجاوے مگر انہون نے بخلاف جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وتمام ملائکہ علیہما السلام کے ہرگز اس قسم پر توجہ نہ کی اور فوراً لتعمیلا للحکم تمام زمین کی روح لیکر بارگاہ صمدی مین پہونچا دی اسی وجہ سے عزرائیل علیہ السلام کو قبض روح کا منصب اور خدمت عطا فرمائی گئی۔

اور چونکہ ہمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجب فلاح امت اور ذریعہ بہبودی کائنات ہے اسلئے میکائیل علیہ السلام کی خلقت اوس سے مکمل فرماکر ہمارا رب الجود قرار دیا

واضح ہو کہ ہمت بہت بڑی شے ہے جس سے معالی رفیعہ اور مقامات علیا پر ترقی ہوتی ہے۔ اسلئے کہ جب اللہ پاک نے اپنے تمام انوار کو وجدان ذاتے سے لحاظ فرمایا تو سب مین ایک استقلال اور خود وارے کی شان تھی مگر ہمت کو تذبذب اور محض امید اور فضل الہی کے بھروسے پر ثابت قدم پایا۔ ہمت سے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تجھکو انوار مین ارفع اور اعلیٰ مقرر کرتا ہون۔ تو میرے دربار کے دربان اور حاجب ہے بلا تیری امداد اور وساطت کے میرے پاس کوئی باریاب نہوگا۔ تو معراج

المومنین اور برات العاشقین ہی۔ میدان الواصلین اور سبق السابقین ہے
چونکہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اُم العالم اور رحمٰن ہے اسلیے اوسنے
اپنی ہمت کے نور سے مکائیل جیسے رحمت کاملہ اور وسیع الربوبیت
کو ظاہر فرمایا۔ فلک تا بلیات اوسکو مقرر فرماکر جود وعطا کا خزانہ اوسکی
تحویل مین دیا۔ اہل حق کے حقوق کا قاسم اوسیکو قرار دیا او۔ چونکہ
حیات سے بڑہکر کوئی شے سلسلہ عطیات مین نہین ہوسکتی۔ اسلیے کلام
اللہ مین ارشاد ہے وجعلنا من الماء کل شئ حی ہم نے ہر شے کو
پانی سے زندہ کیا۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ میکائیل کا تصرف ہر شے
مین کس درجہ کو پہونچا ہوا ہے میک اور می پانی کو کہتے ہین اور ئیل اللہ
کو کہتے ہین تو میکائیل کا نام ہے اللہ کا پانی یعنے حیوٰۃ الہی ہے کیونکہ
حیاۃ اور پانی دونون لازم و ملزوم ہین +

جب خلقت میکائیلی کی تکمیل ہوچکی۔ تو فکر محمدی سے باقی ملائکہ کو ظاہر فرمایا
یہ قوت فکر مفاتیح غیب مین سے ایک مفتاح ہے۔ اور مفاتیح غیب کی
دو قسمین ہین۔ ایک قسم حقی اور دوسری خلقی نوع حقی اسماو صفات
کی حقیقت کا نام ہے اور قسم خلقی جوہر فرد یعنی اجزائے لایتجزیٰ کی
تراکیب کی معرفت کو کہتے ہین۔ یعنی جن وجود سے ذات انسان وجود
رحمٰن کے مقابل واقع ہوئی ہے۔ اون وجود مین سے وجہ اعلیٰ و اعظم
فکر ہے۔ جو مرتبہ ذات الہی کو اپنی وجدان مین حاصل ہے۔ حقیقت محمدی
کو وہی مرتبہ فکر سے پیدا ہے +

حق سبحانہ وتعالے نے فلک محمدی کو اپنے اسم ہادی ورشید وعلیم کے
قوت سے مخلوق فرمایا۔ اور اسم مبدی ومعید سے اوس پر تجلی فرمائی۔ اور
اسم باعث وشہید سے اوسکو مشاہدہ فرمایا۔ جب فلک نے ان اسما
کے اسرار کو احاطہ فرمالیا اوس سے ما بقا ملائکہ کو زیور خلقت سے مرصع
فرماکر اعلی واسفل کی حفاظت پر قایم فرمایا اونکے محفوظین صفت
حیوۃ وشان بقا سے متصف ونشین نظر آتے ہین۔ اور جب کوئی ملک
محافظ عالم غیب کیجانب متوجہ ہوجاتا ہے اوسکے موکل کی روح قبض کرلی
جاتی ہے۔
ان ملائکہ مین سے بعض رزق رسانی کے لئے متعین ہین جب تک اونکا تعلق
اپنے موکلین سے رہتا ہے رزق پہونچاتے ہین۔ بعض کو پانی برسانے
سے تعلق ہے۔ وعلی ہذا دنیا کے ہر ہر کام کے متعلق ایک ملک محافظ
موجود ہے۔ مگر یہہ تمام ملائکہ دو قسم پر منقسم ہین بعض کا عزرائیل سے
تعلق ہے اونکا کام فنا او خرابی ہے اور باقی کا تعلق میکائیل علیہ السلام
سے ہے وہ شادابی اور سبزی وبہبودی کے کامون پر وابستہ ہین۔
پس حقیقت محمدیہ جسکے تمام اسماء وصفات شیون نامتناہیہ کا مرتبہ رکھتے ہین
او بمقتضا ذات عالم پر اوسیکا دست شفقت سرپرستی کرتا ہے۔ اپنی ذات
سے من جملہ تمام کمالات کے دو نوع کے کمال خاص کے منشا ہے۔
ایک اونمین سے کمالات قہری وجلالی کہلاتے ہین۔ اور دوسرے
کمالات مہری اور جمالی۔ اعیان موجودات مین جس قسم کی استعداد اور

قابلیت مندرج رہتی ہے اوسکے مطابق قابلان جلال کو لباس کفر ونفاق بناکر آتش دوزخ کا وقود بناتے ہے۔ اور مقبلان جمال صفات الفت و مہر سے متصف ہو کر ابدالآباد کیواسطے کے دریاے رحمت مین شناوری کرتے ہین۔ اور کوثر وصال حقیقی سے سیراب ہو کر منزل القصوے اور ساحل مقصود پر پہونچتے ہین

حسن روست ہر بہ پیوئے حسن روا وست	آب حسن دلربا ہر سو روان از جوی اوست
قبلہ اہل نظر نظارۂ جان بخش اوست	کعبۂ ارباب دل طاق خم ابروی اوست
مغربی زان میکند میلی بگلشن کاندرو	ہر کرا رنگے و بوے ہست رنگ و بوی اوست

ہر کافر کا سجدہ مالا یلیق اوسکے محراب ابرو کے طرف ادا ہوتا ہے اور ہر مسلمان کی صلوۃ مقبولہ اوسیکے دفتر قبولیت مین درج فرمائی جاتی ہے

نظم لصاحب النظم

لک الحکم فی امری فما شئت فاصنعی	فلم تک الا فیک لا عنک رغبتی
ولو خطرت لی فی سواک ارادة	علی خاطری سہوا قضیت بردتی
ومطلع انوار بطلعتک التی	لبہجتہا کل البدور استسرت
وما احترت حتی اخترت حبیک مذہبا	فواحیرتی لولم تکن فیک حیرتی
فکل ملیح حسنہا من جمالہا	معار لہ بل حسن کل ملیحة
وما ذاک الا ان بدت بمظاہر	فظنوا سواہا وہی فیہا تجلت

باوجودیکہ چمن چمن ذرہ ذرہ اوسکے حسن دلربا کا پتہ دے رہا ہے موجودات کائنات اوسکے خورشید روے انور کے آئینے اور مظاہر انجمن فروز وجود ہین

مگر وہ جاہل خواب خرگوش مین مدہوش ہے جسکو ان تمام امور پر تنبیہ اور عرفان
حاصل کرنیکے لئے خلق کیا ہے۔ پھر وہ اپنی اصل سے بے خبر ہے
ولقد کرمنا بنی آدم مین آدم اور تمام ذریات آدم کی فضیلت ضمناً بیان
ہوچکی ہے ظاہر ہے کہ آدم کو بالذات وہ فضیلت حاصل نہین کہ تمام
ملائی اعلی وغیرہ پر مکرم ہوسکین اسلئے کہ صراحتاً وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ سے
صدور عصیان وغوایت ثابت ہی لہذا آدم کو جو کچھ فضیلت حاصل ہے وہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہہ سے ہے ۵

آدم بتوشد مکرم ار نہ | پیداست مقام ذرہ را خاک

خلافت الٰہی کا اگر کچھہ حصّہ آدم کو ملا ہے وہ حضور پیغمبر عالم صلی علیہ وسلم
کے طفیل مین۔

اب ناظرین اولوالالباب حضور مقبول سرور کائنات کے اوس فضل و
شرف کو مختصراً ملاحظہ فرمائین جسکا قرآن شریف مین تصریح سے ذکر ہے
اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہین۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ
حَرِيصٌ عَلَيْكُم مَّا عَنِتُّمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی تمہارے پاس وہ پیغمبر
ارسال کیا گیا جو تمہاری ذات سے ہے تم اوسکی دیانت اور امانت اور
تمام اوصاف سے واقف ہو اوسکی شرافت ونجابت حسبی اور نسبی سے
بخوبی آگاہ ہو کہ عرب کے اشرف واعلی خاندان طاہر ومطہر سے ہے اور ابتدا
سے اوسکی ذات پاک تک کوئی جاہلیت کی آلایش سے ملوث نہ تھا
جیسے خود حضور پاک ارشاد فرماتے ہین خرجت من الاصلاب الطاھرات الی الارحام الطیبات

یعنی مین اصلاب طاہرات سے ارحام طیبہ مین منتقل ہوتا ہوا یہان پہونچا ہون
اللہ جل جلالہ وعم نوالہ بوجہ اتحاد ویگانگت حقیقی اپنے محبوب سراپا اعزاز
کو اُن خطابون سے مخاطب فرماتا ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ خصوصیت
رکھتے ہین اور اوسکی وجہ وہی ہے جو پہلے گذر چکی ہے کہ نبی کریم صلواۃ اللہ
علیہ وسلامہ کی حقیقت ذات آلہی کی تعین اول ہو مظہر اتم وجامع ہے اور
اور کسی مرتبہ کو ذات سے وہ تقرب حاصل نہین جو اس تعین کو ہے جب
ذات نے تجلی اولی فرمائی تو وہ احدیت مطلقہ کے ساتھ موسوم ہوئی اور
اوسکے موصوف کا نام احد مقرر ہوا جب احد متمثل ہوکر کاشانہ افروز عالم
ہوا تو احد مین متمثل کی میم حلقہ کمر ہوئی اور احد احمد کے لقب سے ملقب ہوا +
اس صورت مین ظاہر ہے کہ مرتبہ ذات سے احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم کو جس درجہ کی عینیت حاصل ہے اوسی عینیت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہی
ذاتی اسما اوسے مرحمت فرمائے اپنے خاص اوصاف سے متصف فرمایا
اور وہ نور عالم افروز دیا کہ جسنے اٹھارہ ہزار عالم کو ظہور سے منور فرمایا ہے

لور تو شدہ سراج وہاج	وز تیرہ شب ضلال وخذلان

جسطرف نظر پہونچتی ہے اوسکا جمال جہان آرا شمع عرفان لیکر استقبال
کرتا ہے ذرہ ذرہ اوسکی عطیات غیر متناہی کا دم بھرتا ہے ہر ذرہ دیوانہ
محو نظارۂ حسن دلربا ہین قطرہ قطرہ انا البحر کی صدا دیتا ہے -
ع جس پہول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے ۔ انسان مین قوت حضور اور نظر
سرور ترقی پائی تو ہر پاک و ناپاک پر صلی اللہ علیک یا محمد کا شہود حاصل ہو جائے +

صلواۃ کو معراج المومنین اسیواسطے قرار دیا ہے کہ اوسمین سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے وہ نماز بے مردود ہی جسمین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کے ساتھہ السلام علیک ایہا النبی نہ پکارے جائین ✦

لاصلواۃ الا بحضور القلب کے یہی معنے ہین جب تک حاضر و ناظر غائب وشاہد اپکی ذات والاصفات کو نہ پائیگا وہ نماز منہہ پر مار دینے کے لایق ہے اوسکی اطاعت عین اطاعت خدا ہے اوسکی طاعت عین طاعت مولا ہے وَمَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ٥ مین اسکا اعلان ہے اوسکا وجود باجود رحمت عالم ہے ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥ اسیکی ندائے عام بلند کر رہی ہے جناب قدوۃ السالکین **مظفر علیشاہ** صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز فرماتے ہین ٥

رشک حور و ملکی حسن تو مہر و ماہی	رونق یثربی و زینت بیت اللہی
جلوہ نور قدم باعث خلق آدم	سید عالمے و سرورِ عالی جاہی
دستگیر ہمہ بندہ نواز اشاہا	مرشد کیشان خدا و ندی شاہنشاہی
ذات والاتیو واللہ درین ملک وجود	محض فضل است و تمامی کرم اللہی

ذات والای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آفتاب ہے کہ جسمین جو قابلیت ہوتی ہے اوسکا پرتو ظاہر کر دیتا ہے ٥

معمور ہو رہا ہے عالم مین نور تیرا	از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا
ہر انکھہ تک رہی ہے تیرے ہی منہہ کو پیارے	ہر کان مین ہون پاتا معمور شور تیرا

پھر دل سے دور کب ہو قرب و حضور تیرا		جب جی مین یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تو ہے

ظاہر ہے کہ آفتاب کی روشنی جس قسم کے روشندان اور آبگینون مین ہو کر گذرتی ہے وہ اپنی خوشنمائی اور بدنمائی کی حیثیت کے مطابق نظر آتے ہین اگر روشندان مربع ہے آفتاب کی روشنی مربع نظر آئیگی اگر مثلث ہے مثلث نظر آئیگا اگر نہایت بدنما اور کریہہ شکل کا روشندان ہے سایہ بھی اوسکا ویسا ہی ہوگا۔ جسطرح کہ آفتاب کو یہ نہین کہسکتے کہ آبگینون اور روشندانون کی بدنمائی آفتاب کا نقص ہے کیونکہ آفتاب اپنی روشنی کو بالتساوے مبسوط کر رہا ہے۔ اسیطرح ممکنات کے اچھا اور برا ہونے سے حقیقت محمدی مین کسی قسم کا نقص لازم نہین آتا ہے وہ اپنی رحمت جود وعطا ہر شخص کے وجود پر مبذول فرماتے ہے مگر بعض ناقابل اس سے متخلف ہوکر وادی خذلان مین بھٹکتے پھرتے ہین خوب کہا ہے ؎

تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا		عام الطاف ہین اوس ستمگر کے تمہید سب

اوسکی نظر شفقت اہل ایمان وکفار پر مساوی ہے۔

اگر اہل اسلام کو نعمات عقبا سے سرفراز فرمایا تو کفار کو انعام دنیا عنایت کیا ابنیاے سابقین کی امتون کے واقعات دیکھکر حیرت دامنگیر ہوتی ہے حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کو ایک عالم جانتا ہے قوم لوط کی تباہی اظہر من الشمس ہے فرعونیون کی خواری مخالفین ابراہیم علیہ السلام کی بربادی امت ہود کی ویرانی یہود کی ذلت اور پریشانی وغیرہ وغیرہ واقعات

کسکو معلوم نہین +

مگر امت محمدیہ خواہ امت دعوت ہو یا امت اجابت تمام دنیاوی بلاؤن اور آفتون سے محفوظ ہے نہ اس امت مین خسف و مسخ ہوا نہ کوئی عظیم الشان ہلاکی اور وبا بھیجی گئی یہ رحمت نہین تو اور کیا ہے +

ہے بیجا اوسکے احکام کی مخالفت کیجاتی ہے مگر وہ اپنے معمولی سرپرستی مین مشغول ہے یہ کرم کچھ کم رحمت ہے کہ آپکی امت کے عذاب مین مدت دراز تک تاخیر کیجائے آپکی شان کی رفعت ادنی یہ ہے کہ قرآن مین جہان جہان انبیای سابقکو مخاطب کیا ہے اسمائے مشہورہ سے یاد کیا ہے قرآن اور توریت اور انجیل مین بھی یہی کیفیت نظر آتی ہے + بخلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باستثنائے ایک دو مقام آپ کو نہایت پیار اور محبت کے نامون سے اعزاز کے القاب سے یاد فرمایا ہے جیسے بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ وغیرہ وغیرہ۔ اون مقامات کی بے حد عزت بڑہائی کہ جہان جہان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لیگئے یا اون پر آپ کی پیشین گوئی کی گئی ۔کوہ تین ۔ و زیتون ۔ وطور سینا و مکہ وغیرہ کی قسم کہانا ۔ بالخصوص اسی اعزاز کا اظہار ہے ۔ یہ تمام اوسے عینیت اور اتحاد کی بنا پر واقع ہین جسکی نظر سے یہ کہا جاتا ہے ٥

تمامی کون و کان باشد محمدؐ		زمین و آسمان باشد محمدؐ
ز نور اوست پیدا ہر چہ بینی		خداوند جہان باشد محمدؐ

فضیلت دوم جسکا صراحت سے قرآن شریف مین تذکرہ ہے ۔ قال اللہ

تبارک وتعالےٰ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ
تمہارے پاس اللہ کیجانب سے نور اور کتاب مبین آئے ہے۔ ودسرے مقام
پر ارشاد ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا
مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ
یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ ترجمہ (اللہ زمین اور آسمانون کا نور ہے۔ اوسکے نور کی مثال
مانند طاق کے ہے کہ اوسمین چراغ ہے اور وہ چراغ شیشہ کی لالٹین مین ہے وہ گویا روشن ستارہ ہی)
ظاہر ہے کہ جب لفظ نور مین مابین حق جل وعلی وحضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم اتحاد ہے تو مفہوم مین بہی ضرور اشتراک و وحدت ہونی چاہئے۔
اللہ نور السموات اور قد جاءکم من اللہ نور۔ مین جو لفظ نور واقع ہے دونون
مقام پر مفہوماً ولفظاً توحید حاصل ہے۔ جس ذات پر وہ نور صادق آتا ہی
اوسے پر یہہ نور صادق ہوتا ہے +
یہہ حالت حقیقت محمدیہ وحق جل وعلا کی غیریت تعینیہ کو مرتفع کرتی ہے۔
جو خارجی اضافتون سے پیدا ہوگئی تھی +
اب اسکی تفصیل ملاحظہ فرمائے کہ حقیقت محمدی نور السموات والارض ہے
جسکے جمال جہان افروز سے تمام عالم منور ہے اور قلب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو حقایق الہیہ اور کونیہ سے بسبب ہے اوس طاق سے مثال دی ہے جسمین
چراغ روشن ہوتا ہے اور چراغ کیواسطے چونکہ قندیل کا ہونا قریب لازم ہے
اسواسطے قندیل کو آپکے صدر شریف سے مشابہ فرمایا جسکی شان مین
الم نشرح لک صدرک ارشاد ہوا ہے اور یہہ انشراح چونکہ کوئی معمولی بات نہین

بلکہ آپکا لمعہ روح افزا زوان عالم کو منور کرتا ہے اس لئے قندیل سینہ
اطہر کو نہایت روشن ستارہ سے تشبیہ دی جسکی ضیا کے مقابلہ مین ستارہ کو
کوئی مرتبہ نصیب حاصل نہین دوسرے مقام پر اِنّا فتحنا لک فتحاً
مین بہی آپکا سینۂ مطہر مقصود ہے آپکی نعمات غیر مترقبہ عطیات نامتناہیہ
ہمارے رگ وپے مین ایسی سرایت کرگئی ہین کہ بقول مومن ؎

وہ بہی جانکی عوض ہر رگ وپے مین سارے | چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا

اونسے خلاصی ممکن ہی نہین ع ہر سر موے مرا با تو ہزاران کار است ◆ جب
آپکی ذات اقدس کی یہ صفت ہو ؎

ہر نعمتے کہ بود بعالم بدوست ختم | ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام

پھر وہ کون شخص ہے کہ اونکے بیشمار احسانون کا شمہ از شکر ادا کرسکے ؎

شکر فیض تو چمن چون کند اے ابر بہار | کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

فضیلت سیوم آیہ یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا سے ثابت ہوتی ہے
امام بیضاوی لکہتے ہین کہ یہان خداع اللہ سے خداع رسول مراد ہے اسلئے
کہ اللہ کو کون فریب دیتا ہے اور اوسکی دو صورتین ہین اول یہ کہ مضاف حذف
کرکے یخادعون رسول اللہ کی جگہ بوجہہ قیام قرینہ یخادعون اللہ قایم کیا گیا
مگر یہ وجہہ ضعیف ہے دوسرے وجہ قوی وہی اتحاد ویگانگت باہمی کی صورت
ہے چونکہ خلیفہ مستخلف کی صفات سے متصف ہوتا ہے لہذا حذف کردیا گیا ◆
فضیلت چہارم آیہ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا الآیتہ سے ظاہر ہوتی ہے
یہان بہی اللہ سے رسول اللہ مراد ہین اسلئے کہ جن لوگون سے خطاب ہے

وہ خدا کے ماننے والے تھے ایسی حالت مین اللہ کے ساتھ کفر متحقق نہین ہوسکتا لہذا کیف تکفرون باللہ سے کیف تکفرون برسول اللہ مراد ہے۔
اسی نظر سے انبیائے سابق علیہم السلام سے فرمایا گیا تھا خدا مکہ مین آئیگا یہ اوسے عینیت اور وحدت کے اعتبار سے ارشاد فرمایا ہے جسکی تفصیل بارہا گذر گئی +
آپکے اخلاق عظیمہ احاطہ قیاس سے باہر ہین آیہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ۝
اس امر کا بخوبی اعلان کر رہی ہے انس ابن مالک فرماتے ہین کہ اٹھارہ سال تک مینے حضور کی خدمت کی لیکن کبھی یہ نفرمایا کہ تو نے برا کام کیا اور کار خیر پر دعا فرماتے اور کار ناخوش پر وکان امر اللہ قدراً مقدوراً فرماتے خادمون کے ساتھ خود بھی کام کر لیتے اگر کوئی آپکو بخ پہونچاتا آپکی زبان مبارک پر کبھی لعن طعن فحش کلمہ نہ آتا ہمیشہ بلا ہنسی کے خندہ پیشانی رہتے اکثر ابتدا بسلام آپ ہی فرماتے صحابہ مین جب بیٹھتے کوئی امتیاز نفرماتے ہمیشہ مسلمانون کے عیوب پوشیدہ فرماتے ساری عمر کسی شخص سے کوئی بدلہ نہین لیا مسافرونکی یتیمون کی اور بیوہ عورتونکی دستگیری فرماتے اور کسے کہانے کی چیز مین برائی نفرماتی جو آپکے پاس آتا اوسکی عزت فرماتے اور ردائے مبارک بچھا کر بٹھلاتے۔

الحدیقۃ الرابعۃ فی المقامات المختلفۃ یتضمن علی خمسۃ بستان

البستان الاول فی ھویۃ الذات

ہویت ذاتیہ اپنی اطلاق حقیقی کی حالت مین اس امر کی خواہش مند او مقتضی ہے کہ احاطہ علم مین محیط نہو اور حقیقت علم سے اوسکو وابستگی نہو۔ حقیقت علم احاطہ اور

کشف معلوم کا نام ہی- کہ اپنے متعلق کو بہ سبیل تمیز منکشف فرماوے -
یہ حقیقت علم اوس سے اسلئے متعلق نہین ہو سکتے کہ حقیقت ذات بنفسہ
مقتضی عدم تعلق علم ہے اور وجود شے کی حالت مین اوسکے مقتضا کا
انفکاک ہرگز نہین ہوسکتا - کیونکہ جب علم کی شان انکشاف متعلق کے
ٹھیرے خواہ ذات آلہی کی جانب منسوب کیا جاوے یا خلق کیطرف
بلکہ ہر علم کی صفت ذاتی اور تعریف اصلی کشف حالت معلوم مقرر ہوچکی
ہے بہ خلاف اسکے مدعا کی مقتضاے ذات عدم انکشاف ہے ایسی
حالت مین دو نون کا مجتمع ہونا بالکل محال اور حرام ہے - ایک طلبگار
عدم کشف ہے اور دوسرا سراپا کشف ایک متدعی احاطہ ہے اور
دوسرا بالکل احاطہ کے میدان سے خارج لہذا ممکن نہین کہ علم خاص و
عام ذات غیر محاطہ کو احاطہ کر سکے - کیونکہ ایسے احاطہ کی حالت مین
قلب الحقائق لازم آتا ہے اور وہ صریح البطلان ہے +
اگر کوئی شخص یہ کہے کہ علم ذاتی عین ذات ہے اس صورت مین اوسکا
احاطہ ذات کیواسطے منع نہین +
مین اوسکے جواب مین یہ کہتا ہون کہ اس صورت مین بھی نسبت علمیہ کا
احاطہ لازم نہین آتا بلکہ ذات کو احاطہ ذات ہمیشہ لازم ہے - جبکہ علم ذاتی
عین ذات ہے پھر نسبت علمیہ کیسے محیط ہوئے کیونکہ ہماری مراد یہ تھی
کہ کنہ ذات کے ادراک مین نسبت علمیہ بہ حقیقتہ قاصر ہے - لہذا بہر صورت
ذات مطلقہ کا احاطہ علم کے ذریعہ سے ناممکن و ناجائز رہا +

شیخ مویدالدین جندی فرماتے ہین کہ حقیقت حق سبحانہ وتعالےٰ ایسے مجہولتہ العلم ہے کہ ہرگز اشارہ اور کنایہ کو قبول نہین کرسکتے ۵

اے برتر از خیال و قیاس گمان و وہم		وز ہرچہ گفتہ ایم و شنیدیم وخواندہ ایم

نزاہت تنزیہ نے اسکو ایسا مضمت کردیا ہے کہ جہات تنزیہ سے بھی قطعاً منزہ اور مبرا ہے۔ علم بالکنہ و بکنہ تو در کنار عرفان ذات کجا جسکو بوجہہ و بالوجہ بھی اسکا ادراک حاصل ہوگیا دریاے سلوک سے دُر بے بہا نکال لایا +

جب یہ ہویت ذاتیہ ایسے مکمن غیبی اور خلوت کدہ جہل و تاریکی مین متمکن ہے کہ وہان تک لایحیطون بہ علما کے سوا اور کوئی ترقی مراتب ہی نہین ہیانتک کہ فقدان جہات کے سبب صدور ممکنات اوس سے مستبعد تھا لاجرم اوس نے ایک تجلی ذوجہتین فرماے کہ جسکے ذریعہ تمام ربی اور خلقی حقایق کا اظہار فرمایا +

البستان الثانی۔ حدیث شریف مین وارد ہے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ اسمین لفظ صورت ایسا اندیشہ ناک واقع ہوا ہے کہ اہل ظواہر کو صورت کے لفظی معنے سے تجاوز کرکے بلاقیام قرائن بہت دور تک مجاز کا صحراسطے کرنا پڑا ہے۔ چونکہ یہ لوگ مرتبہ تنزیہ مین حق تعالیٰ کو مقید و منحصر کرتے ہین۔ لہذا صورت سے یہ ہیئت متحقق فی الخارج لینا ممنوع سمجھکر یہ مراد رکھتے ہین کہ صورتہ مین صورت کے معنی اسما وصفات کے ہین یعنی حق تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے علم سے علیم اور اپنے بصر سے

بصیر اور اپنے کلام سے کلیم نظر کیا ہے۔ کیونکہ ضمیر غائب اللہ پاک کی جانب راجع ہے اہل تنزیہ اگر صورت کو اصلی معنے مین لیتے ہین تو خدا کیواسطے جسم وغیرہ ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ تنزیہ کے خلاف ہے۔
افسوس یہ لوگ ہو السمیع البصیر کی حقیقت سے ناآشنا ہین سمع و بصر تو خاص اوسکے ساتھہ مخصوص ہوچکی ہے یہانتک کہ کل افعال و حرکات و صور اوسیکے ہین۔ ع حقیت کہ این بے خبران بے خبران اند +
حضرات اہل حقیقت صورت کو اصلی معنے مین استعمال کرتے ہین کیونکہ وجود مطلق کے سوا موجود ہی کوئی نہین یہ تعینات تمام امور اعتباریہ اقعیہ ہین۔
اس معنے کے علاوہ بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ صورت سے مراد متعقل حقایق مجردہ غیبیہ ہے یعنی جو حقائق غیبیہ آلہی ہین صورت انسان اونکی مظہر قرار پائے۔ یہ معنی بہت لطیف ہین اسواسطے کہ اول صورت ہین خصوصیت انسان کی زیادہ حاجت نظر نہین آتی کیونکہ محض انسان ہی نہین بلکہ تمام عالم اللہ کے صورت ہی گو ظہور خاص انسان مین ہے +
جو لوگ کہ دریاے سلوک محمدی کے غواص ہین اونکے نزدیک صورتہ کی ضمیر بارگاہ حقیقت کی جانب راجع ہے۔ یعنی ان اللہ خلق آدم علی صورتہ حقیقت آدم و ہو تمثل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ جل عزتہ نے آدم علیہ السلام کی صورت کو صورت حقیقت نبوی پر خلق فرمایا۔ اور آپکے صفات نامتناہیہ سے متصف فرمایا آدم ہی پر کیا منحصر حضرات نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہم تمام انبیا علیہم السلام کی نبوتین حضور اکرم

کے نبوت کی افراد ہین۔ جملا انبیا آپ کے تشریف آوری کی خبر دینے کو مبعوث کیے گئے۔ تمام خلقت آپکی تحمید و تقدیس کے لیے مخلوق ہوئے یہ حضرات ذات والا ہے کہ مظہر و مصدر کائنات سمجھتے ہین۔ صراط مستقیم ان حضرات ہے کا راستہ اور مسلک ہے جو اپنے پرواز حقیقت والا تک سمجھتے ہین اور ذات بحتہ واجب الوجود جو منقطع الاضافات ہے (اگرچہ موجب وجود عالم و حقیقت والا بے شک وہی ہے) مگر وہا تک رسائی تو محال ہے ہان اگر بارگاہ حقیقت مین پورا پورا تمکن و وقار حاصل ہوجاے تو کچھ اوس ظلمات مین رسائی مل سکتی ہے۔ وہان تو حقیقت کی سوا کسیکا گذر نہین ہے کیونکہ جبرئیل سے مقرب جب یہ کہین ؎

اگر یک سر موے برتر پرم		فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر وہان کسکی رسائی ہو سکتی ہے۔ بیشک جس نے مشکوۃ انوار رحمانی سے اپنے وجود کو منور کر لیا۔ ضرور اس قابل ہے کہ تجلی ذاتی کا مورد ہو مگر لطف یہ ہے کہ اس بیابان عرفان مین پہونچکر تمام مشعلہاے وقوف سرد ہو جاتے ہین اور عجب عرفان ہے کہ اسکے حیرت و ظلمت بڑھا دیتا ہے۔ اور نیا علم ہے کہ بے علمی کو ترقی دیتا ہے +

پس ہر طالب کا مقصد وہی بارگاہ جامع المظاہر ہونے چاہیے۔ کیونکہ قطب تعینات نور شہود و مراۃ تنوعات وجود اوسیکے حضرت کی صفت ہے اوسکا ادنی غاشیہ بردار مستجمع جمیع انواع صفات و علم و ادراک ہے +

جب انسان کی صفات غیریت مبدل بہ صفات آلہی ہوجائین اور دیدہ

بصیرت نور عرفان سے مکحل ہو جائین اوسکو عرش اعلی کا دروازہ کھلا نظر آئیگا۔ اور تخت سلطنت پر بحکم آیہ شریفہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ذات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو متمکن اور جلوہ افروز پائیگا۔ ملائکہ کا لشکر تمام انبیا و اولیا کے صفوف ارواح کا جند مجند اوسکے حضور مین دست بستہ حاضر ہین۔ عالم ارواح و مثال اپنے حقائق سے حاضر ہین اور ادب و عزت حریم رب الاربابی سے ہر شخص مستدعی رحم خواستگار کرم ہے۔ سبحان اللہ جب اسکی معرفت ہوگئی پھر اور کیا حاجت ہوگی خوشا نصیب اوس سالک کے جو حضوری اقدس سے سرافراز ہوا اور زہے طالع ہمایون اوس طالب کے جو دولت وصال محبوب حقیقی سے ممتاز ہو سبحان اللہ کیا شان ہے ؎

ہے فیض افضالش از حد فزون	نگنجد در اعطاے او چند و چون
منزہ عطایش ز شوب غرض	مبرا نوالش ز نیل عوض

البستان الثالث۔ معرفت آلہی کے دو صورتین متصور ہین ایک بذریعہ عقل کے اور دوسرے ترتیب شرائع اور انبیا کے بعثت سے عقل صرف اسیقدر معرفت کے واسطے مکلف ہے کہ حق جل وعلا کو سمات حدوث اور اضافات احتیاج و ترکیب سے منزہ و مبرا سمجھے یعنے صرف ذاتی تنزیہ تک پرواز کرے۔ اور جو معرفت کہ بعد ارسال انبیا و رسل مقرر ہے وہ جامع مراتب تنزیہ و تشبیہ ہوتی ہے +

چونکہ قاعدہ کلیہ مقرر ہے کہ ہر ہر مقام و دربار کی حاضری کے قواعد و قانون

وضع کئے جاتے ہین تاکہ جو لوگ اونکے پابندی کرین وہ حضوری کی بارگاہ کے شرف سے مشرف ہون اور جو اس سے انحراف کرین اوس سعادت سے محروم رہین۔ اور بخلاف عزت ذلت وخواری کے ساتھ تخت سلطانی کے مواجہ مین لائے جائین۔ اس قاعدہ مقررہ کے موافق اس امر کی ضرورت تہی کہ بارگاہ آلہی جو ارفع الحضرات ہے اوسکے حاضری کے قوانین مقرر کئے جائین۔ لہذا حضرات انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرماکے اس ضرورت کو شرایع کے پیرایہ مین مکمل فرمایا۔ اور اون کو اپنی بارگاہ کے آئین وطرق لطیفہ تعلیم فرمائی تاکہ وہ اونکے مطابق تمام اشخاص قابلین کو عمل کرنے کی ہدایت کرین اور وہ بدایت عرفان حقیقت کی طرف مفضی ہوکر۔ دولت حضوری سے اونکے سینوکو مخزن الانوار اور کنزالاسرار بنائے۔

پس اگرچہ مقبولین اور مقہورین دونون کو حاضری بارگاہ کا شرف حاصل ہوتا ہے مگر ایک مقربین حضور کا مرتبہ رکہتے ہین کہ کرسی توقیر پر متمکن اور جلوہ آرا ہوتے ہین اور دوسرا اوس چور کے مشابہ ہین جو ذلت وخواری کے ساتھ مشکین کسا ہوا ہاتھون مین بیڑیان ڈالے ہوئے حاضر کیا جاوے۔

وہ معزز ین جو پابند آئین موضوعہ ہوکر عرفان کا مرتبہ پاتے ہین متشرعین مین مشہور بات ہے۔ نزدیکان رابیش بود حیرانی۔ جسقدر زیادہ تقدس حاصل کرینگے اوسے قدر پابندی شریعت مین تحفظ وشدت ہوتی جائیگی

یہانتک کہ ان حضرات کیواسطے مستحبات بمنزلہ فرض اور مجوزات و مکروہات بمرتبہ ممنوعات وحرام قطعی ہوتے ہین ۵

علی خاطری سھواً قضیت بردتی		ولو خطرت لی فی سواک ارادۃ

بہت بڑے عارف کا کلام ہے اگر دلمین اوسکے غیر کا خیال بہی اجاوے تو فوراً اپنے ارتداد کا فتوی دیتے ہین۔ غیر کی جانب توجہ تو خدا جانے کیا ہے جبکہ خطرہ غیر کو مرتد ہونا شمار کیا جاتا ہے۔ اللہ اللہ یہ ٹہہرے رفیع الدرجات لوگ ہین

اور وہ جو مشہور ہین کہ جو خلاف شریعت مخالف اوامر و نواہی ماجاء بہ النبی مرتکب ہوتے ہین سزاے فراق و دوام مین مبتلا کئے جاتے ہین نعوذ باللہ منہا۔ باقی رہے مجذوب ہین وہ مرفوع القلم ہین ؛

جب یہ معلوم ہوگیا کہ عقل طریق عرفان مین ناکانی ہے اسلئے کہ اوسکے ذریعہ سے صرف یہ معلوم کرسکتے ہین کہ عالم کیلئے کوئی مدبر قابل عالم منزہ ہونا ضرور ہے۔ اور یہ محض ناکافی و ناتمام ہے۔ اگر یہ کافی ہوتا تو ارسل کی کیا حاجت تھے۔ اہل حجب کیواسطے معجزات وآیات کے اظہار کی کیا ضرورت تہے۔ پس لابد لسے اور امر عظیم کا بتلانا مقصود تھا جسکی نسبت غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنی ہی حقیقت کا بجالت تشبیہ و تنزیہ جمعیت کے ساتھ عرفان حاصل کرانا منظور تھا جو موصوف بصفات ربانی اور مخاطب بہ نفس رحمانی ہے۔ اور عین تشبیہ مین منزہ اور عین تنزیہ مین مُشبہ ہے اوسیکا معلوم کرنا ہر علم کی انتہا ہے۔ دہ

ایک مبدا فیاض ہے کہ تمام کائنات کے مصدر اور تمام مخلوقات کے مظہر ہے۔ جمیع اعیان مین اوسکا ظہور ہے اور تمام حقایق مین اُوسکا نور۔ صورت آدم اوسیکی صورت اور ہویت آدم اوسیکی ہویت ہے ہر ہر مفہوم مین مدرک ہر متجلی مین متجلی ہر باطن مین باطن ہر ظاہر مین ظاہر ہے۔ فافہم فانہ دقیق و بالعقل الصائب یلیق +

البستان الرابع فی الفناء والبقاء باقی کے لغوی معنے تو یہ ہین کہ سکا وجود وقت ماضی سے ہر وقت حال تک قایم رہے اوسکی دو صورتین ہین ایک بقاے ممدود اور دوسرے بقاے محدود بقاے ممدود بالذات حضرت جل و علی کو حاصل ہے اور اوسمین حال و ماضی وغیرہ فنا ہوگئے ہین۔ اور بالعرض عالم آخرت کو حاصل ہے اور بقاے محدود وہ ہے کہ جو تمام کائنات عالم دنیا کو مرحمت ہوئی ہے۔ اور فانی اوسکو کہتے ہین جو اس صفت قیام سے متصف ہے +

اہل اصول کے نزدیک بقا صفت باقی ہے اور فنا صفت فانی نہین اسلئے کہ فانی کوئی شے ہی نہین جس سے کوئی صفت متعلق ہوسکے اور یہ مسلم ہے کہ اتصاف صفت کیواسطے وجود موصوف نہایت ضرور ہے +

حضرات متصوفین بقا سے یہ مراد رکھتے ہین کہ سالک حالت اطمینان مین ہو اور وہ اطمینان عین طلب اور سراپا خواہش ہو۔ جیسے حضرت قطب الکائنات کا ارشاد ہے

سقانی المحب کاسا بعد کاس	فما نفد الشراب و ما ارویت

اور حضرت جامی علیہ رحمتہ الحامی فرماتے ہین ؎

مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات	ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

یا ایہا الناظر انظر بنظر المظہر انک لا انت بل ہو انت بہت ہی بڑے بزرگ کا قول ہے جس پر جناب شیخ المتقدمین ابو یزید سالمی کی کتاب الاسرار کا دار و مدار ہے۔ یہان اوسکے ذکر کی ضرورت نہین من اراد الاطلاع فلیرجع الیہ پس حالت بقا مین باوجود بل ھو انت کے فرق مراتب بہی بدرجہ کمال ہوتا ہے اتباع شریعت نہایت لازم ہوتا ہے۔ اور ایک سرور رہتا ہے جو ہر وقت سالک کو محو لطف و مستغرق کیف رکہتا ہے۔ ممکن نہین کہ یک سر مو تعمیل ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین تخلف واقع ہوجاے۔ یہ حال ایسے ہی حضرات کا ہے ؎

جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند	سر مبادت گر ازین راہ قدم باز کشی

وصال محبوب کا سکر ان حضرات کی روح پروری کرتا ہے کہ یہ مست ہوکر ؎

واعجب بالسکر ی بغیر ملامۃ	واطرب فی سری ومنی طربتی

کی ندا بلند کرتے ہین اب کیفیت فنا ملاحظہ کیجے۔ فنا سے فنائے ذات مقیدہ مع اہلاک شعور مقصود ہے۔ جذبہ عشق اور غلبہ شورش محبت سالک کے وجود خیالی او طلسم مثالی کو ایسا نیست و نابود کردیتے ہین کہ دامن تمیز ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ جسطرف اس مجذوب عشق کی نظر پہونچتی ہے انا الحق کی صدا دین و ایمان شرعی کی غارت کرنے والی کانمین آتی ہین

ہر ذرہ چو خورشید گویا ے انا الحق	ہر گوشہ چو منصور آویختہ بر داری

جذبہ اسم مہیمن اس درجہ ہلاک اور مضمحل کر دیتا ہے کہ اسکو اپنے
یا کسی موجود کی جانب توجہ ہوتی ہی نہین +
آتش جذبہ جلال مطابقہ اسکے روح اور جسم کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہو۔
کُل شئ ھالکٌ اِلّا وجھه مین یہی مقام فنا مراد ہے لفظ ہالک
اس امر کی طرف کامل اشارہ ہو کہ ہر وقت مین غیر وجہ اللہ ہلاک و فنا ہو
اگر یہلک کہا جاتا تو اس سے فناے قیامت مراد ہوسکتی ہے مگر یہان خاص
اس امر کا اعلان ہے کہ جملہ اشیا وجود مین مستہلک اور فانی ہین جیسے
کوئی یون کہے کہ تمام کلکتہ اور بمبئی اور آگرہ کرہ زمین مین مستہلک ہین
اسکے یہی معنی ہین کہ حقیقتاً کرہ ارض موجود ہے مگر یہ تعینات وجودیہ جو آگرہ
اور بمبئی کو حاصل ہین اعتبار سے ہین اسیطرح اگرچہ ہر شے موجود ہے
مگر وہ بر سے وجود مطلق کیکو وجود نہین سب ہلاک او فنا ہین +
اگرچہ یہ دونون حالتین اپنے اپنے مقام کے اعتبار سے مناسب ہوتے
ہین۔ مگر چونکہ اول صورت مین ایک لیف اور دور ع اندرین راہ
ہر دم رازے و نیازے ہست + کا استقامت کہتا ہے اور استقامت
کی خوبی الاستقامۃ فوق الکرامت سے ظاہر ہے۔ لہذا ثابت
بقا بہ سالک کے او سکے جذب سے عالی او متمکن او قابل اطمینان ہو الرزق
البستان الخامس فی مراتب القرب اعلم تقرب اللہ الیک کہ قرب
کے چار مرتبہ ہین۔ اونمین سے اول مرتبہ محبت کا ہے جو کبھی تو جذبہ
بحتہ پر مرتب ہوتا ہے جیسے فرمایا ہے ما تقرب احد احب الی

من اداء ما افترضته علیہ یعنی مجھکو نہایت پسندیدہ معلوم ہوتا ہی
وہ تقرب جو میرے فرض کے ادا کرنے پر مشتمل ہو۔ یہ وہ قرب ہی
کہ جو اعلی درجہ کے اتباع شریعت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور کبھی
سلوک معینہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جسکی طرف حدیث ولا یزال العبد
یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ راہ نمای کرتے ہے۔ مراتب قرب سے
دوسرا مرتبہ توحید کا ہے جو محبت معینہ پر مثمر ہے۔ حدیث فاذا احبتہ
کنت لہ سمعہ و بصرہ مین یہی مرتبہ اتحاد مقصود ہی۔ تیسرا مرتبہ معرفت
معینہ بی یسمع و بی یبصر و بی یعقل کا ہے جو ان مراتب ماقبل پر
فوقیت رکھتا ہے اسکو مقام البقاء بعد الفنا کہتے ہین۔ چوتھا مرتبہ
حقیقت و خلافت ہے جو جامع مقام فنا و بقا اور محیط بدایت و نہایت
و تفرقہ و جمع اور وحدت و کثرت اور خلقیت اور قید اور اطلاق سے ہے
اسمین جو لوگ حاضر باش ہین وہ اس آیۂ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
کے مصداق ہو سکتے ہین۔ باوجودیکہ یہ بہی کہا جاتا ہے وما رمیت
اذ رمیت یعنی خطاب بہی پیدا ہے جو مستوجب غیریت ہے اور پہر ولکن
اللہ رمی۔ اوسکے معنے بیان کئے جاتے ہین۔ اسکی وجہ یہی ہے
کہ آپ کی حقیقت ہے تو رب الارباب ہے خواہ وہ اپنے واسطے
خطاب کا لفظ استعمال کرے یا غائب و متکلم کا۔ ہر وقت کی نماز مین
بار بار سمع اللہ لمن حمدہ کہا جاتا ہے مگر افسوس تمیز نہین خیال تو کیجے
کہ سمع اللہ کا کہنے والا کون ہے اور سننے والا کون فی الحقیقت وہی

ایک حقیقت ہی کہ آپ اپنے تحمید و تقدیس کرتے ہے۔

تمت الحدایق ویتلوہا الخاتمہ

الحمد للہ والمنت جب یہ خادم الفقر التحریر حدایق سے فارغ ہوا تو حسب وعدہ خاتمہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے +

الخاتمہ

فی بعض العقائد الیقینیہ علی ما علیہ اہل السنت والجماعۃ النبویہ

اگرچہ مجھکو ان عقائد کے تحریر کی ضرورت نہ تھے اسلئے کہ یہ کتاب مضامین خاص کے اظہار کیلئے مرتب کیگئے تھے مگر بعض ضرورتون کے سبب مجھکو اپنا مسلک جو جمہور اہل سنت کے موافق ہے مختصر احیطۂ تحریر مین لانا مناسب ہوا اسلئے یہ چند اوراق تحریر کرکے اللہ تعالے سے مستدعی حسن خاتمت ہون واللہ الموفق۔

ا۔ واضح ہو کہ جب آیہ شریفہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ (یعنی جو تمہارے انفسون مین ہے خواہ اسکو پوشیدہ کرو یا ظاہر کرو اللہ تعالے اوسکا حساب لیگا) نازل ہوئی تو اہل اسلام نہایت پریشان ہوئے۔ اور بہت عجز والحاح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ یہ تو بہت وقت اور دشواری کی بات ہے کہ خیالات قلبیہ پر مواخذہ کیا جائیگا جن کا نشو و نما ہمارے اختیار مین نہین او جو بالکل

اضطرارا قلب مین نمودار ہوتے ہین جب یہ امور ہمارے اختیار سے خارج ہین تو ہلوگ کیون مجرم قرار دئے جاتے ہین۔ بارگاہ آلہی مین ان کے تضرع منظور ہوکر ارشاد ہوا۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (یعنی اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کسی شخص کو اوسکی قوت سے زیادہ مکلف ونا مور نہین فرماتا اوسیقدر محکوم فرماتا ہے کہ اون کے احاطہ قدرت فعلیہ مین داخل ہو۔ یہ سنکر حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اطمینان حاصل ہوا۔

پس اس آیہ شریفہ سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ مکلف ہونے مین وسعت وقدرت کے اندازہ کی ضرورت ہے ہر انسان اوسیقدر مکلف کیا گیا ہے جسکو وہ انجام دیسکے اور برداشت کرسکے۔ کیونکہ الدین یسر کا مقتضی بہ یہ واقع ہوا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ جب بندہ کو اوسکی مقدار قوت سے زیادہ تکلیف نہین دیجاتی تو جماعہ ملائکہ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ هٰٓؤُلَاءِ کے امتحان مین کیون مبتلا کیے گئے جسمین وہ عند اللہ بلکہ فی الواقع بالکل عاجز تھے۔

مین اوسکے جواب مین عرض کرتا ہون کہ انبئونی باسماء ہولاء محض اونکا عجز ظاہر کرنے کیواسطے فرمایا گیا تھا نہ کہ وہ اسپر مکلف تھے۔ غرض یہ تھی کہ ملائکہ کو اون کے اس پندار کے مقابلہ مین جو باظہار شرف وفضل ظاہر کیا تھا عاجز ولا علم ثابت کرین۔ ہان اگر وہ اسپر مکلف ہوتے تو اس قصور کے پاداش مین کہ امر کے خلاف کیا مورد عذاب خداوندی

قرار پاتے۔
اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر تکلیف مالایطاق جائز نہ تھے تو یہ استدعا لاحاصل ہوئی جاتی ہے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به۔ یعنی اے رب ہمکو بالاپطاق پر مکلف نفرما۔ یہ صراحت سے ظاہر کرتے ہیں کہ امر غیر طاق قابل تکلیف ہین اوسکے جواب مین یہ عرض کرتا ہون کہ یہان تحمیل سے تکلیف مراد نہین ہے بلکہ تحمیل سے غرض وہ عوارض روحانی یعنی جنایات اور امراض جسمانی ہین جو عموماً ہر مسلمان کی حالت کے لایق و شایان نہین لہذا ان ادلہ یقینیہ کی بنا پر معتزلہ اور شیعہ کا یہ خیال کہ تکلیف مالایطاق جایز ہے قطعاً لغو اور مہمل ہے۔
۲۔ تمام بندہ اور اون کے افعال کا خالق خداوند عالم ہے۔ بندونکو بنفسہ و بالذات کسی امر کی قدرت حاصل نہین ہے کہ لا تتحرک ذرة الا باذن الله سے منحرف ہوکر رافضی ہوجائین۔ آیہ مقدس خلقکم وما تعملون ۝ نہایت وضاحت سے یہ امر تبلاتے ہیں کہ مخلوقات اور اوسکے تمام افعال مخلوق خداوندی ہین۔ معتزلہ اور متقدمین شیعہ کا وَاللهُ اَحسَنُ الخَالِقِین سے اسکے خلاف استدلال پیش کرنا اپنی سفاہت کا اظہار ہے۔ ایات صریحہ کے مقابلہ مین اشارۃ النص کو لینا نہایت تعجب انگیز ہے۔ بیشک تطبیق آیات کا حاصل یہ ہے کہ خالقین سے خالقین مجازی مقصود ہین جیسے انبت الربیع البقل کے معنے یہ ہین کہ ربیع آلہ اور واسطہ سبزی و نمود سبزہ ہے ایسے ہی خالقین مین

بہی مجاز لیا گیا ہے کہ جیسے قرآن شریف مین تَغرُبُ فِی عَینٍ حَمِئَۃٍ وارد ہے
یعنی ذوالقرنین ایسے مقام پر پہونچا کہ جہان اوس نے آفتاب کو کیچڑ کے
چشمہ مین غروب ہوتے ہوئے دیکھا تو ظاہر ہے کہ آفتاب کا چشمہ
گلابہ مین غروب ہونا کیسے غیر موزون بات ہے مگر چونکہ معمولی قاعدہ
ہے کہ اکثر محاورۃً دریا کے کنارہ کہڑے ہوکر دیکھا کرتے ہین کہ آفتاب
پانی کے آخری حصّہ مین غرق ہوتا جاتا ہے لہذا قرآن مین بہی بسبب
اسکی کہ نمایش اہل عرب مقصود تہے وہ یہ محاورہ استعمال کیا گیا
اسیطرح جیسے کہ بظاہر ہمارے افعال بالذات ہمارے معلوم ہوتے ہین
خداوند عالم کو بہی بوجہ رعایت فصاحت یہی کہنا ہوا کیونکہ تفہیم مخاطبین مقصود تہی
۳ - مقتول وقت مقررہ پر اپنی موت سے مرتا ہے نہ کہ جیسا بعض جہلا
کا خیال ہے کہ ایسی موت قبل از وقت واقع ہوتی ہے. اہل خلاف
اپنے دعوی کے ثبوت مین دو دلیلین پیش کرتے ہین اول تو وہ حدیثین
جنکا مضمون یہ ہے بعض ایسی دعائین اور عادتین ہین جن سے
عمر مین کمی بیشی ہوتی ہے یعنی عمر مقررہ پر اون کے سبب زیادتی
اور کمی ہوجاتی ہے لاجرم اس سے ثابت ہے کہ ایسی صورت ممکن
ہے تو مقتول کی بہی ایسی حالت تسلیم کرنی چاہیئے +
دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر مقتول اپنی موت سے وقت مقررہ پر
مرتا تو قاتل مستحق عقاب آخرت اور دیت و قصاص نہوتا کیونکہ مقتول تو اپنی
موت سے مرگیا قاتل کا اسمین کیا قصور ہے +

دلیل اول کا ایک جواب تو یہ ہے کہ مقتول کی حالت مقیسہ پر قیاس کرنا بالکل قیاس مع الفارق ہے اور اوسکے علاوہ ولو سلّمنا یہ بھی سہی تو تمام عمر وسوانح وغیرہ کا تعلق تو علم آلہی سے ہے یعنی جو وقت کہ خداوند عالم نے مقرر کر دیا ہے اوس سے تخلف ممکن نہین جبکی نسبت بصراحت نص موجود ہے لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ پہر کیسے تخلف ممکن ہے۔

دلیل دوم کا یہ جواب یہ ہے کہ عقاب و دیت وغیرہ امور شرعی اس وجہ سے قایم کئے گئے ہین کہ قاتل مرتکب منہے عنہ ہوا اور اوس سے وہ فعل سرزد ہوا جسکے ساتھہ موت تکلیف کے ساتھ ہمدوش تھے۔

حضرات اہل سنت کے مسلک پر اولہ قطعیہ مین سے آیہ شریفہ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ جب موت آتی ہے ایک گہڑے کی تقدیم وتاخیر نہین ہوتی۔ اور اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَاءَ لَا یُؤَخَّرُ کافی ہین۔ اور حدیثون مین روایت تکمیل خلقت جو حضرت ابن مسعود وحدیفہ رضی اللہ عنہما سے مروے ہی کافی ہے جسکے مختصر الفاظ یہ ہین ثم یجیء الملك فیکتب عمله واجله ورزقه ثم ترفع الصحف فلا یزاد فیها ولا ینقص یعنی پہر فرشتہ آتا ہے اور اوسکے عمل اور موت اور رزق تحریر کرتا ہے اور صحیفہ اوٹہاے جاتے ہین پس اونمین کمی بیشی نہین ہوتی۔ دوسرے روایت مین ہے ثم یکتب عمله وحیاته وموته اسمین زیادہ وضاحت ہے۔

۴۔ عذاب قبر کفار و نیز بعض گناہ گار مسلمانون کو اور آسایش و فراخی لحد

اہل جماعت کیلئے اور نکر و نکیر کے سوالات دلائل قطعیہ سے ثابت ہین۔
۵۔ بعث بعد الموت بدلیل آیہ شریفہ ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون ۝
اور قل یحییہا الذی انشاھا اول مرۃ وغیرہ آیات سے
متیقن ہے۔ اگرچہ ناقص الراے اہل فلسفہ اور صاحبان نیچر تمام سے
منکر ہون مگر حشر اجساد یقینی ہے۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ باوجود دعوے
عقل و دانش اور ایسے بدیہی امور کے منکر ہین۔ حشر اجساد سے ہمارا مقصد
یہ ہے کہ انسان کے اون اجزاے اصلیہ مین جو ہر حالت مین باقی
اور فنا ہونے سے محفوظ رہتے ہین۔ اعادہ روح کیا جاویگا۔ قدمین
حکما جب ان کے قیام کے قائل ہین پھر ایسے امور کے تسلیم مین انکار سے
کیون کام لیا جاوے حق یہ ہے کہ یہ لوگ عجب خیالیہ مین آکر بالکل
گمراہ اور بندہ خیال بنگئے ہین +
۶۔ وزن اعمال حسب آیہ شریفہ وَالوزن یومئذٍ نِ الحق ۝ اور کتاب
علیین و سجین حسبکا فَامّا مَنْ اُوتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ الآیہ سے
ثبوت ہوتا ہے اور حوض کوثر حسبکا آیہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ مین وعدہ
ہے اور جنت و دوزخ وغیرہ یقینی امور ہین جنمین کسی قسم کا تامل اور
گنجایش انکار و تاویل نہین۔
۷۔ گناہ کبیرہ مسلمان کو دایرہ اسلام سے عند اللہ خارج نہین کرتا اسلئے
کہ اسلام و ایمان مجمل تصدیق قلبی کا نام ہے ظاہر ہے کہ گناہ کبیرہ مین
تصدیق قلبی کا ازالہ نہین ہوتا۔ حدیث شریف مین آیا ہے من قال

لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنیٰ وان سرق یعنی لا الٰہ الا اللہ کا معتقد اگر زنا اور چوری بھی کرے جنت مین داخل ہوگا گو بعد عذاب ہی کیون نہو۔ مگر جنت مین ضرور جائیگا۔

۸۔ شفاعت انبیا علیہم السلام اور اولیا علیہم الاکرام گناہ صغیرہ وکبیرہ کے حق مین بے شک ثابت ہے بخلاف معتزلہ کے کہ وہ اوسکو ناجایز قرار دیتے ہین۔ اور نیز شیعہ بھی شفاعت کو صرف ائمہ اثنا عشر مین منحصر کرتے ہین۔ ہماری دلیل دربارہ شفاعت خاص آیہ شریفہ استغفر لذنبک وللمومنین والمومنات ہی اور دربارہ شفاعت عام یعنی اولیا وغیرہ وہ حدیثین ہین جن سے ادنیٰ امر یہ ہے کہ مرتکب اولاد صغیرہ کا شافع ہونا ثابت ہوتا ہے چہ جائیکہ اولیا جو مقربین بارگاہ خداوندی ہین اور نیز آیہ شریفہ فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین بھی بدلالۃ النص یہ امر ظاہر کرتے ہے کہ ہر شافع مقبول کی شفاعت کارگر ہوگی۔ کیونکہ شافعین جمع کا صیغہ ہے اور اگر شفاعت نہوتے تو یہان نفی کی ضرورت ہی کیا تھی ورنہ ایسی حالت مین کلام مہمل ہوتا ہے پس بدرجہ اولے شفاعت عام جایز ہے کیونکہ آیت مین لفظ شافعین جمع واقع ہوا ہے اور وہ کچھ ائمہ اثنا عشر مین منحصر نہین ہوسکتا۔

مخالفین اپنی دلیل منع شفاعت مین آیہ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا شفاعۃ پیش کرتے ہین بیشک اگرچہ یہ آیت عمومیت کے ساتھ عدم مقبولیت شفاعت کی

دلیل ہے مگر آیات کے تعارض دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ یہ آیت کفار کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے اور آیات ماقبل گناہ گاران اہل اسلام کے حق مین۔

۹ - ایمان و اسلام کی دو قسمین ہین - ایمان مجمل و ایمان مفصل اور اسلام مجمل و اسلام مفصل - ایمان مجمل اور اسلام مجمل دونون ایک ہین - اوسکی نسبت ارشاد ہوا ہے ؂ قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ - یعنی جو لا الہ الا اللہ کہے وہ داخل جنت ہوگا اگرچہ بوجہ عدم تعمیل احکام و جہالت عذاب دوزخ مین مبتلا کیا جائے مگر اوسکے مسلمان و مومن ہونے مین کسی قسم کا کلام نہوگا - مگر یہ یاد رہے کہ لفظ قال مین صرف زبان سے کہنا مراد نہین ہے ورنہ اکثر کفار جو منافقاً کلمہ کو زبان پہ لاتے ہین داخل جنت ہوجائینگے بلکہ مطلب یہ ہے جو قلب سے لا الہ الا اللہ کی بتوسط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدیق کرے وہ ضرور مومن ہوگا اور اگرچہ عند اللہ تصدیق قلبی کفایت کرتی ہے - مگر تا وقتیکہ اقرار زبانی نہو شرع مومن ہونیکا فتوی نہین دیسکتے - اس ایمان کی صفت ہے لا یزید ولا ینقص کہ اجزاے ایمان مجمل کی تعداد نہ گھٹے اور نہ بڑھے ہے - البتہ کیفیت مین قوت و ضعف کا فرق ضرور ہے جیسا حدیث شریف مین وارد ہے کہ اگر ایمان ابوبکر تمام امت کے ایمانون کے مقابلہ مین وزن کیا جائیے تو سب پر غالب اجاوے۔

اور ایمان مفصل و اسلام مفصل دونون ایک ہین اوسکا پتہ کلمہ امنت باللہ

وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ والبعث بعد الموت
سے لگتا ہی یہ وہ ایمان ہی جو کم وبیش ہوتا رہتا ہے اسے کی نسبت قرآن شریف مین
وارد ہے لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم کیونکہ جب نصف قرآن
نازل ہوا تہا اوسوقت اوسکے ساتھ اوسے قدر ایمان تھا اور جب پورا
قرآن نازل ہوا کل کے ساتھ ایمان لازم ہوا تو لاجرم یہ ایمان تزاید وتناقص کو
قبول کرنے کی لیاقت رکہتا ہے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے اعتراض
دربارہ کمی بیشی ایمان حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر نزاع لفظے پر
مشتمل ہین۔ حضرت امام ابوحنیفہ جس ایمان مین کمی وبیشی نہونے کے
قایل ہوے ہین وہ ایمان مجمل ہے اور امام بخاری ایمان مفصل
مین بحث کرتے ہین + وہ اپنے محل پر درست ہے اور یہ اپنے
موقع پر ٹھیک ہی +

۱۰۔ جب کسی قوم کی حالت نہایت ابتری کو ہوپہنچتی تھے اور مقتضاے
وقت اصلاح کا خواستگار رہتا تھا حضرات انبیا مبعوث ہوکر من جانب اللہ
ضروری تغیر وتبدل واصلاح نقص فرماتے رہتے تھے مگر یہ دورۂ نبوت
ہمارے نبی کریم صاحب فضل عظیم نفس رب العالمین کرم الاولین والآخرین
صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوگیا اور آپ خاتم المرسلین کے لقب سے ملقب
فرمائے گئے۔ اگرچہ آپ بظاہر انسان ہین مگر ع گوہر پاکش زکان
دیگرست یہ کا معاملہ ہے۔ اسکی تفصیل انسان کامل کے بیان مین گذر گئے۔

۱۱۔ افضل البشر بعد انبیا علیہم السلام خلیل الاسلام صاحب فضل واکرام

حضرت امیر المومنین ابو بکر بن الصدیق رضی اللہ عنہ مین آپکی خلافت
کے وقت کسی کو آپ پر فضیلت حاصل نہ تھے آپکا علم و وقار مشہور
آفاق ہے۔ آپکی شان ارفع مین حضور ختم المرسلین ارشاد فرماتے ہین
ما صب اللہ فی قلبی شیئاً الا صببتہ فی قلب ابو بکر۔ یعنی میرے قلب مین
جو کچھ خداوند تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا مین نے بتمامہ ابو بکر کے قلب مین
دیدیا۔ سوائے نبوت کے کہ وہ ختم ہو چکے تھے اگر نبوت ختم نہوتے
تو حسب حدیث شریف لو کنت متخذاً خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا
حضرت ابو بکر کو یہ مرتبہ بھی مرحمت ہوتا۔ اللہ اکبر کیسا ظرف تھا جو جامع
جمیع علوم نبوی تھا اس نیازمند احقر و اضعف کو حضور والا تک بیس واسطہ
ہین جنکی مفصل کیفیت روضۃ الانوار مصنفہ احقر سے بخوبی واضح ہے
صفحہ ۴۷ کو ملاحظہ کیجئے۔ اور آپکے بعد قاتل المشرکین امیر المومنین
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو استحقاق خلافت حاصل
تھا اور اوسے کے مطابق ظہور ہوا۔ علاوہ اور فضائل کے یہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی ذاتی فضیلت ہے کہ وحی آلہی آپکی رائے کے
مطابق نازل ہوئی آپکا پورا قول دربارہ حجاب اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے
نہایت اعزاز کے ساتھ خفیف لفظی تغیر سے قرآن شریف مین نازل
فرمایا اللہ اللہ جسکی رائے کے موافق کلام الہی نازل ہوا وسکی
عظمت کیسے احاطہ قیاس مین آسکتی ہے۔ اس فقیر حقیر کو ۱۸ واسطہ سے
غلامی حضور والا حاصل ہے کتاب مذکور کے صفحہ ۷۷ کو ملاحظہ فرمایئے

اونکے بعد استحقاق خلافت صاحب الحیا کامل الایمان جامع القرآن
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا اور اوسے کے مطابق
آپ قابض خلافت الٰہی ہوئے۔ آپکی فضیلت بہت کچھ حدیثون سے
ملتی ہے۔ مگر بعد وفات ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو کلمہ حضور والا نے
آپکی نسبت فرمایا ہے وہ یہ ہے لو کان عندی ثالثۃ لزوجتکھا یعنی
اگر میرے تیسرے لڑکی ہوتے تو مین تم سے نکاح کر دیتا۔ کیا یہ حضرت
کی کچھ کم فضیلت ہے سچ تو یہ ہے ؎

گہر خر چہار ند گوہر چہار		فروشندہ را با فضولی چہ کار	

ہر ہر خلیفہ کا ایسا عظیم الشان مرتبہ ہے کہ ایک دوسرے کی برابر
فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اگرچہ ابو بکر کے وقت مین کوئی ابو بکر جیسا نہ تھا
مگر جب حضرت عمر خلافت الٰہی کے جانشین ہوئے تو اونکا بھی وہ
مرتبہ قائم ہے۔ لہٰذا اس خلافت الٰہی مین چارون حضرات مساوی ہین
اگرچہ ترتیب خلافت کے اعتبار سے بیشک تفضیل زمانی ہے
ورنہ سب حضرات ایک ہی مرتبہ رکھتے ہین۔ آپکی بارگاہ اقدس مین
اس گدائے بے نوا کو چوبیس واسطہ سے شرف غلامی حاصل ہے یہ سلسلہ
بالکل نایاب ہے مگر بعض نواح مین کسیقدر پتہ چلتا ہے صفحہ ۸۰ کو
معائنہ کیجئے +

حضرت عثمان کے بعد مستحق خلافت مظہر العجائب والغرائب الغالب علی کل غالب
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہین۔ آپ اون خاص

نعمتون کے امین اور حامل تھے جو عالم مین حضرات اصحاب باطن کے ذریعہ
سے تقسیم ہوتے رہے ہین۔ علاوہ اور فضیلتون کے یہ بھی ایک
فضیلت ہے کہ مردون مین اول الایمان آپ ہی ہین۔ جیسا کہ ال رسول
ہونے کا فخر ان کو حاصل ہے۔ اصحاب ثلثہ مین سے کسی کو حاصل نہین
حضور والا شان آپ کی نسبت ارشاد فرماتے ہین من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور
لحمک لحمی ودمک دمی اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
جسطرح کہ محبت نبی کریم فرض ہے اوسیقدر محبت علی مرتضیٰ فرض ہے
کیونکہ وہ نفس رسول ذات احمد ہین۔ آپ سے چند سلاسل جو اس
ناچیز کو پہونچے ہین اونکی تفصیل کتاب مذکورہ مین موجود ہے ❊
کوئی صاحب میری اس تحریر کا حاصل تفضیل حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ نہ خیال کرین بلکہ میری غرض یہ ہے کہ چارون حضرات کو خصوصیت
کے ساتھ ایک ایک خاص مرتبہ حاصل ہے حضرت علی شیر خدا کو
یہ مرتبہ بالخصوص حاصل ہے۔

۱۲- محبت آل اطہار اور امہات المومنین جن کی شان مین آیہ تطہیر نازل
ہوئی ہے ہر ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیونکہ وہ جگر گوشہ رسول الثقلین اور
وہ محبوب حبیب رب النشاتین ہین۔

اللھم صل وسلم علی ذات محمد وآلہ وازواجہ واصحابہ
خصوصًا علی خلفائہ کما تحب وترضیٰ بعدد مافی السمٰوات
العلیٰ والارض وما تحت الثریٰ۔

۱۳۔ اپ کے جملہ اصحاب صاحب مراتب عالیہ اور درجات متعالیہ ہین اونکی نسبت حضور والا ارشاد فرماتے ہین۔ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین جسکے مقتدے ہوجاؤ ہدایت پاؤ گے۔ اور اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوا ھم من بعدی غرضا من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذا اللہ اصحاب باوقار کی شان مین وارد ہے۔ انکے رتبہ کو کوئی ولی قیامت تک نہین پہونچ سکتا کیونکہ یہ حاضر باشی بارگاہ روح اعظم کا فخر رکھتے ہین اونکی نسبت دوسرے مقام پر حضور سرور کائنات ارشاد فرماتے ہین۔ فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفه یعنی اگر کوئی شخص جبل اُحد کی برابر سونا صرف کردے تو اونکی ایک مد یا نصف کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ علاوہ ازین یہ حضرات حسب حدیث شریف خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم الخ نہایت افضل ہین۔

۱۴۔ حضرات عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین جنکی نسبت حدیث شریف مین واضح ہے ابوبکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة وعبد الرحمن بن عوف فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وسعید بن زید فی الجنة وابو عبیدة بن الجراح فی الجنة

۱۵۔ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا شفیعہ یوم قیامت سیدہ نساء اہل الجنت ہین +

کوئی ولی یا امام یا خلیفہ درجہ نبی کو نہین پہونچسکتا۔ کیونکہ انبیا کے سوا کوئی معصوم نہین ہے۔ رہا یہ خیال کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ میرے امت کے بعض لوگون پر حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کو غبطہ ہوگا یہ ایک فضیلت جزوی پر مشتمل ہے۔ اور فضیلت جزوی فضیلت کلی پر فضل ہرگز نہین رکھتے۔ اور فضیلت جزوی یہ ہے کہ بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین انبیا علیہم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے نواب اور روسائے معززین کے جنکے خود بادشاہ تعظیم کرتا ہے۔ اور حضرات صحابہ اور اولیا وغیرہ کے ایسی مثال ہے جیسے خاص خدمتگاران سلطانی کے۔ بسا اوقات خدمتگارون پر نوابون کو رشک ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ ہر وقت کی حاضرباش ہردم کے مرضی دان ہوتے ہین۔ اسیطرح انبیا علیہم السلام کو یہ شرف کب حاصل ہوا کہ عرصہ دراز تک اس جسم اقدس کی غلامی مین حاضر رہین اگرچہ تمام عالم حلقہ بگوش حضوری مگر اس مرتبہ جسمی مین آکر خصوصیت لوازم بشریت ثابت ہوتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس اللہ سرہ العزیز پر جو یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ الولایت افضل من النبوۃ اونکا مقولہ ہے عمومیت کے ساتھ محض غلط ہے بلکہ اونکا مقصد یہ ہے کہ ولایۃ النبی افضل من نبوۃ النبی۔ اسکے معنے بہت درست اور صاف صاف ہین +

۱۷۔ اور کسی شخص سے جب تک وہ پیرایہ عقل ولباس استطاعت مین ہے امر ونہی ساقط نہین ہوسکتے جہلا کا یہ خیال کہ جب عبد غایت محبت ویقین مین

پہونچکر صفا سے قلب اور ایمان بے نفاق پیدا کرلے۔ امر ونہے اوس ساقط ہوجاتے ہین۔ آجکل ایسے فقرا کا اکثر نواح پورب و روہیلکھنڈ مین ہجوم زیادہ نظر آتا ہے۔ جن کو نہ نماز سے غرض اور نہ پابندی شرع کی ضرورت ہے۔ نہ خدا سے مطلب نہ رسول کی حاجت۔ یہ لوگ بارگاہِ شیطان کے مقرب ہین ہین خدا ان سے محفوظ رکھے بھلا خیال تو فرمائیے۔ جو لوگ محبوب خدا کے دشمن ہین یا دشمنون کی صورت رکھتے ہین کیا خدا پسند کرسکتا ہے کہ وہ لوگ اوسکی بارگاہ مین مقبولیت کے ساتھ حاضر ہون انکی بارگاہ کے خلیفہ اور جانشین اکثر داڑھے کٹ مچھ دراز ہین معاذ اللہ جب خلافت نبوی ایسے مخالفین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدی جائے تو موافقین اور متبعین شرع تو خدا بنانے کے قابل ہوجائین گے لاحول ولا قوۃ۔

ان کے علاوہ کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہین جو صورتاً نہایت مقدس اور برگزیدہ نظر آتے ہین مگر اونکا باطن اللہ جل جلالہٗ نے کسی مصلحت کی بنا پر تاریک کردیا ہے۔ ریا دغا فریب شب وروز انکی جبلت ہے انکی مجالس مین بجز غیبت وبدگوئی کوئی کام نہین ہوتا۔ اونکی یہی عبادت ہے اور یہی طاعت ہے۔ خدا ان سے ہر شخص کو محفوظ رکھے سابق الذکر تو اس امر سے بخوبی شناخت ہوسکتے ہین۔ کہ وہ مخالف شرع ہین بجز جہلا کے اور کون ایسے شخصون کے ہتکنڈون مین آسکتا ہے۔ مگر افسوس ناک حالت اون لوگون کی ہے جو بظاہر مجسم شرع نظر آتے ہین او۔

دل مین بے انتہا فریب اور دغا چھپا ہوئے ہین جہان تمام اور بلیات دنیا و آخرت سے پناہ مانگنا ثابت ہے ایسے لوگون کے مکر سے بھی محفوظ رہنے کی استدعا ضرور ہے۔ اگرچہ میرا قصد تہا کہ اسکے متعلق مفصل بحث کرون مگر مصلحت وقت اور ایسی کتاب کی ضرورت سے خارج ہے

۱۸ - یقینیات شرعیہ نے عقائد مین تقلید کی کچھ ضرورت نہین اسلئے کہ قعینہ التقلید من الظن۔ والظن لا یغنی من الحق شیئا سے فالتقلید لا یغنی من الحق شیئا۔ نتیجہ نکلتا ہے۔ لہذا عقائد مین کچھ ضرور نہین کہ ہم حضرات امام ابو حنیفہ کی پیروی کرین یا کسی اور امام کی۔ مگر اعمال وغیرہ مین تقلید واجب ہے۔

۱۹ حضرات مجتہدین کبھی خطا کرتے ہین اور کبھی صواب پر ہوتے ہین مگر دونون حالتونمین اون کا اجر خداوند عالم پر ہے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ اون کے مراتب عالیہ مین ترقی فرماوے اگر وہ یہ انتظام شرع مستحکم فرماتے تو آج دنیاے اسلام بالکل معرّا ہو گئے ہوتے اونکا فضل وکرم ہے کہ آئینہ قلوب اہل اسلام کی جلا اون ہی کے سبب ہے +

۲۰ - حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری اور اون سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اصلاح امور دینے و دنیاوی کیواسطے مقرر ہے۔ آپ حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہونگے آپکی والدہ شریفہ کا نام حضرت امنہ اور آپ کے والد بزرگوار کا اسم مبارک محمدؐ ہے

آپ کا فضل و شرف اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبی بزرگوار آپ سے بعیت ہوں۔ آپ مجدد دین بنینے اور بروز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ہمکو آپ کے دیدار نور الانوار سے مشرف فرمائے +

اللّٰھم ثبت قلبی علی منھجک المستقیم واعرضنی من خطوات الشیطان الرجیم انک مجیب المضطرین وخیر الناصرین واحشرنی فی زمرۃ المساکین کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رب توفنی مع المساکین واحشرنی فی زمرۃ المساکین بجاہ حبیبک المعظم ورسولک المکرم مظہر الجلال والجمال

مصدر الافضال معدن جمیع الکمال

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ

رب العالمین والصلوٰۃ

والسلام علی خاتم

المرسلین شفیع

للمذنبین وعلی اٰلہ

واصحابہ تحیتا

و سلاما

اجمعین

فقط

صُوْرَۃُ مَاحَرَّرَہُ الْعَالِمُ الْاَکْمَلُ وَالْفَاضِلُ الْاَجَلُّ جَامِعُ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ حَاوِیُ الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ مَوْلَانَا الْحَکِیْمِ اَبُوالْمُؤَیَّد مُحَمَّدْ نَاالْمَدْعُوْ بِمَظْہَرِالْہَادِی الْمُتَخَلَّص بِہٖ سُہَیْلِ الْاَکْرُوْہِی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا

فی الحقیقت ہر کام وقت پر منحصر ہے۔ مدت سے میرے مخلص صمیم سالک سلوک خداداد ناظر جمال رحمانی ابوالانوار نواب محمد رستم علیخان چشتی نظامی صابری کو اس امر کا خیال تہا کہ زبان اُردو مین تصوف کے دقیق مضامین توضیح و تشریح کے ساتھہ تحریر کر کے نظر احباب کرین تا کہ جو لوگ بے استعدادی کی سبب عربی و فارسی بخوبی نہین سمجھہ سکتے۔ اون سے بہرہ ور ہون مگر مختلف اسباب عدیم الفرصتی مانع رہے۔

اس زمانہ مین احباب کے اصرار اور تقاضاے وقت نے اس مجموعہ حدایق المعارف کی تصنیف و ترتیب و اشاعت پر مجبر اماده کر دیا۔ الحمد للہ کہ یہ اپنی ضرورات و مہمات مین کافی ہے۔

اُردو مین اس جمعیت خاصہ کی کوئی تحریر موجود نہین۔ کیونکہ اسمین استدلالات منقولیہ و معقولیہ دونون تکمیل کے ساتھہ پائی جاتے ہین۔ علاوہ ازین بعض مسائل اس کتاب کے ایسے ہین کہ مین اونکی تعریف مین ھذا مما تفرد بہ المصنف کہنا واجب جانتا ہون ؛

اگرچہ یہ کتاب مصنف کی تصنیف ہے مگر چونکہ مجھے حق ترتیب حاصل ہے لہذا مین اسکی فہرست پیش کش کرتا ہون۔

دیباچہ عربی لفظی فصاحت کے علاوہ صورت وضرورت وحالت کتاب کو بیان کرتا ہے۔ حمد ونعت مین بعض الفاظ بہت پاکیزہ ہین۔ ترجمہ اُردو مین بھی لطافت اور سلاست اچھے ہے۔

مقدمہ مین احتیاج آلواجب کا ثبوت نہایت اجمال کے پیرایہ مین ہے۔ حدیقہ اولے معارف ذاتیہ اور بعض امور عامہ متعلق ذات پر متضمن اور نو بستان پر مشتمل ہے۔

بستان اول - مین واجب اور وجود کی عینیت کا اثبات ہے احتمالات ثلثہ کا بہت اچھا پہلو ہے۔ وجود کے زائد بر ذات ہونے کی تردید کامل ہے۔

بستان دوم مین عینیت وجود مطلق وحقیقت حق جل وعلی کا ثبوت ہے استحالہ انفکاک حقیقت و وجود کی دلیلون سے اوسکو مدلل کیا ہے۔ وجود فرضی و ذہنی وخارجی کی تحقیق کا یہ نتیجہ ہے کہ اقتران ماہیت کی لیاقت صرف وجود خارجی کو حاصل ہے۔

بستان سیوم مین اس تمہید سے کہ وحدت سے وحدت کا اور کثرت سے کثرت کا صدور ونشو ونما ہوتا ہے اسکا ثبوت پیش کیا ہے کہ اہجم ذات بحتہ سے ظہور مرتبہ تعین واقع ہے کل یوم ھو فی شان او ولان کما کان کے تخالف کو کئی پہلو سے دور کیا ہے۔

بستان چہارم مین اصل اس اعتراض کا جواب ہے کہ جب ممکنات شیون واجب

ہین اور شیون بمنزلہ افراد ہوتے ہین پھر کیا وجہ کہ وجود مطلق کو بوجہ حدوث شیون حادث نہ مانا جاوے۔ بعدازان تقدم طبعی وضعی اور تعین اول کے حقیقت بیان کی ہے۔ اور واحدیت کے علوم مفصلہ ومجملہ وصفات انفعالیہ وفعلیہ اور اسمائے الوہیت وربوبیت کی توضیح عجیب ہے۔

بستان پنجم مین تجلیات اجمالیہ کی بحث ہے۔

بستان ششم مین تجرد وتلبس وجود کی حالتین اور ممکنات کا تمثلات وجود ہونا ثابت کیا ہے اور صورت وحیویہ وحقیقت جبریلیہ سے تشبیہ کے پیرایہ مین قریب الفہم کردیا ہے۔

بستان ہفتم مین مراتب کی تفصیل ہے اور نہایت واضح مثال مین۔ اور سات لاحل اعتراضون کا جواب شافی دیا ہے۔

بستان ہشتم مین مقید کے لئے ضرورت مطلق اور مطلق کیواسطے اشتیاق مقید کا بیان ہے

بستان نہم مین اقسام وحدت ذاتیہ وصفاتیہ ونوعیہ کی تفصیل ہے اور اوصاف نوعیہ کے عروض جنسی وشخصی کو بیان کرکے سب کی رجوع بارگاہِ حقیقت بمصداق والیہ المصیر ظاہر کی ہے۔ لا الہ الا اللہ کے معنی حقیقی بیان کئے ہین جس سے تمام ایات توحید مترتب معلوم ہوتی ہے

تتمہ حدیقہ توحید کے اقسام افعالی وصفاتی وذاتی سے تعلق رکھتا ہے۔

حدیقہ ثانی صفات ومتعلقات صفات مین سات بستان پر مشتمل ہے۔

بستان اول۔ عینیت صفات کے بیان مین ہے۔ حضرات متکلمین ومشائیہ اور باقی فرقون کے ممالک مختلفہ کی تفصیل کے بعد حضرت امام حجۃ الاسلام

وجناب شیخ اکبر رضی اللہ عنہما کے ارشادات عالیہ سے استنباط کرکے
مسلک لطیفہ تحریر کیا ہے ۔ آخر مین متاخرین صوفیہ کے اس خیال کی تردید
کامل ہے کہ صفات زائد بر ذات ہین۔
بستان دوم مین علم آلہی سے بحث ہے اور علم مرکب وبسیط کی تقسیم اور اہل
منطق کے قضیہ جہل مرکب وبسیط دونون کی صحت کا ثبوت دیا ہے۔ اسکا
ماخذ تفسیر غایتہ البرہان فی تاویل القرآن مصنفہ راس المحدثین قدوۃ المفسرین
جامع الحقیقت والشریعت حضرت حکیم سید مولوی محمد حسن صاحب قبلہ امروہی ہے۔
بستان سوم تعین اول کے چارون مراتب یعنی قلم ولوح محفوظ وکتاب المحو
والاثبات مرتبہ موجودات خارجیہ کی تشریح ہے۔ ایہ لایعزب عنہ مثقال ذرۃ اور
ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین کے تعارض کو اچھی طرح دفع کیا ہے۔
بستان چہارم مین شعور کے چارون اقسام وہم شک ظن یقین۔ اور
یقین کے مراتب ثلثہ علم الیقین عین الیقین حق الیقین کی اچھے تفصیل ہے
خصوصاً ضمن تمثیل بہت خوب ہے۔
بستان پنجم ۔ مین کلام الٰہی موضوع بحث بہت پاکیزہ منظر ہے۔
بستان ششم ۔ مین مسئلہ رویت آلہی کی تفصیل اور نزاع فریقین رفع کی ہے۔
بستان ہفتم مین اسمائے ربوبیت کی شناخت ہے۔
حدیقہ ثالث ۔ تعینات کونیہ مین چار بستان پر متضمن ہے ۔
بستان اول مین عالم ارواح کا بیان ہے۔ بستان دوم مین عالم مثال کا ذکر
ہے۔ بستان سیوم مین عالم شہادت اور اسکے اجناس جمادیہ ونباتیہ وحیوانیہ کا

بیان ہے۔

بستان چہارم۔ انسان کامل کے بیان مین ہے۔ اسمین انسان کامل کی کی ضرورت اور اوسکی حقیقت سے حقائق علویہ وسفلیہ وسدرۃ المنتہیٰ وکرسی وقلم اعلیٰ وعناصر وہیولے واجنہ وشیاطین وملائکہ وبہائم وجواہر واعراض ونباتات وآدم کے ظہور کا بیان ہے۔ اور اوسکی حقیقت قلب سے خلقت اسرافیلی اور اوسکی عقل اول سے خلقت جبریلی اور خیالی سے خلقت عزائیلی کی تکمیل کا ذکر ہے۔ اور اوسکی ہمت اقدس سے وجود میکائیلی اور فکر سے جملہ ملائکہ کی پیدائش کا بیان ہے۔ یہ بیانات بہت دلچسپ ہین۔

بعدازان حضور اکرم کا وہ شرف جو آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے تفصیل سے بیان کیا ہے من جملہ اوسکے آیہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ الخ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ٥ کی توجیہ قابل دید ہے۔ دوسرے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیہ کی توجیہ اس سے زیادہ الطف ہے تیسرے فضیلت آیہ یخادعون اللہ والذین امنوا سے اور چوتھے آیہ کیف تکفرون باللہ الآیہ سے بیان کی ہے یہ سب مقامات دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین۔

حدیقہ رابع مقامات مختلفہ مین پانچ بستان پر مشتمل ہے۔

بستان اول کا حاصل یہ ہے کہ ہویت مطلقہ ذاتی احاطہ علم مین محاط نہین ہوسکتے

بستان دوم مین حدیث شریف "ان اللہ خلق ادم علی صورتہ" کی توجیہ ہے

بستان سوم کی تحریر کی یہ غرض ہے کہ دربارہ توحید عقول انسانی چونکہ قاصر ہین لہذا اتباع انبیا علیہم السلام کے بغیر کوئی تعلیم کارآمد اور کوئی عبادت مقبول

نہین ۔ اور مراتب تشبیہ و تنزیہ حسب ضرورت مقام بیان کیے ہین۔
بستان چہارم مین فنا و بقا کا بیان ہے ۔ بستان پنجم مین قرب کے
مراتب اربعہ محبت توحید معرفت حقیقت کا بیان ہے ۔
خاتمہ مین بعض عقاید ضروری کا بیان ہے جو فی زمانہ ان کی تحریر کی
ضرورت تھی اگرچہ وہ تحریر اوس ضرورت کے لئے کفایت کرتی ہے
مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین بطور خود فضیلت خلفاء اربعہ رضوان اللہ
علیہم کے ثبوت مین استدلال قرانی سے کام لون اور نیز اوس سے
ترتیب خلافت کا ثبوت دون ۔
اللہ جل جلالہ و عم نوالہ سورہ شورے کے پانچوین رکوع مین ارشاد فرماتے
ہین فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ پس جو کچھ تم دیئے گئے ہو وہ متاع
حیات دنیا ہے اور جو اللہ کے نزدیک بہتر اور باقی تر ہے وہ اون لوگون
کیواسطے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین ۔ اب
یہ بات دیکھنے کے قابل ہے کہ خصوصیت توکل کس شخص مین پائی جاتی
ہے ۔ حضرات اہل سنت والجماعت کو تو بالضرور مسلم ہے کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی متوکل نہ تھا ۔ اور صفت خاص آپ کے
ساتھ ایسی لازم تھی جیسے ولی کے ساتھ ولایت اور نبی کے ساتھ نبوت
ہان شیعہ کو اسمین کلام ہونا چاہیئے ۔ مگر جب اکابر علماء شیعہ کی کتابون پر
نظر پہونچتی ہے ۔ وہ بھی اس قضیہ کے تسلیم کرنے والی معلوم ہوتی ہین

اگرچہ اونکے خیالات مذہبی مجبور کر کے اس توکل کو توکل ریائی کے ذیل مین داخل کر دیتے ہین مگر نفس توکل مین بہت کم لوگ کلام کرتے ہین لہذا باتفاق فریقین اس آیت کے مصداق حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت ہوئی تعجب ہے جنکی شان مین حق جل جلالہ ایسا فرماوے اوسکے بندہ ان کی شان مین گستاخیان کرین۔

اس کے بعد یہ آیت ہے وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ اور جو لوگ کہ بڑے گناہون اور بے حیایون سے بچتے ہین اور جب غصہ ہوتے ہین بخشدیتے ہین اہل انصاف غور سے اس ترتیب کو ملاحظہ فرمائین کہ ان صفات سے بالذات حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سوا اور کون متصف ہے آپکی حیا کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ آیت حجاب آپ کی عرض کے موافق نازل ہوئی بلکہ ادنی تغیر سے اوسی آیت کو حق جل جلالہ نے محکماً نازل فرمایا۔ آپ کا غصہ ایام جاہلیت مین تو مشہور ہی تھا اور اسی وجہ سے آپکے اسلام لاتے ہی عروج اسلام اظہر من الشمس ہے اور اسلام سے مشرف ہونے پر بعد وفات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپکا یہ فرمانا کہ جو کوئی یہ کہے کہ پیغمبر نے انتقال کیا مین اوسکی گردن مارونگا اور ذاتی معاملات مین گناہ گارونکو عفو کر دینا مشہور باتین ہین جنکو شیعہ بلکہ مخالفین اسلام بھی تسلیم کرنے مین کلام نہین کرتے۔ اگرچہ اسکو ریا پر محمول کرین۔ مگر ذرا یہ تو دیکھین کہ اللہ

پاک کیا فرماتا ہے۔ پس بلاشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آیت کے مصداق ہین۔ اسکے آگے یہ آیت ہے وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اور جن لوگون نے اپنے پروردگار کو قبول کیا اور قایم رکھتے ہین صلوۃ کے اور اون کا کام مشورت پر ہے اور ہمارے دئے ہوئے سے صرف کرتے ہین۔ یہ آیت خاص حضرت ذوالنورین امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ مشورہ سے آپ کا خلیفہ ہونا اور سخاوت و دریادلی زبان زد خاص و عام ہے اللہ تعالے نے آپ کی تجارت مین وہ برکت عطا فرمائی تھی کہ بہت سے غربا ے اہل اسلام کی کفالت فرماتے تھے۔ اقام الصلوۃ کی تفسیر اقام القرآن سے ظاہر ہے کہ آج جو قرآن نظر آتا ہے اسکی یہ جمعیت حضرت اقدس کی توجہ سے ہے۔ سبحان اللہ کیا ترتیب ہے ع اگر اسپر نہ سمجھے وہ تو پھر اوسکو خدا سمجھے + اس آیت شریف کے بعد فرماتے ہین۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ اور جب اون پر بغاوت پہونچتی ہے بدلا لیتے ہین اسکی ترتیب اور توفیق واقعات ایک آئینہ پیش کرتے ہے جسمین صاف یہ نظر آتا ہے کہ اسکے مصداق خلیفہ رابع باب العلم سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین اسلئے کہ بغاوت عظیمہ جسکا آیندہ ذکر ہے وہ خاص حضور ہی کے ساتھ ہوئی تھے۔ اور عجیب حیرت خیز قصہ تھا کہ جسمین لطا ہ

یہ امر بہت مکروہ نظر آتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُم المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سرگرم پیکار ہوئے مگر چونکہ حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس معاملہ مین سہو تہا لہذا ضرور ہوا کہ آپ
اس حالت کی اصلاح فرماوین جسکا آیہ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ
عَلَى اللّٰهِ ۝ سے ثبوت ہوتا ہے یعنی وہ ملی کہ معاف
فرمائین طلحہ وزبیر کو جیسے کہ وقت وفات اونہون نے دست علی
مرتضی پر بیعت فرمائی اور حضرت مرتضی نے عفو فرمایا) اور اصلاح
کرین حال صدیقہ کے اون کا اجر تو خدا پر ہے۔ چونکہ آیات قرآنی سے
خلافت وترتیب خلافت خلفاء اربعہ کا پورا ثبوت حاصل ہے لہذا
منکر خلافت واحد بہی کافر اور برا کہنے والا فاسق ہے۔
اون لوگون کیحالت پر سخت افسوس ہے کہ اس متواتر کلام مجید کو بیاض عثمان
قرار دیکر خروج ورفض اختیار کرین اور اپنے واسطے وہ لفظ پسند
فرمائین جس سے خدا بریت ظاہر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ
كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ تحقیق جو لوگ کہ شیعہ ہوگئے یعنی گروہ گروہ
تجھکو اون سے کچھہ تعلق نہین۔ یہ آیت باشارۃ النص اس امر کی تعلیم
دیتی ہے کہ یہ اشارہ ان حضرات کی طرف فرمایا ہے۔ کیونکہ ابتدا اہل
سنت والجماعت سے جن دو گروہون نے خروج کیا ہے وہ یہی خارجی
ورافضی ہین۔ رہا جس مقام پر حضرت ابراہیم کو شیعہ فرمایا گیا ہے اول تو
وہ خصوصیت کے ساتھہ ہے۔ زمانہ اسلام کا ذکر نہین اور بیان بفصاحت

زمانہ مابعد اسلام مقصود ہے۔

لطف یہ ہے کہ ان حضرات نے محبت اہلبیت کی پردہ مین جو فی انفسہ جزو ایمان ہے وہ قیامتین برپا کی ہین کہ الحذر خاص اہلبیت حضور محبوب رسول الثقلین سے تو عناد اور نام محب اہل بیت سبحان اللہ کیا کہنے حقیقت مین ان لوگون نے آل اطہار او حضرات ائمہ کی وہ توہین کی ہے کہ کوئی مخالف اپنے مخالف کی نہین کرسکتا شہنشاہ مشرقین عشرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جس سے تکمیل نبوت فرمائی گئی اور آپ کی تمنائے دلی حاصل ہوے آہ و بکا گریہ وزاری کیسی بے محل باتین ہین افسوس امام کو بیکس بے بس گرفتار بلا وغیرہ کے ناجائز الزام لگائے جاتے ہین اور دعوی محبت کا ہے واہ کیا کہنا اسکے بعینہ یہی مثال ہے کہ ایک جاہل نے باپ نے لڑجھگڑ کر ایک دولت لازوال حاصل کی اپنی تمنائے دلی پائے وہ بجائے اسکے کہ اس کامیابی پر خوش ہو تکالیف گذشتہ کو یاد کرکے اولٹا سر پیٹے کپڑے پھاڑ ڈالے گریہ وزاری سے کام لے۔ خصوصاً جب وہ مصائب اختیاری ہون۔ اے حضرات خدانخواستہ اگر امام دوسرا کی طبع اقدس پر ذرا بھی میل آتا یا حرم نبوی کے کسی خادمہ کی زبان سے نعرہ آہ بلند ہوتا یا بے چادری و بے حرمتی ہوتی تو آسمان ٹوٹ پڑتا عالم فنا ہو جاتا مقام حیرت ہے کہ مالک دارین کو بیکس مظلوم کے طعنہ دئے جائین۔ حضرت امام الشہدا کو ان تکالیف سے وہ مرتبہ ملا ہے جو ازل سے

ابدتک کسی ولی و نبی کو نصیب نہین ہوسکتا اوس سے زیادہ کون
مخالف امام ہوسکتا ہے جو اس معراج حضور اقدس پر غمگین ہو۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

التمس ابو المؤید محمد ن الشہیر منظہر الہادی السبیل الامروہی سنہ ۱۳۱۲ھ
۱۰ جمادی الاول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر دلپذیر نتیجہ فکر گران مایہ عالی پایہ شہسوار اقلیم عرفان کیش
شہریار ملک درویشی جناب صوفی محمد عبد العزیز خان صاحب بسمل
رامپوری زادت مجدہم

خوش خبر باش اے نسیم شمال   کہ مرا میرسد پیام وصال

حضرات اہل بصیرت وا رباب بصارت را مژدہ باد۔ کہ اندرین ایام مبارک
فرجام نسیم صبح گاہی بوے پیام وصل شاہ خوش و محبوب دلکش بہزاران
ہزار انشراح و افتراح خاطر بمشام جان و دماغ روح وروان مشتاقان
گوش برآواز۔ و شایقان چشم براہ رسانید و از روائح عطر آگین و شمیم
جانفزائیش دماغ جان ہر مشتاق جان بلب را معطر گردانید۔ دیدہ باید کہ
کہ ہنگام حصول وصال ہمکلامی و جلیسی ازان محبوب محلی بحلیۂ حقائق و معانی
و مزین بزیور عقائد دینی و ایمانی کہ عبارت از اساس ایوان ایقان و غرض
از تشئید و استحکام بنیان اسلام و ایمانست چہ قدر لطفہا و کیف قلبی خواہد

برداشت و نقد مقصود بکف مُراد خواہند آورد - پس بحق اتحادِ اسلامی و
ہمدردی باہمی یکے از ہزار واند کے از بسیار از کیفیت پُر کیفِ آن سپردِ خامہ
نیاز ختامہ کردم . و آمدم بر سرِ مطلب جائی اعجاب و مقام حیرتست ای
دل ناشکیب کہ از حسن و خوبی این چنین حبیب دلنواز و حسین پردہ نشین
کہ از مدت مدید و زمانِ بعید شوقِ وصالش بخاطر فاتر مرکوز و انتظار
جلوۂ جہان آرایش بدیدۂ منتظر مد نظر داشتی بی محابا ذکر جمال روح پرور
آن بزبانِ قلم دوزبان آوردی کہ حالیاً اخفاسے آن دشوار ترست
سے نے غلط گفتم ہر چند کہ من میدانم و خوب می شناسم کہ از روئے
ہیچو محبوب پردہ نشین پردہ برداشتن و ذکر این چنین معشوق دل نشین
برزبان راندن خوب نبود لیکن حسب ارشاد عارفی حق گو ؎ من از آن حسن
روز افزون کہ یوسف داشت دانستم + کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را
اخفا ایش در پردہ عصمت و محتجب ماندن در حجاب بطون ممکن نبود ناچار
بہ تقاضاے شوق و جذب عشق نقاب از چہرۂ زیبایش برداشتہ
از پرتو حسن معانی دلگین آن دل و دیدۂ احباب پاک باطن و پاک
باطنان نیک طینت را نوری و سروری دادم و طالبان سینہ
صاف و صافی دلانِ با انصاف را آگاہ کردم کہ اگر بچشم انصاف
و نظر پاک در خلوت کدۂ خاص اخلاص جلیس بودہ معائنہ و مشاہدۂ حسن
دلفریب مضامین و معانی فیض آگنیش خواہند فرمود لطفِ حیاتِ
دوبارہ و لذت زندگانی تازہ خواہند یافت ورنہ در صورت خلاف و

حالت بر عکس این گزارش ہر آئینہ در آئینۂ دل صفا منزل جز عکس تکدر وصورت انقباض چیزے دیگر ملاحظہ نخواہند فرمود۔ ہر چند کہ این قدر از اسرار آن معشوقۂ با ناز و یار طناز پردہ برداشتم الا ہنوز بحکم نمیگذارد و برآئین نمی آرد کہ نام نامی آن برزبان آرم مجبوراً بحکم اینکہ

ع چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی ✤ بیاد آر محبان بادہ پیمارا

اسم گرامی آن محبوب لوسافتہ بان ہمدردی و ہمرازے کہ راز ہائے دردی و اسرار قلبیم را آشناست و از ازل یار با صفاست یعنی قلم شکستہ رقم معرض عرض می آرم اعنی کتاب لاجواب ہیچو دُر نایاب المسمی بہ حدایق المعارف کہ درحقیقت باب گلستان عرفان و معانی و کلید در بوستان اسرار دینی و ایمانی ست مصنفہ حقایق آگاہ معارف دستگاہ شاعر خوش بیان بل قالب سخن را جان بکسوت صوری امیر و بلباس معنوی فقیر خادم الفقرا انیس الغربا نیک طینت پاک باطن خالی از تعصب راغب بعقاید دینی محقق بحقایق حق الیقینی متتبع ارکان اسلام مطیع فرمان حضرت خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام نواب نامی رئیس گرامی رشک حاتم خلیق ذوالدعیہ ابوالانوار محمد رستم علیخان صاحب رئیس اکبرآباد دام اللہ اقبالہم وضاعف اللہ اجلالہم در زمان سعید و اوان حمید یعنی بماہ مبارک جمادی الاول سنہ ۱۲۱۲ یکہزار و دوصد و دوازدہ ہجری قدسی حلیۂ انطباع پوشیدہ مطبوع طبایع خاص و عام گشت اکنون بموجب کلام شاعر ع الٰہی تا بقا باشی با قبال

جوان بخت و جوان دولت جوان سال + بحق مصنف صاحب ممدوح الصدر
دعا میکنم و ختم کلام میانم. آمین ثم آمین. اقبلہ یا رب العالمین۔

کتبہ المذنب عبد العزیز المغفوری

تقریظ ریختہ کلک سالک طریق بقا و بادیہ پیماے صحراے
فقر جناب مولوی محمد ضیاء الدین احمد چشتی صاحب نظامی دام [illegible]

گلشن [illegible] پشمہ بر دیوار ہا تا بیاید جلوہ گر آئینہ [illegible]

عرصہ [illegible] وحدت [illegible] سے [illegible] معتقد پری تمثال کے [illegible]
[illegible] فیروز [illegible] اوس سے دولت ہم آغوشی عطا فرمائی [illegible] کتاب
حدایق المعارف مصنفہ مسند نشین بزم صفا کیشی [illegible]
درویشی ظاہر بہ [illegible] آراستہ باطن بحقیقت پیراستہ [illegible] کان [illegible]
محمد [illegible] علیخان صاحب [illegible] ترتیب [illegible]
پیراستہ ہو کر [illegible] زجان اور مسرت بخش قلوب عارفان ہوئے [illegible]
اپنے معلومات کے اعتبار سے [illegible] کہ سکتا ہوں کہ [illegible]
ایسا جامع مجموعہ میرے آنکھوں سے نہیں گذرا [illegible]
[illegible] اردو [illegible] لطافت [illegible] سے [illegible]
خصوصا [illegible] کا بیان [illegible]
تحریر [illegible] شائق [illegible] واقع ہوئی [illegible]

مین زیادہ مدح سرائی چونکہ فضول جانتا ہون لہذا دعا پر تحریر کا خاتمہ کرتا ہون ✦

قطعۂ التاریخ من تصنیف الزکی والفہیم مولوی محمد ناظر الحق المتخلص بسکوت الامروہی

بحر طویل مثمن

للہ کل الحمد والشکر یا ذا الکرم	لان اعطیتنا قوۃ فہم اللہ قایق
ومن نعماتک علم ذو بصیرۃ	رافع حجب الجہل دافع العوائق
وقد صنف ذو المجد فیہ رسالۃ	فرایتہ کلا مملوا لحقائق
سعی لی تاریخ الطبع من غیر فکرۃ	تمیلوا لحکمہ اعز الشقائق
فقال السکوت سال طبعہ ندرۃ	انہ تجلیات انوار الحدائق
	۱۲ ۱۳

الحمد للہ والمنت کہ کتاب لاجواب آئینہ معارف الٰہی کشاف دقائق نامتناہی دریائے علوم حقیقت مملوبہ جواہر طریقت وشریعت زیور طبع سے آراستہ اور لباس انطباع سے پیراستہ ہو کر منظور نظر اہل عرفان و سرور بخش طبع اہل وجدان ہوئی

محمد محمود خان مالک مطبع المصطفٰی واقع آگرہ

تصحیح اغلاط کتاب حدائق المعارف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	بننیہ	نبیہ	۲۵	۶	بجث	بجت
۳	۹	بدر	بدور	″	۱۰	تشخیص	تشخص
۴	۱	والفوز	والفوض	″	۱۹	ہر	سے ہر
″	۷	یٓقہ	ایقہ	۲۷	۵	صبعی	طبعی
″	۸	یوان	وآن	″	۱۳	اور	×
″	۱۲	الفضائل	الفضائل الذی	″	۱۴	نسزہ	منزہ
۵	۱۲	لمستقر	لمستفر	۲۸	۸	بلبات	بلیات
″	۱۶	وتیا	ریتا	″	۱۷	غیبت	عینیت
″	۱۹	منقرطاً	منقوطاً	۲۹	۲	وجود	وجوہ
۹	۱۷	کدورت	اور کدورت کو	۴۳	۴	منحد	متحد
۱۲	۸	نسخہ	تسعتہ	″	۱۱	تفرب نقل	تفرب نقلی
۲۱	۸	حغیقہ	حقیقیہ	۴۴	۹	نیتہ	عینیۃ
″	۱۴	کعبہ	کا کعبہ	۴۷	۱۷	ہونیسے	ہونے سے
″	″	حقیفہ	حقیقیہ	۵۰	۱۸	ماہیت	ہیئت
″	۱۷	سنے	×	۵۱	۱۹	جسام	اجسام
۲۴	۲	نسبت	سبب	۵۳	۱۹	موجودات	موجودیت

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
فاخلع	فاحلع	۱۰	۵۷
فرقہ	قرقہ	۱۴	۶۰
ن ترانی	ان زانی	۳	۶۱
سبب	اسب	۱۱	
البتہ ان تل	تعینات	۹	۶۳
فی مالالا دراج تعینات			
لیتن	لیس	۱۰	۶۴
ما علیون	علیون	۲۲	"
اس الاید	الاید	۸	۶۶
مقسطہ	قتلہ	۱۳	"
فا	تن	۴	۷۰

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
معید	معبد	۲	۸۷
سطر فرون وریں ان جہت نعیم	سطر	۴	۸۹
فتوے	فقوی	۵	۹۰
واقعیہ	افعیہ	۸	۹۰
تمام	رام	۱۵	"
افراد	السرر	۱	۹۱
ہدایت	ہدایت	۴	۹۳
قطعی	قطعی	۲	۹۴
ارسال سل	ارسل	۱۴	
کیسے	لیے	۱۵	
۳۰۴	۳۰۴	حاشیہ سطر	۹۷
عمو	عمبو	۱۵	۱۱۲
×	اور	۱۸	
خیال ہے	خیال	۹	"
×	شہ عیہ نے	۵	۱۱۴
حضرت	مقرت	۸	"
×	جو	۴	۱۲۱
علی	علی	۵	۱۲۲

تمت

حق حق حق

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنای بیعد و مدایح و فوائح نفحات اخلاص بعبارت بیان امتنان شایان
ذات خداوندی است که زیب و زینت باغ گلستان آفرینش نسیم فروح و
ریحان خجسته نعمای ... نمارا باده شمیم ... جان آن
کرامت بنای ... وجود تمام افلاک و فلک را بواسطه آلات
... برکشید و صنعت ... جرم ... زمین را
... فلک فیروزه ... زینت و آرایش بخشید و بحکمت عدیم
المثال و ... همه کاینات را باین همه نقش و نگار بوقلمون و این دیبا
ناموزون ... گوناگون زینت داد و
جواهر زواهر معارف و عبارات ... صفات ... لطائف
انوار ذات خود در گنجینه سینه محبان خویش ودیعت نهاد و فراش اقبال عالم
آرایش ایوان آسمان علی کیوان ... بفحوای انا زینا السماء الدنیا بمصابیح چهره
زیب ... ماه ... بساط نور در خرگاه ... منزل اول و مقام
منزل ... باقبال عطر حکمت مَنْ اُوتِیَ الحکمة فقد

اَدَّخَرَهُ کَثِیرًا و رقعه جواب نواز بسته بر تیقن تعین او دکانی پر است

زره نیک دمال پر بیطا انبساط و نشاط اشتیاق در عین اشتیاق جهانی خود

ساخت که هنگام دور ذوق و شوق دل از فرط شفقتان بزم لطف بسته و

رنگ کدورت و آلایش هوا و هوس از خطه خاطر ایشان بزداید - خورشید

انور آنکه هر صباح از تجلیات نسیم سحر و رد ناز پرورده را از ظلمت و افسردگی

بیاساید چون خورشید که پرتو آن قلوب اهل حضور و صدق اهل سینه و شب

انوار [illegible] بکمال ست نماید - مریخ اموص انوار ماهیت ساخت

مرقت [illegible] ظلمات - دم از جلوه [illegible] و ربیدار

بنزند [illegible] انقصال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میرالی نیکو [illegible] نعمت [illegible]

رتین لعلیان عشق و محبتش می پوشانند [illegible] القدس [illegible] زوال

ور [illegible] سینه لبان بیابان [illegible] نزد - و نشاط نفس و کمال سلک لآلی قبول

بر قلاده ارباب عرفان [illegible] وجود صدیقان اخلاص کیش و مجمع [illegible]

احدیتش سوختہ ۔ و چراغ و صال صمدیتش در زوایای بواطن دل دادگان افروختہ
عزتش بنور رحمتش رخسار گرد آلود عاشقان پر درد را از خاک خواری بدست شفقت برداشتہ
برداشتہ ۔ دهقان محبتش در گلستان جان عارفانش تخم سعادت عرفان و نهال
کرامت ایمان کاشتہ جل جلالہ کہ افلاک را بہ انجم و انجم را با ضیا منور ساخت ۔
و زمین را با حیوانات و حیوان را با انسان اشرف المخلوقات بیاراست و انسان را
با اولیای عظام و انبیای کرام بنواخت و علم بزرگی انبیا و اولیا با سرور
جن و انس سیدنا خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم افراخت
پس نفایس صلوات طیبات و تحایف تحیات زاکیات و شرائف اوراد لطفات
کہ نسیم عنبر شمیم او رائحہ روح پرور و فائحہ روح گستر بمشام جان و دماغ روح
و روان قدسیان رساند معروض روح پر فتوح و سینہ مشروح حضور
خواجہ کائنات سرور دفتر مخلوقات طوطی بلاغ بالمؤمنین رؤف الرحیم
ثمرہ بستان ذو الفضل العظیم شاهین آشیانہ عرفان بلبل بوستان وجوب
و امکان غرہ جبینہ وجود طرہ ناصیہ شهود خطیب منبر سعادت نقیب لشکر سیادت
سلطان ایوان فتوت زینت دیوان نبوت درّ دریای کرامت سلطان بارگاہ
لی مع اللہ خورشید دین پناہ خواجہ کونین رسول الثقلین شهنشاہ اسرار
قدم مشکوۃ انوار حکم مقیم سرادقات الجلال تعین تجلیات الکمال طبیب
جانهای مردہ نسیم منبع دلهای پژمردہ چراغ کلبہ گدایان شفیع گناهگاران
سید فیاضی کہ نور آفتاب ناصیہ منورش حلقہ بندگی بگوش فرشتگان ملا اعلی میکند
و شمیم طرہ عنبر آسایش سواد لیلۃ المظلمہ را چون صبح صادق منور گرداند ۔ خار ابد راش

آتشِ حیرت در خرمنِ بہار زدہ۔ و مروارید و ندانش آبروی لالی و مرجان را بر خاک
ذلت ریختہ عکسِ رخ نیکویش خورشید انورست و رشحۂ از جود و نوالش حوض کوثر۔
محبت سینۂ صافیش دل را تونگر میدارد و مخالفت اوامر و نواہی او بدکیشان
ناپاک را تیغ بر سر می آرد صبح صادق عشاق رخ زیبای اوست۔ و آنکہ بر ایوان
دنیٰ فتدلّیٰ سر بر کشید رفعت بارگاہ عُلای او سبحان اللہ چہ قدر
ذات معلا و بلی ہمتاست۔ کہ حق را مطیع و خلق را شفیع ست بشہر شریعت او شاہ
واوجِ طریقت را ماہ۔ شرار شعلہ معرفت را نورست و طالبان عشق و محبت را طور
خداوند عالم را حبیبی است۔ و دردمندان غفلت را طبیبی قلبِ آدم را روح است
وکشتی امت را نوح۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ علی مظہرك الاتم
وحبیبك المعظم وتعینك الاعظم ونبیك المحتشم کما تحب وترضی
بعدد الکائنات فوقا وما تحت الثری۔ وعلی آلہ شموس الاھتدا
واصحابہ اقمار الاصطفاء واولیاء امتہ البررۃ الاتقیاء۔ اما بعد
گنا ہگار امید وار مغفرت ایزد غفار عبد الضعیف وعتیقہ النحیف احقر الانام
معدن المعاصی والاثام المحترز من الشرك الخفی والجلی ابو الانوار محمد المدعو
بہ رستم علی الحنفی الاکبر آبادی میگوید۔ کہ چون از تحریر شغال سلسلہ متبرکہ
خاندانِ گرامی و ترقیم بعض رسائل تعلیم تصوف فراغت و اطمینان خاطر یافتم
ہمتم تقاضا نمود کہ احادیث شریفہ مسلسل الاسناد اضافات و معانی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر یک ازان گوہریست بی بہا و نعمت غیر مترقبہ
و دولت لا ریب است و فضل سرمدی۔ خزانہ عظیم است و گنج فخیم۔

دراین زمان ناهنجار الشاذ کالمعدوم را حکم میدارد و مرور ایام بعد تفحص و تجسس کثیر دست خالی بدرگاه طلب می افشانند - و سلسله بسلسله همواره از اریب والهامات غیب باین غلام احقر الانام از حضرت مرشدی و مولائی سیاح بیداء طریقت و سباح دریای حقیقت غواص عمان حقایق الهی کشاف دقائق نامتناهی صدرنشین مسند ارشاد و هدایت جامع نعم خصائص ولایت صدر بارگاه کرامت شمول میدان ولایت شفاء عیوب صدورنا و طبیب قساوت قلوبنا مرجع اصحاب ذوق و وجدان سیدنا حضرت **شاه محمد صوفی جان** زادت سواطع افضاله علی رؤس الزمان رسیده اند و آن جناب فلک رکاب را بسه واسطه از حضور لامع النور معدن السرور مظهر صفات ربانی مورد الطاف سبحانی انسان عیون المحققین وارث علوم الانبیاء والمرسلین مهبط الانوار العرشیه و مطرحة الاشعات القدسیه مصباح مشکوة انوار مفتاح خزاین الاسرار حافظ اوضاع الشریعت جامع انواع الطریقت مقدم منهاج المستقیم شمس العرفا الشیخ عبدالکریم قدس الله سره العزیز موصول و موجب امتیاز گشته اند بسلک تحریر جمع آورم و از تمنای سعادت خود بغایت همدوش و بفحوای مقصود نیل مراد مدهوش مانم و هم آن شجرات سلاسل ستبر که فقیر ناچیز آن را با حسن وجوه و طرز مطبوع بغرض خوشنودی طبایع مقدسه اکابر سلاسل که سعادت و نوع انسانی بدان وابسته است و هر انسان را بمرتبه انسانیت لایق و شایسته است خلعت نظم پوشانیدم - و حلیه سلک عروضی باجسام القاب و قالبهای اسمای

سطرہ آراستم۔ توفیق الٰہی ہمدوش بود کہ درانچنین وادی صعب گذارم آنگونہ افتاد کہ پایم بمنزل نظم جائے ومقامے از مراعات شاعریہ ہم نلغزید۔ لغزش وقف نظارہ است۔ وجنبش صرف دید۔ بادیدید کہ اسمائے طول وطویل ومتشتت الہیت والترکیب راچسان بقید نظم مقید ساختم۔ وچہ قدر در تطویل این کار فخیم ولزوم مالایلزم بدشواریہا پرداختم۔ پس آخر دعائی اینست اے احد بچون ولے صمد بے حرکت و سکون ایکہ درذاتِ خود مقدسی از آفات احتیاج ونقصان ذاتِ تو منزہ است از جہات وارکان۔ اے مقدس نفوس ابرار از آثام ومعاصی و اے مطہر قلوب احبار از التفات قواسی سعادت لقائے تو مجبوب بیداران سحرگاہ ودولت رضائے تو مطلوب عاشقان سینہ ریش۔ وبخستگی خستگان ناوک جگردوز خویش بطفیل محرمان بزم وصال رسیدگان انجمن کمال ولبیک گویان بادیہ طلب وسرشاران بادہ بے کسل وخسب بحق قدوہ مشایخ کبار وزبدۂ محرمان اسرار در شبستان جہالتِ قلب وظلمات آباد ضلالت ما چراغ ہدایت برافروز وبطفیل اکابر مشایخ سلاسل توفیق قولی وفعلی کرامت فرما کہ مارا از ما بستاند۔ وبعین العین رساند وہدایت عملی ارزانی دار کہ مرا از سرکون برخیزاند۔ وبروسادۂ تقرب جناب تو نشاند۔ توفیر معاصی وتقصیر طاعات درگذار ودم آخر مارا از قیود تعین مجاز محفوظ دار۔

الدعا

فللہ حو من اللہ الوہاب ان یعصمنی من قیود نار الہجان ویرسلنی بالراس والعین الی جناب خاتم المرسلین من بعث فی الحجاز وصلی وسلم علیہ مادامت الشمس والقمر نیران والارض والسموات یسجدان والملائکۃ حول العرش یعبدون وکل من الموجودات بحسب الایۃ الشریفہ ان من شیء یسبحون ویفتح اللہ ابواب سلامہ علی اصحابہ اجمعین وتابعیہ المنورین وازواجہ امہات المومنین وعمیہ المطہرین وغلامیہ المعززین ؁

الملتمس ابو الانوار محمد بن المدعو برستم علی الحنفی

——۱۰۵۱——

بسم الله الرحمن الرحیم

اجازت حدیث المسلسل بالاضافت

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد فیقول العبد الذلیل المفتقر الی اللّٰہ الجلیل ابو الانوار محمد ن المدعو میر رستم علی قنن اضافنی قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفاء شیخ الطریقت و الحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا و سیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی مذہبا و الچشتی الصابری طریقتا و المرادابادی مولدا مد ظلہ العالی علیٰ سایر الطالبین قال اضافنی بحر الحقیقت و العرفان شیخ الشریعت و الایقان صاحب اللطف العمیم سیدنا الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللّٰہ تعالیٰ قال اضافنی الشیخ البارع الکامل رو فضل العلامۃ الشاہ عبد اللّٰہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ قال اضافنی قرۃ عیون الموحدین منہاج السالکین علامۃ الدہر شیخ العصر تابع السنۃ النبویۃ صاحب المراتب السنیۃ قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین المقلب بمیاں صاحب رحمہ اللّٰہ تعالیٰ قال اضافنی

ابن علاء نعمار شمس الاصفیا مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار
الصمدیہ مقتبس مشکوٰۃ الرسالت منور بصائر اہل المعرفت
سلطان الاجتباء برہان الاصفیا صاحب الجود العظیم الشیخ
الکامل العارف المحدث الشاہ عبد الکریم الرامفوری رحمہ
اللہ تعالیٰ قال اضافنی الشیخ ولی اللہ المحدث الدهلوی بالاسودین
التمر والماء قال اضافنا شیخنا ابو طاہر بالاسودین التمر و
الماء قال اضافنا شیخنا محمد بن محمد سلیمان المغربی الردانی
نزیل المکہ الشریفہ بالاسودین التمر والماء قال اضافنا ابو عثمن
سیدی سعید بن ابراہیم الجزائری عرف بقدورۃ بالاسودین
التمر والماء قال اضافنا الشیخ سیدی سعید بن احمد المقری
القرشی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی الشیخ الصالح
الاوحد سیدی احمد حجی الوہرانی بالاسودین التمر والماء
قال اضافنی الشیخ شیخ الانام موضح طریق الاسلام ابو
سالم سیدی ابراہیم التازی الیاسی بالاسودین التمر والماء
قال اضافنی الشیخ العالم الولی ابو الفتح محمد بن ابی بکر الحسینی
المراغی المدنی بمنزلہ بالمدینۃ تمراً وماءً فی یوم الخمیس
شہر اللہ المحرم سنۃ احدی وثلثین وثمان مأۃ وقرء
علینا الخبر ناالحافظ نفیس الدین سلیمان بن ابراہیم العلوی
الیمانی بقراتی علیہ تبعہ قال اخبرنی والدی اجازۃ

قال اخبرنا الفقيه التقی الدین عمر بن علی ن الشیبی قال اضافنا
شیخنا القاضی فخر الدین الطیری فی منزله بزبید علی الاسودین
التمر و الماء قال اضافنا شیخنا الامام فخر الدین محمد بن ابراهیم
الخیری الفارسی علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا
شیخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانی بها علی الاسودین التمر و
الماء قال اضافنا شیخ ابو بکر هبة الله بن الفرج الکاتب
المعروف بابن اعبث الطویل الهمدانی علی الاسودین التمر و
الماء قال اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسن بن محمد بن ابراهیم
الصوفی علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنی ابو الحسن
علی ابن الحسن الواعظ علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا
ابو شیبة احمد بن ابراهیم العطار المخلدی بالردان علی
الاسودین التمر و الماء قال اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم
الدمشقی علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا نوفل بن الهادی
علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا عبد الله بن المیمون
القداح علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا جعفر محمد
الصادق علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا ابی محمد علی الباقر
علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنی ابی علی بن الحسین بن علی
علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنی علی کرم الله وجهه
علی الاسودین التمر و الماء قال اضافنا رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال من اضاف مومنا فكانما اضاف آدم ومن اضاف مومنين فكانما اضاف آدم وحوا ومن اضاف ثلثة فكانما اضاف جبريل وميكائيل واسرافيل ومن اضاف اربعة فكانما اقراء التوراة والانجيل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسة فكانما صلى الصلوة الخمس في الجماعة من اول يوم خلق الله الى يوم القيامة ومن اضاف ستة فكانما اعتق ستين رقبة من ولد اسمعيل ومن اضاف سبعة غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن اضاف ثمانيه فتحت له ثمانية ابواب الجنت ومن اضاف تسعه كتب الله له حسنات بعدد من عصاه من اول يوم خلق الله الخلق الى يوم القيامه ومن اضاف عشرة كتب الله له اجر من صلى وصام وحج واعتمر الى يوم القيامة



بسم الله الرحمن الرحيم

اجازت حديث المسلسل بالمصافحة

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد

وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فیقول العبد الذلیل
المفتقر الی اللہ الجلیل ابو الانوار محمد المدعو برستم علی
قد اخبرنا قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت
امامنا اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت
سید محمد صوفی جان الحنفی مذہبا والچشتی
الصابری طریقتا والمرادآبادی مولدا مد ظلہ العالی علی سائر
الطالبین قال اخبرنا بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت و
الایقان صاحب اللطف العمیم الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالی
قال اخبرنا شیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ الشیخ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی
قال اخبرنا قرۃ عیون الموحدین منہاج السالکین علامۃ
الدہر شیخ العصر تابع السنۃ النبویہ صاحب المراتب السنیۃ
قمر الکونین السید الشاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین
الملقب بمیاں صاحب رحمہ اللہ تعالی قال اخبرنا بدر الاتقیاء شمس
الاصفیاء مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس
مشکوۃ الرسالت منور بصائر اہل المعرفت سلطان الاجتباء برہان
الاصطفاء صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ
عبد الکریم الرامفوری رحمہ اللہ تعالی قال اخبرنا الشیخ
ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنی ابو طاہر
سماعا من لفظہ قال قرأت علی احمد النخلی بسماعہ علی البابلی عن

جماعة منهم ابو بكر بن اسمعيل عن ابراهيم بن عبد الرحمن العلقمي عن ابي الفضل الجلال السيوطي قال اخبرنا التقي احمد بن محمد الشمني قراءة عليه قال اخبرنا ابو طاهر بن الكويك قال اخبرنا ابو اسحق ابراهيم بن علي حضوراً قال اخبرنا ابو عبد الله الخولي قال اخبرنا ابو الحمد محمد بن الحسين القزويني قال اخبرنا ابو بكر بن ابراهيم الشلحاذي قال اخبرنا ابو الحسن بن ابي زرعة قال اخبرنا ابو منصور عبد الرحمن بن عبد الله البزاري قال عبد الملك بن مجيد قال حدثنا ابو القاسم عبدان بن حميد المنجي قال حدثنا عمر بن سعيد قال حدثنا احمد بن دهقان قال حدثنا خلف بن تميم قال دخلنا على ابي هرمز نعوده فقال دخلنا على انس بن مالك رضي الله عنه نعوده فقال صافحت بكفي هذه كف رسول الله صلى الله عليه وسلم فما مسست خزاً ولا حريراً الين من كفه صلى الله تعالى عليه وسلم قال ابو هرمز فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا الكف التي صافحت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف قلنا لابي هرمز صافحنا بالكف التي صافحت بها انسا فصافحنا قال احمد بن دهقان قلنا لخلف صافحنا بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحنا قال عمر بن سعيد قلنا لاحمد بن دهقان

صافحنا بالكف التي صافحت بها خلف بن تميم فصافحنا قال
عبدان قلنا لعمر بن سعيد صافحنا بالكف التي صافحت بها احمد
بن دهقان فصافحنا قال عبد الملك قلنا لعبدان صافحنا
بالكف التي صافحت بها عمر بن سعيد فصافحنا قال ابو منصور
قلت بعبد الملك صافحنا بالكف التي صافحت بها عبدان فصافحنا
قال ابو الحسن بن ابى الدعتر قلت لابى منصور صافحنا بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحنا قال ابو بكر الشاذى
قلت لابى الحسن صافحنى بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحنى قال ابو المجد قلت لابى بكر صافحنى بالكف التي
صافحت بها ابا الحسن فصافحنى قال الجونى قلت لابى المجد
صافحنى بالكف التي صافحت بها ابا بكر فصافحنى قيل للجونى
صافح ابراهيم بالكف التي صافحت بها ابا المجد فصافحه قال
ابو الطاهر قلت لابراهيم صافحنى بالكف التي صافحت بها
الجونى فصافحنى قال الشمنى قلت لابى الطاهر صافحنى بالكف
التي صافحت بها ابراهيم فصافحنى قال الجلال السيوطى
قلت لشيخنا الشمنى صافحنى بالكف التي صافحت بها ابى طاهر
فصافحنى والجلال السيوطى صافح ابراهيم العلقمى ان لم يكن
فعلا فاجازة والعلقمى صافح ابا بكر كذلك والجماعة صافحوا البابلى
والبابلى صافح النخلى والنخلى ابا طاهر وابو طاهر صافح ولى الله المحدث

الدہلوی والشیخ ولی اللہ صاحب العبد الکریم الرامفوری وعبد الکریم صاحب الغلام حسین والغلام حسین صاحب العبد اللہ وعبد اللہ صاحب عبد الرحیم وعبد الرحیم صاحب السید الصوفی جان وہو صاحب العبد المسکین رستم علی الحنفی ؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للمصافحات الجنیۃ والخضریۃ والمعمریۃ والمنامیۃ

سند المصافحۃ الجنیۃ

حامداً مصلیاً فیقول العبد الذلیل المفتقر الی اللہ الجلیل ابو الانوار محمد المدعو برستم علی قد صافحت قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی مذہباً والچشتی الصابری طریقتاً والمرادابادی مولداً مد ظلہ العالی علی سائر الطالبین قال صافحت بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت والایقان

صاحب اللطف العميم شيخنا الشاه عبد الرحيم رحمه الله تعالى
قال صافحت الشيخ البارع الكامل الافضل العلامة الشاه
عبد الله رحمة الله تعالى قال صافحت قرة عيون الموحدين
منهاج السالكين علامة الدهر شيخ العصر تابع السنن النبويه
صاحب المراتب السنيه قمر الكونين السيد شاه محمد حسين
المعروف بشاه غلام حسين الملقب بميان صاحب رحمه الله تعالى
قال صافحت بدر الاتقياء شمس الاصفيا مخزن الاسرار الاحمديه
مطلع الانوار الصمديه مقتبس مشكوة الرسالت منور بصائر اهل
المعرفت سلطان الاجتبا برهان الاصفيا صاحب الجود العظيم الشيخ
الكامل العارف المحدث الشاه عبد الكريم الرامفوري رحمه الله
تعالى وهو صافح الشيخ ولى الله قال صافحت ابا طاهر وهما في
اباه الشيخ ابراهيم الكردى صافح الشيخ احمد نقشاشى صافح
الشيخ احمد الشناوى صافح اباه على ابن القدوس صافح الشيخ عبد الوهاب
الشعراوى قال فى كتاب لطايف المنن صافحت الشيخ ابراهيم
القيروانى صافح الشيخ المنادى بمكتبه وهو صافح بعض الجن الذين
صافحهم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشعراوى بينى
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثه رجال صافحنا السيد
عبيد الله بن عيدروس بن الشيخ على العيدروسى قال
صافحت السيد جعفر الصادق بن السيد المصطفى العيدروسى

قال صافحني جني اسمه غانم سنة ثمان وتسعين بعد الالف بعد ان صلى العصر مع والدي قدس سرہ في المسجد ذات يوم وامرہ والدي ان يصافحني حين اخبرہ انه صافح جني كان من النفر الذين ذكرهم الله تعالى في سورة الجن وقد تمر اكثر من سبع مائة سنة وهو صافحه رسول الله صلى الله عليه وسلم



بسم الله الرحمن الرحيم

فتح المصافحة المختصر

حامدا ومصليا فيقول العبد الذليل المفتقر الى الله الجليل ابو الانوار محمد بن المدعو برستم علي قد صافحت قدوة الفقراء زبدة العرفاء شيخ الطريقت والحقيقت امام اصحاب الشريعت حبيب الرحمان مرشدنا وسيدنا حضرت سيد محمد صوفي جان الحنفي مذهبا و الچشتي الصابري طريقتا والمرادابادي مولدا مد ظله العالي على سائر الطالبين قال صافحت بحر الحقيقت والعرفان شيخ الشريعت والايقان صاحب اللطف العميم شيخنا الشاه

عبد الرحیم رحمه الله تعالی قال صافحت الشیخ البارع الکامل
الافضل العلامة الشاہ عبد الله رحمه الله تعالی قال صافحت
قرة عیون الموحدین منہاج السالکین علامة الدہر شیخ العصر
تابع السنت النبویه صاحب المراتب السنیه قمر الکونین السید
شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین الملقب بمیان صاحب
رحمه الله تعالی قال صافحت بدر الاتقیا شمس الاصفیا مخزن
الاسرار الاحمدیه مطلع الانوار الصمدیه مقتبس مشکوة الرسالت
منور بصائر اهل المعرفت سلطان الاجتبا برهان الاصفیا صاحب
الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ عبد الکریم الرامفوری
رحمه الله تعالی وهو صافح الشیخ ولی الله المحدث الدهلوی قال
صافحنی السید عمر بن نبت الشیخ عبد الله بن سالم البصری المکی و
شد علی یدی قال المراد منه لشدة الاشتداد فی تاکید الصحبة
قال صافحنی جدی عبد الله کما صافحه شیخه الشیخ محمد بن محمد
بن سلیمن کما صافحه شیخه ابو عثمن سعید بن ابراهیم الجزائری المعروف بقدورة کما
صافحه شیخه ابو سعید احمد المقری القریشی کما صافحه شیخه سیدی احمد حجی الوهرانی
کما صافحه سید السالم التازی کما صافحه شیخه الشیخ صالح الزوادی کما صافحه الفقیه
الصالح حافظ عصره سیدی عبد الله بن محمد بن موسی امید روسی وحدثه بهما
عن شیخه الاستاد ابی عبد الله محمد بن جابر بن الغسانی عن الامام الربانی ابی
عبد الله محمد بن علی المراکشی شهر تہ بابن العلیوات عن ابی عبد الله الصدفی

عن الامام العالم ابو العباس احمد بن النباعن ولی الله تعالی ابی علی الله الزهیری عن ابی العباس الخضر عن رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم

فتح المصالح المعتبرة

حامداً و مصلیاً فیقول العبد النایل المفتقر الی الله الجلیل ابو الانوار محمد ذن المدعو بر رستم علی قد صالحنی قدرة الفقل عزیدۃ العرفا شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی مذهباً والجشتی الصابری طریقتا والمراد ابلدی مولانا مد ظله العالی علی سائر الطالبین قال صالحنی بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت والایقان صاحب اللطف العمیم سید الشاہ عبد الرحیم رحمه الله تعالی قال صالحنی الشیخ البارع الکامل الافضل العلامة الشاه عبد الله رحمه الله تعالی قال صالحنی قرة عیون الموحدین منهاج السالکین علامة الدهر

شیخ العصر تابع السنت النبویہ صاحب المراتب السنیہ قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ مخدوم حسین الملقب بمیاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قال صافحنی بدر الاتقیا شمس الاصفیا مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس مشکوۃ الرسالت منور بصائر اھل المعرفت سلطان الاجتبا برھان الاصفیا صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ عبد الکریم الرامفوری رحمہ اللہ تعالیٰ وھو صافح الشیخ ولی اللہ المحدث دھلوی قال صافحنی الشیخ ابو طاھر صافح الشیخ احمد النخلی قال صافحنی العارف الکبیر الشیخ تاج الدین الھندی النقشبندی قال صافحنی الشیخ عبد الرحمن الشھیر بحاجی رمزی قال صافحنی الشیخ الحافظ الاوبی قال صافحنی الشیخان الشیخ محمود الاسفرائنی والسید امیر علی الھمدانی قال صافحنا ابو سعید الحبشی الصحابی المعمر قال صافحنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المصافحۃ المنبیۃ

حامدًا ومصلیاً فیقول العبد الذلیل المفتقر الی اللہ الجلیل ابو الانوار

محمد ن المدعو برستم علی قد شابکنی نبیۃ الفقراء قدوۃ
العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان
مرشدنا وسیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی
مذہبا والچشتی الصابری طریقتا والمرادابادی مولدا مد ظلہ
العالی علی سائر الطالبین قال شابکنی بحر الحقیقت والعرفان
شیخ الشریعت والایمان صاحب اللطف العمیم شیخنا الشاہ عبد الرحیم
رحمہ اللہ تعالیٰ قال شابکنی الشیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ
الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ قال شابکنی قرۃ عیون الموحدین
منہاج السالکین علامۃ الدہر شیخ العصر تابع السنت النبویہ صاحب
المراتب السنیہ فخر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین
الملقب بمیاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قال شابکنی بدر الاتقیا شمس
الاصفیا مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس
مشکوۃ الرسالت منور بصائر اہل المعرفت سلطان الاحباب برہان
الاصفیا صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ عبد الکریم
رحمہ اللہ تعالیٰ قال شابکنی الشیخ المحدث ولی اللہ الدہلوی
قال شابکنی السید عمر بن بنت الشیخ عبد اللہ بن سالم قال شابکنی
جدی وقال شابکنی الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان وقال شابکنی
من شابکنی دخل الجنۃ اذ بذلک شابکنی شیخنا الجزائری وبذلک
شابکہ ابو عثمن المغربی وبذلک شابکہ سیدی احمد حجی وبذلک شابکہ

ابو سالم التازی عن سیدی صالح الزواوی عن عز الدین بن جماعة
عن الشیخ محمد شیرین عن الشیخ سعد الدین الزعفرانی عن والدہ
محمود الزعفرانی عن ابی بکر السواسی وناصر الدین علی بن ابی بکر
ذی النون الملیطی وھما عن محمد بن اسحق القونوی عن الشیخ امام
الموحدین بدر العارفین شیخ محی الدین العربی عن الشیخ احمد بن مسعود
شداد المقری الموصلی عن الشیخ علی بن محمد العابکی الباھری عن الشیخ ابی
الحسن یاغوذای **قال** رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام
مشبک اصابعہ باصابعی و**قال** یا علی شابکنی فمن شابکنی دخل الجنة
وما زال یعد حتی وصل الی سبعة ثم استیقظت واصابعی فی اصابع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** الشیخ التازی کذا ینبغی من
شابک لاحد ان یقول شابکنی دخل الجنة

رباعی

در باب تصافح انکہ امروز نشست	ہر دست بدست شیخ صافی پیوست
شک نیست درانکہ می برندش فردا	تا خلد برین مشابکین دست بدست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سند الحدیث المسلسل بالاولیة

فیقول العبد الذلیل المفتقر الی اللہ الجلیل ابو الانوار

محمد بن المدعو برستم علی حدثنی قدوۃ الفقراء زبدۃ
العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان
مرشدنا وسیدنا حضرت سید محمد صوفی جان
الحنفی مذہباً والجشتی الصابری طریقتاً والمرادابادی مولداً
مد ظلہ العالی علی سائر الطالبین حدثنی بحر الحقیقت
والعرفان شیخ الشریعت والایقان صاحب اللطف العمیم شیخنا
الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالی حدثنی الشیخ البارع
الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی
حدثنی قرۃ عیون الموحدین منہاج السالکین علامۃ
الدہر شیخ العصر تابع السنۃ النبویہ صاحب المراتب السنیہ قمر
الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین الملقب
بمیاں صاحب رحمہ اللہ تعالی حدثنی بدر الاتقیا شمس الاصفیا
مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس مشکوۃ
الرسالت منور بصائر اہل المعرفت سلطان الاجتبا برہان الاصفیا
صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ عبد الکریم
الرامفوری رحمہ اللہ تعالی عن ذی الفضل والجاہ مولانا شاہ ولی اللہ
المحدث الدہلوی قال ہو اول حدیث سمعتہ منہ قال
حدثنی السید عمر من لفظہ تجاہ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی جدی الشیخ عبد اللہ

بن سالم البصري وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا الشيخ
يحيى ابن محمد الشهير بالشاوي وهو اول حديث سمعته منه قال
اخبرنا به الشيخ سعيد بن ابراهيم الجزائري المفتي الشهير بقدورة
قال وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا به الشيخ
المحقق سعيد بن محمد المقري قال وهو اول حديث سمعته منه
عن ابي الكامل احمد حجي الوهراني قال وهو اول حديث سمعته منه
عن شيخ الاسلام العارف بالله تعالى سيدي ابراهيم التازي
قال وهو اول حديث سمعته منه قال قرات على المحدث الرباني
ابي الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي قال وهو اول حديث
سمعته منه قال سمعت من لفظ شيخنا زين الدين عبد الرحيم
بن الحسين العراقي قال وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا
ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهيم البكري الميدومي قال وهو اول
حديث سمعته منه قال اخبرنا به النجيب ابو الفرج عبد اللطيف
بن عبد المنعم الحراني قال وهو اول حديث سمعته منه قال
اخبرنا الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن الجوزي قال وهو اول حديث
سمعته منه قال اخبرنا ابو سعيد اسمعيل بن ابي صالح النيشاپوري
قال وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا والدي ابو صالح
احمد بن عبد الملك المؤذن قال وهو اول حديث سمعته منه
قال اخبرنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادي قال وهو

اوّل حدیث سمعته منه قال اخبرنا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی البزاز قال وهو اوّل حدیث سمعنا منه قال حدثنا عبد الرحمن بن بشیر بن الحکم قال وهو اوّل حدیث سمعته منه قال اخبرنا به سفیان بن عیینة قال وهو اوّل حدیث سمعته منه عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۰

بسم الله الرحمن الرحیم

سند اجازۃ کلام الله شریف

حامداً ومصلیاً اما بعد فیقول عبد الذلیل المفتقر الی الله الجلیل ابو الانوار محمد المدعو بہ سنتہ علی قد اجازنی بقراءۃ القراٰن قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفا شیخ الطریقت

والحقیقت اما ماصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا

حضرت **سید محمد صوفی جان** الحنفی مذہباً

والچشتی الصابری طریقاً والمرادابادی مولداً مد ظلہ العالی علی سائر

الطالبین **قال** اجازنی بقراء القران مجلی الحقیقت والعرفان شیخ

الشریعت والایقان صاحب لطف العمیم شیخنا الشاہ عبدالرحیم

رحمہ اللہ تعالی **قال** اجازنی بقراءت القران شیخ البارع الکامل

الافضل العلامۃ شاہ عبداللہ رحمہ اللہ تعالی **قال** اجازلی بقراءت

القران قرۃ عیون الموحدین منہاج السالکین علامۃ الدھر

شیخ العصر تابع السنت النبویہ صاحب المراتب السنیہ قرالکونین

السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین الملقب بیانصاحب

رحمہ اللہ تعالی **قال** اجازنی بقراءت القران بدر الاتقیا شمس

الاصفیا مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس

مشکوۃ الرسالت منور بصائر اہل المعرفت سلطان الاجتبا برہان

الاصفیا صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ

عبدالکریم الرامفوری رحمہ اللہ تعالی **قال** اجازنی بقراءت

القران الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی **قال** قراءت القران

کلہ من اولہ الی اخرہ بروایۃ حفص عن عاصم علی الصالح الثقہ

صاحبی محمد فاضل السندی **قال** تلوتہ من اولہ الی اخرہ بروایۃ

حفص علی الشیخ عبدالخالق قرء مجوو شہ دہلی **قال** قراءت القران

كلتيهما القراءات السبع على الشيخ البقري والبقري تلاميذهما على شيخ القراء بزمانه الشيخ عبد الرحمن اليمني وقرء اليمني بهما على والده الشيخ الشجادة اليمني وعلى الشهاب احمد بن عبد الحق السنباطي بتلاوته كذلك على الشيخ الشجادة المذكور وقرء الشيخ سجادة كذلك على الشيخ ابي نصر الطبلاوي وقرء الطبلاوي كذلك على شيخ الاسلام زكريا بتلاوته على برهان القلقيلي والرضوان ابي نعيم العقبي وقرء كل منهما على امام القراء والمحدثين محرز الروايات والطرق ابي الخير محمد بن محمد بن علي بن يوسف الجزري صاحب كتاب النشر وله طرق كثيرة تجدا ذكرها في النشر منها سلسلة مختصر بتسلسل التلاوة والقراء الضابطين من وجهته صاحب التيسير فلنقتصر ههنا على تلك السلسلة **قال** الجزري قرءت التيسير وقرءت القران كله من اوله الى اخره على الشيخ الامام الصالح قاضي المسلمين ابي العباس احمد بن الشيخ الامام ابي عبد الله الحسين بن سليمن بن فزارة الحنفي بدمشق **قال** لي قرءته وقرءت به القران العظيم على والدي واخبرني انه قرء به القران العظيم على الشيخ الامام ابي محمد بن القاسم بن احمد بن موفق الورقي **قال** قرءته وقرءت به القران العظيم على المشائخ الائمة المقربين ابي العباس احمد بن يحيى بن علي بن عون الله الحصار وابي عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادي وابي عبد الله محمد بن ايوب بن محمد بن نوح الغافقي الاندلسيين **قال** كل منهم قرءته وقرءت به على الشيخ الامام ابي الحسن على

بن محمد بن هذیل البلنسی قال قرءته وتلوت به علی مولفه الامام ابی
عمر الدانی قال الدانی قرءت القرآن کله بروایت حفص علی ابی الحسن
طاهر بن غلبون المقری قال قرءت بها علی ابی علی بن محمد بن صالح
الهاشمی الضریر المقری بالبصرة قال قرءت بها علی ابی العباس احمد
بن سهیل الاشنانی قال قرءت بها علی ابی محمد عبید بن الصباح قال
قرءت بها علی حفص قال علی عاصم واخذ عاصم القرآن عن ابی
عبد الرحمن عبد ابن حبیب السلمی وعن زر بن حبیش اما ابو عبد الرحمن
فعن عثمان ابن عفان و علی ابن ابی طالب وابی بن کعب و زید بن ثابت
وعبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم واخذ زر عن عثمان
بن عفان وابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم ۞

بسم الله الرحمن الرحیم

سند الصحیح البخاری الشریف

حامداً ومصلیاً فیقول العبد الذلیل المفتقر الی الله الجلیل
ابو الاولاد محمد بن المدعو بیر رستم علی اجازنی بقرءت
الصحیح البخاری قدوة الفقراء غنیة العرفا شیخنا الطریقت والحقیقت

اما اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت
سید محمد صوفی جان الحنفی مذہبا والچشتی
القادری طریقتا والمراد ابادی مولدا مد ظلہ العالی علی سائر الطالبین
قال اجازنی بقراءت الصحیح البخاری بحر الحقیقت والعرفان
شیخ الشریعت والایقان صاحب اللطف العمیم سیدنا الشاہ
عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بقراءت الصحیح البخاری
الشیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی
قال اجازنی بقرءت الصحیح البخاری قرۃ عیون للموحدین منہاج
السالکین علامۃ الدہر شیخ العصر تابع السنت السنیہ صاحب المراتب
السنیہ قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین
الملقب بمیان صاحب رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بقرءت الصحیح البخاری
بدر الاتقیا شمس الاصفیا مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ
مقتبس مشکوۃ الرسالت منور بصائر اھل المعرفت سلطان الاجتبا
برھان الاصفیا صاحب المجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث
الشاہ عبد الکریم الرامفوری رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بہا
الشیخ ولی اللہ قال اجازنی ابو طاہر محمد بن ابراھیم الکردی
المدنی انا ابی انا احمد القشاشی انا احمد الشناوی انا الشمس الرملی انا
الزین زکریا الحافظ بن حجر العسقلانی انا برھان انا ابراھیم التنوخی
الشامی انا احمد الحجار انا السراج حسین الزبیدی انا ابو الوقت السنجزی

انا الداودی انا الحموئی انا الفربری انا الحافظ الحجۃ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سند حصن الحصین

فیقول العبد الذلیل المفتقر الی اللہ الجلیل ابو الانوار محمد المدعو برستم علی اجازنی بقراءت الحصن الحصین قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا و سیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی مذہبا والچشتی الصابری طریقا والمراد آبادی مولدا مد ظلہ العالی علی سائر الطالبین قال اجازنی بقراءت الحصن الحصین بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت والایمان صاحب اللطف العمیم سیدنا الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بقراءت الحصن الحصین الشیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بقراءت الحصن الحصین قرۃ عیون الموحدین منہاج السالکین علامۃ الدہر شیخ العصر

تابع السنت النبویہ صاحب المراتب السنیہ قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غدہ محسین الملقب بمیاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ **قال** اجازنی بقراءت الحصن الحصین بدر الاتقیا شمس الاصفیا مخزن الاسرار الاحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس مشکوٰۃ الرسالت منور بصائر اہل المعرفت سلطان الاجتبا برہان الاصفیا صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل العارف المحدث الشاہ عبد الکریم الرامفوری رحمہ اللہ تعالیٰ **قال** اجازنی الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی احمد بن عبد الرحیم الدہلوی **قال** الاستاد الماجد یعنی الشیخ ولی اللہ **قال** اجازنی بہ الشیخ ابو طاہر بن الشیخ ابراہیم المدنی عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن الشمس الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ تقی الدین محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی عن مولفہ ابی الخیر محمد بن محمد الجزری الشافعی ؁

حامداً و مصلیاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سند لاہل الخیرات الشافعیہ

اما بعد فیقول عبد الذلیل المفتقر الی اللہ الجلیل ابو الانوار

عثمان المدعو بن سلیم علی اجازنی بقراءت الدلائل الخیرات
الشریف قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت
امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت
سید محمد صوفی جان الحنفی مذھبا والچشتی
الصابری طریقتا والمرادآبادی مولدا مد ظله العالی علی سائر
الطالبین **قال** اجازنی بقراءت الدلائل الخیرات بحر الحقیقت و
العرفان شیخ الشریعت والایقان صاحب اللطف العمیم سیدنا الشاہ
عبدالرحیم رحمه الله تعالی **قال** اجازنی بقراءت الدلائل الخیرات
الشریف الشیخ البارع الکامل الافضل العلامة الشاہ عبدالله رحمه الله تعالی
قال اجازنی بقراءت الدلائل الخیرات الشریف قرۃ عیون الموحدین
منهاج السالکین علامة الدهر شیخ العصر تابع السنت النبویه صاحب
المراتب السنیه قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غلام حسین
الملقب بمیان صاحب رحمه الله تعالی **قال** اجازنی بدلائل الخیرات
الشریف بدر الاتقیاء شمس الاصفیاء مخزن الاسرار الاحمدیه مطلع
الانوار الصمدیه مقتبس مشکوۃ الرسالت منور بصائر اهل المعرفت
سلطان الاجتبا برهان الاصفیا صاحب الجود العظیم الشیخ الکامل
العارف المحدث الشاہ عبدالکریم الرامفوری رحمه الله تعالی
قال اجازنی الشیخ شاہ ولی الله المحدث الدهلوی **قال**
اخبرنا به شیخنا ابو طاهر عن الشیخ احمد النخلی عن سیدی عبدالرحمن

الاویسی الشہید المجیب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد عن ابی جدہ
احمد عن مولانا السید الشریف محمد بن سلیمن الجزولی رحمۃ اللہ علیہ

ــــــ تمت ــــــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا

امّا بعد فیقول العبد الذلیل المفتقر الی اللہ الجلیل ابو مولانا محمد المدعو بر ستم علی قد اجازنی بقراءت اربعون اسماء قدوۃ الفقراء زبدۃ العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی مذہبا والچشتی الصابری طریقتا والمراد آبادی مولدا مد ظلہ العالی علی سائر الطالبین قال اجازنی بقراءت اربعون اسماء بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت والایقان صاحب اللطف العمیم سیدنا الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بقراءت اربعون اسماء الشیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی قال اجازنی بقراءت اربعون اسماء قرۃ عیون الموحدین

منهاج السالكين جذهقة الدهر شيخ العصر تابع السنت النبويه صاحب المراتب السنيه قمر الكونين السيد شاه محمد حسين المعروف بشاه غدم حسين الملقب بميان صاحب رحمه الله تعالى **قال** اجازني بقراءت اربعون اسماء بدر الاتقياء شمس الاصفياء مخزن الاسرار الاحمديه مطلع الانوار الصمديه مقتبس مشكوة الرسالت منور بصائر اهل المعرفت سلطان الاحباب برهان الاصفيا صاحب الجود العظيم الشيخ الكامل العارف المحدث الشاه عبد الكريم الرامفوري رحمه الله تعالى **قال** اجازني بقراءت اربعون اسماء الشيخ ولي الله المحدث الدهلوي **قال** اجازني السيد عمر بن بنت الشيخ عبد الله عن جده عن الشيخ محمد بن العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن جمال الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي عن ابي الفضل السيوطي عن الشهاب احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحق التنوخي عن ابي العباس احمد بن ابيطالب الحجار عن عبد العزيز بن دلف **قال** اجازني ابو الفتح محمد بن يحيى الرداني **قال** اجازني ابو علي بن محمد بن محمد بن عبد العزيز المهدوي **قال** اجازني عمر بن ابيطالب **قال** اجازني ابي ابوطالب المكي في كتاب قوت القلوب **حدثنا** الحسن بن يحيى الشاهد ثنا القاسم ابن داؤد القراطيسي ثنا عبد الله بن محمد القرشي ثنا محمد بن سعد المؤذن ثنا سندحمت الطويل عن الحسن البصري **قال** لما بعث الله ادريس على قومه علمه هذه الاسماء فاوحى اليه فاهن سرا

فی نفسك ولا تبدءن القوم فيدعو فی بهن قال وبهن دعا
فرفعه الله مكانا عليا ثم علمهن الله موسى عليه السلام ثم
علمهن محمد صلی الله عليه وسلم وبهن دعا فی غزوة الاحزاب
قال الحسن رضی الله عنه وكنت مستخفيا من الحجاج وادعو الله
بهن فنجينه وقد دخل علی ستة مرات فادعو بهن فلخذ الله بابصارهم
عنی فادعو بهن النار والمغفرة ولجميع الذنوب ثم سل حاجاتك من امر
اخرتك ودنياك فانك تعطاه ان شاء الله تعالی قال عن اربعون
اسماء على دنيا ما النوبته

بسم الله الرحمن الرحيم

اجازت الحديث المسلسل بالاولية

من طريق شيخ عبد الحق المحدث الدهلوی الشاذلی رحمه الله تعالی
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه
اجمعين اما بعد فيقول العبد الذليل المفتقر الی الله
الجليل ابو الانوار محمد المدعو برستم علی الحنفی الچشتی
عفی عنه فقد حدثنی السيد السند الامام الهمام شيخ الاثام

قال قدوة الفقراء زبدة العرفاء شیخ الطریقة والحقیقة امام اصحاب
الشریعة سید الاتقیاء شمس الاصفیاء مخزن الاسرار الاحدیة مطلع
الانوار الصمدیة مقتبس مشکوة الرسالة منور بصائر اهل الفتوح صاحب
الجود العظیم العارف الکامل الولی المفخم حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا
حضرت **سید محمد مصطفیٰ جان** الحنفی مذهبا
والچشتی الصابری طریقتا والمرادابادی موطنا مد ظله العالی علی سائر الطالبین قال
وهو اول حدیث سمعته وهو عن بحر الحقیقة والعرفان شیخ
الشریعة والایقان صاحب اللطف العمیم الشاه عبد الرحیم
المرادابادی رحمه الله تعالیٰ **قال** وهو اول حدیث سمعته منه و
هو عن الشیخ البارع الکامل الافضل العلامة الشاه عبد الله المرادابادی
رحمه الله تعالیٰ **قال** وهو اول حدیث سمعته منه **قال** حدثنی
قرة عیون الموحدین منهاج السالکین علامة الدهر شیخ العصر
تابع السنة النبویة صاحب المراتب السنیة قمر الکونین السید شاه
محمد حسین المعروف بسید شاه غلام حسین الملقب بمیاں صاحب
المرادابادی رحمه الله تعالیٰ **قال** وهو اول حدیث سمعته منه
قال حدثنی الشیخ الاکمل البارع الافضل فرید اوانه وحید
زمانه الحاج النواب محمد رفیع الدین المرادابادی رحمه الله تعالیٰ
قال وهو اول حدیث سمعته منه **قال** حدثنی السید طه
رحمه الله تعالیٰ **قال** وهو اول حدیث سمعته منه **قال** حدثنی

الشاه محمد شاكر رحمه الله تعالى قال وهو اول حديث سمعته
منه قال حدثني الشاه محمد عصمت الله رحمه الله تعالى قال
وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني الشاه محمد وجيه الدين
رحمه الله تعالى قال وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني
العارف الكامل المحدث الشيخ عبد الحق بن سيف الدين الشاذلي الدهلوي
رحمه الله تعالى قال وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني
شيخي الصالح الموفق عبد الوهاب بن ولي الله البوجي رحمه الله تعالى قال
وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني الشيخ عبد الوهاب
المتقي رحمه الله تعالى قال وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني
شيخي الكبير محمد الشيخ اليمني قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثني شيخنا الامام وجيه الدين عبد الرحمن بن ابراهيم
العلوي قال وهو اول سمعته منه قال حدثني شيخنا الامام
شمس الدين السخاوي القاهري قال وهو اول حديث سمعته
منه قال حدثني جماعة كثيرون اجلهم علما وعمدة شيخي الاستاد
الحجة والناقد شيخ مشايخ الاسلام حافظ العصر الشهاب ابو الفضل احمد
بن علي العسقلاني المصري ويعرف بابن حجر رحمه الله تعالى سماعا من لفظه وحفظه
قال وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني جماعة كثيرون
منهم حافظ الوقت الزين ابو الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي قال
وهو اول حديث سمعته منه ح وانبئت به عاليا البرهان التنوخي

ابوعبد الله محمد بن احمد الله التدمري اجازة قال وهو اول حديث سمعته منه قال هو والعراقي حدثنا به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهيم الميدومي اجازة قال وهو اول حديث سمعته منه قال العراقي سمعته منه قال التدمري حضرته عليه ثنا به النجيب ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحراني قال وهو اول حديث سمعته منه ثنا به الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علي الجوزي قال و هو اول حديث سمعته منه حدثنا به ابو سعيد اسمعيل بن ابي صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري قال وهو اول حديث سمعته منه حدثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادي قال وهو اول حديث سمعته منه حدثنا ابو حامد احمد بن محمد بن يحيي بن بدول البزاز قال وهو اول حديث سمعته منه ثنا به عبد الرحمن بن بشير بن الحكم قال وهو اول حديث سمعته منه ثنا به سفين بن عيينه قال وهو اول حديث سمعته منه من سفين عن عمرو بن الدينار عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء

بسم الله الرحمن الرحيم

اجازت الحديث المسلسل بالمصافحة

من طريق الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي الشافعي رحمه الله تعالى

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين اما بعد فيقول العبد الذليل المفتقر الى الله الجليل ابو الانوار محمد بن المدعو برستم علی الحنفی الچشتی عفی عنه قد صافحت عن السيد المسند الامام الهمام شيخ الانام قدوة الفقراء بدر العرفاء شيخ الطريقت والحقيقت امام اصحاب الشريعت بدر الاتقيا شمس الاصفياء مخزن الاسرار الاحمديه مطلع الانوار الصمديه مقتبس مشكوة الرسالت منور بصائر اهل المعرفت حبيب الرحمان مرشدنا وسيدنا حضرت سيد محمد صوفی جان الحنفی مذهبا والچشتی الصابری طريقا والمراد ابادی موطنا مد ظله العالی على سائر الطالبين قال وهو صافحه بحر الحقيقت والعرفان شيخ الشريعت والايقان صاحب اللطف العميم الشاه عبد الرحيم رحمه الله تعالى قال وهو صافحه الشيخ البارع الكامل الافضل العلامة الشاه عبد الله رحمه الله تعالى قال صافحت

رحمه الله تعالى قال صافحت عن قرة عيون الموحدين منهاج
السالكين علامة الدهر شيخ العصر تابع السنة النبوية صاحب
المراتب السنية قمر الكونين السيد شاه محمد حسين المعروف
بسيد شاه غلام حسين الملقب بميان صاحب رحمه الله تعالى
قال صافحت عن الشيخ الاكمل البادع الافضل فريد اوانه
وحيد زمانه الحاج النواب محمد رفيع الدين المرادابادي رحمه الله
تعالى قال صافحت عن السيد طه رحمه الله تعالى قال صافحت
عن الشاه محمد شاكر رحمه الله تعالى قال صافحت عن الشاه
محمد عصمت الله رحمه الله تعالى قال صافحت عن الشاه محمد
وجيه الدين رحمه الله تعالى قال صافحت عن الشيخ العارف الكامل
المحدث عبد الحق بن سيف الدين الشاذلي رحمه الله تعالى قال
صافحت عن الشيخ الصالح الاخ في الله عبد الوهاب بن فتح الله البروجي
رحمه الله تعالى قال صافحت عن الشيخ العالم الفاضل العامل المحدث
العلامة وجيه الدين عبد الرحمن بن علي بن الربيع رحمه الله تعالى
قال صافحت شيخنا زين الدين العلامة المحدث ابا العباس
احمد بن عبد اللطيف الشرجي رحمه الله تعالى قال صافحت شيخنا
شمس الدين ابا الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري رحمه الله تعالى
قال صافحت الشيخ الصالح ابا المحاسن يوسف بن الترمذي وهو
صافح ابا الثنا محمود بن علي البغدادي وهو صافح ابو بريدة وهو صافح

ابا الفتح محمد بن ناصر البغدادي وهو صافح الحافظ ابا الغنائم وهو
صافح الامام ابا العباس احمد بن محمد بن سعيد المطوي وهو صافح
ابا غانم محمد بن محمد زكريا صافحت محمد بن كامل قال صافحت ثابتا
البناني قال صافحت انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال صافحت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا و لا قزا الين من كف
رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اجازت الحديث المسلسل بالاضافة

من طريق الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي الشافعي رحمه الله تعالى

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه
اجمعين اما بعد فيقول العبد الذليل المفتقر الى الله الجليل
ابو الانوار محمد المدعو بسيد تمر على الحنفي الچشتي عفي عنه
قد اضافني السيد السند الامام الهمام شيخ الانام مقدوة الفقراء
بدر العرفاء شيخ الطريقت والحقيقت امام اصحاب الشريعت بدر الاتقيا
شمس الاصفيا عمدة الاسلاف الاحمديه مطلع الانوار الصمديه سيدي

مقتبس مشکوٰۃ الرسالات منور بصائر اھل المعرفت حبیب الرحمان مرشدنا
وسیدنا حضرت **سید محمد صوفی جان** الحنفی
مذھبًا والچشتی الصابری طریقتًا والمرادابادی موطنًا مد ظلہ
العالی علی سائر الطالبین بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی
بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت والایقان صاحب اللطف العمیم
الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالیٰ بالاسودین التمر والماء **قال**
اضافنی الشیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ
تعالیٰ بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی قرۃ عیون الموحدین
منہاج السالکین علامۃ الدھر شیخ العصر تابع السنت النبویہ
صاحب المراتب السنیہ قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف
بسید شاہ غلام حسین الملقب بمیان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بالاسودین
التمر والماء **قال** اضافنی الشیخ الاکمل والبارع الافضل فرید اوانہ
وحید زمانہ الحاج النواب محمد رفیع الدین المرادابادی رحمہ اللہ تعالیٰ
بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی السید طٰہٰ رحمہ اللہ تعالیٰ
بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی الشاہ محمد شاکر رحمہ اللہ تعالیٰ
بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی الشاہ محمد عصمت اللہ رحمہ اللہ
تعالیٰ بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی الشاہ محمد وجیہ الدین
رحمہ اللہ تعالیٰ بالاسودین التمر والماء **قال** اضافنی العارف
الکامل المحدث الشیخ عبد الحق بن سیف الدین الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بالاسودین التمر والماء قال اخبرنا الشیخ الصالح العالم عبد الوہاب بن فتح اللہ
البروجی ملحق بلاد گجرات بالاسودین التمر والماء قال اخبرنا الشیخ العالم العامل محمد
بن اعلم الیمنی بالاسودین التمر والماء قال اخبرنا الشیخ العلامۃ الحافظ عبد الرحمن
بن الربیع علی الاسودین التمر والماء قال اخبرنا الشیخ الحافظ ابو العباس بن احمد
بن احمد بن عبد اللطیف الشرجی علی الاسودین التمر والماء قال اخبرنا الشیخ
الامام العلامۃ محمد بن محمد مسعود الکازرونی رحمہ اللہ تعالی علی المشعر الحرام
بلحد الاسودین التمر والماء قال اخبرنا والدی بلحد الاسودین التمر
والماء قال اخبرنی الشیخ ابو الفضائل اسمعیل بن المظفر بن محمد بلحد
الاسودین التمر والماء قال اخبرنا ابو المفاخر عمر بن المظفر بن نبہان
بلحد الاسودین التمر والماء قال اخبرنا عبد اللہ بن محمد بن سابور
بلحد الاسودین التمر والماء قال اخبرنا ابو المبارک عبد العزیز
بن محمد بن منصور بالاسودین التمر والماء قال اخبرنا ابو مسعود
سلیمان بن ابراہیم بن محمد بالاسودین التمر والماء قال اخبرنا
ابو منصور عبد اللہ بن عیسی المالکی بالاسودین التمر والماء قال
اخبرنا ابو الحسن الصیقلی بلحد الاسودین التمر والماء قال اخبرنا
ابو شیبۃ احمد بن ابراہیم المخزومی العطار علی الاسودین التمر والماء
قال انبانا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین التمر
والماء قال اخبرنا نوفل بن وہاب علی الاسودین التمر والماء قال
اخبرنا عبد اللہ بن میمون القداح علی الاسودین التمر والماء قال

اضافنا الامام جعفر بن الصادق علی الاسودین التمر والمآء **قال**
اضافنا الامام محمد علی الباقر علی الاسودین التمر والمآء **قال** اضافنا
الامام زین العابدین العلی بن الحسین علی الاسودین التمر والمآء
قال اضافنا الامام حسین بن علی علی الاسودین التمر والمآء **قال**
اضافنا امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ علی الاسودین
التمر والمآء **قال** اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
الاسودین التمر والمآء **حدیث** قال **قال** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اضاف مومنا فکانما اضاف ادم ومن
اضاف اثنین فکانما اضاف ادم وحوا ومن اضاف ثلثۃ فکانما اضاف
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل **قال** الشیخ الشمس الدین الجزری
وھو حدیث غریب لم یقع لنا لھذا الوجہ الا لوجہ الاسناد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سند الدعا السیفی اویسیۃ

حامدا ومصلیا **اما بعد** فیقول العبد الذلیل
المفتقر الی الجلیل ابو الانوار محمد بن المدعو برستم علی

الحنفی الچشتی عفی عنہ قد اجازنی بقرءۃ الدعاء السیفی اجازۃ عامۃ
الشیخ السند الامام الهمام شیخ الانام قدوۃ الفقراء
سید العرفاء شیخ الطریقت والحقیقت امام اصحاب الشریعت بدر الاتقیا
شمس الاصفیا مخزن الاسرار الحمدیہ مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس
مشکوۃ الرسالت منور ضیاء اهل المعرفت حبیب الرحمان سیدنا مرشدنا
حضرت **سید محمد صوفی جان** الحنفی مذهباً
والچشتی الصابری طریقتاً والمرادابادی موطناً مد ظله العالی علی
سائر الطالبین و **هو** عن بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت
والایقان صاحب اللطف العمیم الشاہ عبد الرحیم المرادابادی
رحمه الله تعالیٰ اجازۃً عامۃً و **ایضاً** سمع لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً
الدعاء المذکور من اوله الی اخره عنه **قال** اجازنی عن الشیخ
البارع الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبید الله المرادابادی رحمه الله
تعالیٰ اجازۃً عامۃً و **هو** عن قرۃ عیون الموحدین منهاج
السالکین علامۃ الدهر شیخ العصر تابع السنت النبویہ صاحب
المراتب السنیہ فخر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بسید
شاہ غلام حسین الملقب بمیان صاحب المرادابادی رحمه الله تعالیٰ
و **هو** عن الشیخ الورع الاکمل الافضل وحید زمانه امام اوانه
راس المومنین شیخ المحققین صاحب الجود العظیم العارف الکامل المحدث
الشاہ عبد الکریم ملا فقیر اخوند الملقب بصاحب حق الزمان الفقیر

رحمه الله تعالى وهو عن عبد الرحمن وهو عن عبد القدوس وهو عن شيخ الاسلام وهو عن الشيخ محمد قطب وهو عن القطب وهو عن الشمس الدين وهو عن الشاه ركن الدين وهو عن الشيخ ابو الفتح وهو عن الشيخ الصدر الدين وهو عن الشاه مغيث وهو عن الشيخ بها والدين وهو عن الشيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين السهروردی رحمهم الله تعالى عليهم اجمعين هو عن السيد المرسلين خاتم النبيين احمد مجتبى محمد مصطفى صلى الله عليه واله واصحابه وازواجه وسلم اجازة روحانية



بسم الله الرحمن الرحيم

سند الدعاء حزب البحر

حامداً ومصلياً

من طريق الشيخ عبد الحق المحدث الشاذلى الدهلوى رحمه الله تعالى اما بعد فيقول العبد الذليل الى الله الجليل ابو الانوار محمد المدعو برستم على الحنفى الچشتى عفى عنه قد اجازنى السيد السند الامام الهمام شيخنا الانام قدوة الفقراء بدر العرفاء شيخ الطريقت والحقيقت

اماما صحاب الشریعت بدر الاتقیا شمس الاصفیا مخزن الاسرار الحکم مطلع الانوار الصمدیہ مقتبس مشکوۃ الرسالت منور بصائر اہل المعرفت حبیب الرحمان مرشدنا وسیدنا حضرت سید محمد صوفی جان الحنفی مذہبا والچشتی الصابری طریقتا والمرادابادی موطنا مد ظلہ العالی علی سائر الطالبین وھو عن بحر الحقیقت والعرفان شیخ الشریعت والایقان صاحب التطف العمیم الشاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالی وھو عن الشیخ البارع الکامل الافضل العلامۃ الشاہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالی وھو عن قرۃ عیون الموحدین منہاج السالکین علامۃ الدھر شیخ العصر تابع السنت النبویہ صاحب المراتب السنیہ قمر الکونین السید شاہ محمد حسین المعروف بسید شاہ غلام حسین الملقب بمیان صاحب رحمہ اللہ تعالی وھو عن الشیخ الاکمل البارع الافضل فرید اوانہ وحید زمانہ الحاج النواب الشیخ محمد رفیع الدین المرادابادی رحمہ اللہ تعالی وھو عن السید طہٰ وھو عن الشاہ محمد شاکر وھو عن الشاہ محمد عضمت اللہ وھو عن الشاہ وجیہ الدین وھو عن العارف الکامل الافضل الشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی الشاذلی رحمہ اللہ علیہم اجمعین وھو عن الشیخ عبد الوھاب بن ولی اللہ المحب الحنفی القادری الشاذلی المتوفی سنہ ۹۹۶ وھو عن الشیخ علی بن حسام الدین الشھیر بالمتقی وھو عن الشیخ احمد الکروی

المعروف بالحجرة و هو عن حافظ ابی عمر بن عثمان الدیمی الذی یزوره عزرائیل علیه السلام و هو عن الشیخ الشمس الدین محمد بن العماد و هو عن الشیخ ناصر الدین ابن المیلق الشاذلی هو عن الشیخ شهاب الدین المیلق الشاذلی و هو عن الشیخ جلیل الدین احمد بن عطاء الله الاسکندری و سیدی یاقوت الحبشی و هو عن الشیخ ابی العباس المرسی و هو عن الشیخ ابی الحسن علی بن عبد الجبار بن تمیم بن حرمز بن حاتم بن قصی بن یوسف الحسنی الفاطمی الشاذلی و هو تفقه رسول الله صلی الله علیه وسلم ه



بسم الله الرحمن الرحیم

سند التسبیح از حضرت امام حسن بصری
رضی الله تعالی عنه

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المسبحین محمد و آله واصحابه اجمعین فقد اجازنی السید السند الامام الهمام شیخ الانام بدر العارفین راس المحققین حبیب الرحمن سیدنا محمد صوفی جان زاد الله ارشاده علی سائر الطالبین سند الاجازة المسلسلة

عن المشائخ الکرام لاتخاذ السبحۃ عند ذکر الملک ذو الجلال
والاکرام قال اجازنی شیخنا العارف باللہ العلیم الشاہ عبد الرحیم
رحمہ اللہ علیہ قال اجازنی شاہ عبد اللہ رحمہ اللہ علیہ قال
اجازنی شیخ الکونین قمر العالمین قطب الثقلین غوث الدارین السید
شاہ محمد حسین المعروف بشاہ غدو حسین الچشتی الصابری المرادابادی
رحمہ اللہ علیہ مع العطاء التسبیح عن الحاج المحمد رفیع الدین مع
العطاء التسبیح عن الشیخ المولوی خیر الدین السورتی عن الشیخ
محمد حیات عن الشیخ عبد اللہ بن سالم عن الشیخ محمد سلیمان
عن الشیخ ابی عثمان الجزائری عن ابی عثمان المغربی عن السید
احمد حجی عن السید ابی سالم التازی عن ابی الفرح المراغی عن الشیخ
ابی العباس احمد بن رواد عن قاضی القضاۃ مجد الدین محمد بن محمود
بن علی الزورابادی عن الشیخ جمال الدین یوسف عن الشیخ تقی الدین محمود
بن علی عن الحافظ المجدالدین عن ابی یوسف بن الامام ابو الفرح بن الجوزی
عن ابیہ عن ابو الفضل محمد ناصر عن ابیہ ابی محمد عبد اللہ بن احمد
السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلمی عن ابی نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ
بن عمر عن ابو الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی عن ابو الحسن
المالکی عن ابو القاسم الجنید البغدادی عن السری بن مغلس السقطی
عن معروف الکرخی عن بشر الحافی عن عمر المکی عن رئیس الاولیا
التابعین حسن البصری قال قلت لاستادی یعنی الحسن البصری

انت مع عظمه وقلته ومباحثه تقره بعد التسبیح قال الاستاذ المعظم لان کونها اقرء التسبیح عن زمن الصحابه رضی الله عنهم فلهذا لا اتبعه — انتهی ٭

حق حق حق

شجرۂ عالیہ چشتیہ صابریہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الٰہی آن منم آلوده دامن	که سگ بگریزد از ناپاکیِ من
چنان در بیحیائی راه بردم	گناه کرده ناکرده شرم
رفیقِ راهِ من شد پُر گناہی	گواهِ جرمِ من شد روسیاهی
چو یارِ غار صدیقی نباشد	چو این بدکار زندیقی نباشد
چنان غرقِ چه پندار گشتم	که از تحت الثریٰ پائین گذشتم
بشکلِ اہلِ دینم پاک بیدین	حذر دارند از مکرم شیاطین

اگر لطفت نگردد دستگیرم | بقعر چاه گمراهی بمیرم
برای آه مهجور جگر ریش | پی اشک محب خسته خویش
بدرد عاشقان پاک طینت | بسوز چشتیان خاک طینت
بحق آن سرور جان پاکان | نشاط و انبساط غم گزینان
مه چرخ ولایت شیخ عالم | پی تعظیم او هفت آسمان خم
علالای کرم از چرخ بالاست | تلالای حشم از عرش اعلی است
شه دین صوفی پاکیزه ملت | گل تازه بهار باغ وحدت
بحق قبلهٔ عشاق واصل | که ذاتش کاملان را پیر کامل
بحق قدوهٔ دیوانگانت | بحق زبدهٔ دلدادگانت
بحق رافت و رحم مجسم | شه عبدالرحیم قطب عالم
بحق آن قتیل غمزهٔ تو | که جانش داد در عشوهٔ تو
شه مخدوم عبدالله نامش | شراب شوق تو پاینده کامش
بحق گوهر درج پیمبر | ولی خاص نسل ابن حیدر
چو پرسیدی کسی نام معظم | بفرمودی غلام آن حسینم
بحق آنکه ذاتش قطب قطبان | شهنشاه حقیقت غوث غوثان
بحق آنکه جان آمد کرم را | شه عبدالکریم خواجهٔ ما
بحق آنکه از عین عنایت | بدادی کور چشمان را بصارت
بحق شاه میران بهیک چشتی | که گردد هر گدای او بهشتی
بحق شاه عالی بو المعالی | رفیع الشان بملک عشق والی

بحقِ شیخ ما داؤد یکتا — سلیمانِ جہانِ عشق مولا

بحقِ آنکہ بُد محبوبِ صادق — خوشا بختش کہ تو بودی موافق

بحقِ بوسعیدِ پاک گوہر — بچرخِ عشقبازی سعد اکبر

بحقِ شاہِ شیرینِ بلخی — مہِ عرفان نظام الدین بلخی

بحقِ آن جلالِ ذوالجلالی — جلال الدین جمالِ ذوالجلالی

بحقِ عبدقدوسِ معظم — کہ در قدوسیان شد قطبِ عالم

بحقِ بادشاہِ مُلکِ مستی — محمدؐ ناخدائے فُلکِ مستی

بحقِ بادہ نوشِ جامِ عرفان — جنابِ شیخ عارف قطبِ مستان

بحقِ احمد عبدالحق مفخم — کہ پیشِ چرخ در تعظیم او خم

بحقِ آن جمالِ بادہ نوشے — جلال الدین جلالِ بادہ نوشے

بحقِ ترکِ شمس الدین خواجہ — کہ شد زلفِ سیاہش ہند راجہ

بحقِ شمعِ جمعِ دل گدازان — بیک آہِ جگر جانِ خاکسازان

شہِ صابر مہِ عالی مقامے — علاؤ الدین علی احمد بنامے

بحقِ آن فرید الدین یکتا — کہ رونق داد دینِ عاشقی را

بحقِ خواجہ قطب الدین کاکی — کہ یابد زو سگِ ناپاک پاکی

بحقِ صدرِ بزمِ عشق کیشان — دوائے ما غریبانِ سینہ ریشان

بحقِ آنکہ جانِ اولیا شد — ترابِ تربتِ او طوطیا شد

معین الدین حسن شیخ اکابر — اکابر را بذاتش صد مفاخر

بحقِ بلبلِ بستانِ وحدت — شہِ عثمان مہِ چرخِ محبت

بحقِ دودمانِ کاملان

بحقِ حاجیِ زوّار مولا — شریف زندنی آن خواجۂ ...

بحقِ موجبِ عاشق سرشتی — جنابِ خواجۂ مودود چشتی

بحقِ آن عزیزِ مصرِ عرفان — ابویوسف امامِ پاکبازان

بحقِ بومحمّد پاکبازے — بہ پیشِ بے نیازے بانیازے

بپےِ بواحمدِ ابدالِ چشتی — کہ تو در طینتش دردے سرشتی

بحقِ خواجۂ اسحاق شامی — کہ در ملکِ نکونامیست نامی

بحقِ قبلۂ جان خواجہ مُمشاد — کہ ناشادِ محبت را کند شاد

بحقِ بوہُبَیرَہ عزتِ دین — کہ از وے ند اریش شد رفعتِ دین

بحقِ آن حذیفہ شاہِ والا — کہ قدرِ قدرتش از چرخ بالا

بحقِ شاہ ابراہیمِ بلخی — کہ خمرِ او ندارد نام تلخی

بحقِ آن فضیلِ [illegible] — غریقِ بحرِ عشقِ ربِّ بیچون

بحقِ ابنِ زید [illegible] — کہ شد ذوالمجد وہم فخرالاماجد

بحقِ مجمعِ حُسن و محبت — حسن بصری امامِ اہلِ الفت

بحقِ آن مغان مے پرستان — امامِ کلِ ایمہ شاہِ مردان

علیِ ابنِ ابیطالب ستُرِ دین — امامِ عاشقانِ اہلِ تمکین

بحقِ آن شہنشاہِ رسالت — کہ آمد آئینہ سپہرِ جلالت

شہنشاہِ جہان سلطانِ عالم — خداوندِ زمانہ فخرِ آدم

ظہورِ کُنتُ کنزاً اصلِ مقصود — بہر چیزیکہ جمالِ اوست موجود

ظہورِ جملہ عالم از ظہورش — ہمہ نورانیان نوری ز نورش

همه اجسام را او جان جان است — از او قایم تمامی کن فکان است

یگانه دلبر و جانانهٔ ما — علاج این دل دیوانهٔ ما

همان شاهی که تو کردی وزیرش — همان ماهی که تو کردی منیرش

همان دلبر که شد دلدار خوبان — بملک دلبری سالار خوبان

نمیدانم چه حسن است این جوان را — که مایل کرد رب دو جهان را

بذات خود که شد مقصود بالذات — بشد از جلوه اش ارض و سماوات

که او شمع است و ما پروانهٔ او — شهید جلوهٔ جانانهٔ او

بکن شاها بجرمم من نگاهی — که مشکل نیست عفو روسیاهی

اگرچه آن منم در روسیاهی — بشیطان سابقم اندر تباهی

ولیکن آن تویی در چاره سازی — که گر خواهی بیک ساعت نوازی

ز انعام تو چشم لطف دارم — بکن از جام عشقت جرعه خوارم

خداوندا باین ناکاره رحمی — بسوی رستم بیچاره رحمی

بقید غم گرفتار است رستم
تو گر لطفی کنی گوید که رستم

هو القادر

شجرهٔ عالیه قادریه منوره

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

خدایا تویی شاهِ گیتی پناه — همه تختِ شاهی ترا جلوه گاه

ز فیضِ تو ظاهر مکان و مکین — ز نورِ تو روشن زمان و زمین

گدا را نوا از نوالِ تو شد — ملک را جلا از جلالِ تو شد

نشانِ جمالت رخِ مهوشان — دلیلِ کمالت دلِ بیدلان

کسی از برائے همه بیکسان — توانی سپهٔ هر دلِ ناتوان

ز بودِ تو موجود هر یک وجود — ز وُدِّ تو مودود هر یک ودود

ز جامِ تو مدهوش هر هوشیار — بنامِ تو گمنام هر نامدار

بدامِ تو هر مرغِ زیرک شده — ز تیرِ تو هر دل مشبک شده

به عاجز چو خواهی توانے دهی — بمرده چو خواهی تو جانے دهی

من ناتوان زار افتاده ام — به بابِ امیدِ تو استاده ام

بحقِ ادیبِ دبستانِ دین — امامِ صفوفِ بزرگانِ دین

رئیسِ شیوخِ زمان قطبِ کل — حبیبِ دو گیتی و خضرِ سُبُل

سراپا ظهورِ خدائے قدیر — برِ افلاکِ عرفان ماهِ منیر

همان مرد حق صوفی باصفا
که مثلش ندارد جهان ور دلا

بحق شهنشاه عرفان پناه
ز دست الٰہی ورا دستگاه

فرید زمان شاه عبدالرحیم
بتوحید یزدان بجان مستقیم

بحق شہنشاه عالی مقام
که باقیست باللہ عبداللہ نام

سپے نور عینین شاه حسین
اسیر دو عالم غلام حسین

بمقبول خاص رؤف رحیم
کرم کیش سلطان عبدالکریم

بسلطان اقلیم قرب اتم
ملائک حشم بل ملائک خدم

بشاه منور منیر جہان
شہنشاه دربار قدوسیان

سپے شاه دولا امام ھدا
دل صافش آئینۂ حق نما

به غوث جہان قطب فریادرس
بفریادیان نام نامیش بس

شہنشاه جیلان و فخر زمن
بنازد زمین زو به چرخ کہن

بان بوسعید سعید ازل
حبیب خداوند عزوجل

بآن حسن و خوبی بستان عشق
شہ بوالحسن مرد میدان عشق

بحق شہنشاه دین بوالفرح
که از بادۂ عشق بخشد قدح

بان عبدواحد وحید جہان
ز دریای وحدت دُر بے نشان

به بوبکر شبلی نادر صفت
ھزبر نیستان صدیقیت

بنور خدا سرور طائفه
به عزم اتم مہتر طائفه

جنید آنکه عزت به بغداد داد
ندارد زمانه نظیرش بیاد

بحق سری سقطی پیشوا
به هر رهروے رهنما رهنما

بمعروف کرخی مست الست | مدام است مینا و ساغر بدست
به موسی رضا آنکه اندر ولا | شد از لحن داود و نغمه سرا
بموسی کاظم شه باحشم | ز روز ازل مست وثابت قدم
بآن جعفر صادق باجمال | امام امامان اهل کمال
هر آنکس که نقش محبت پست | اگر نیک بینی شه باقرست
بفخر جهان قدوة الاتقیا | شهنشاه عبا و زین العبا
بآن نور عینین شیر خدا | حسین جگر گوشهٔ مصطفی
بشاه نجف بادشاه جهان | که از ناز او خود جهان شد جهان
امیر عرب هم خدیو عجم | سر هفت افلاک در پاش خم
سمی خدای جلیل الرتب | علی ولی بندهٔ خاص رب
بحق شهنشاه ختم رسل | جهان نیست نور بخشای کل
امیر دو عالم شه کائنات | بفرمان عالیش این شش جهات
رسالت مآب و هدایت پناه | شفیع خلائق فلک بارگاه
معلی جناب و مقدس حضور | تمامی فیوض سراپا سرور
شه انبیا ذات پروردگار | گدایش امیران گردون وقار
بهر جا جمال شریفش ببین | بهر دل خیال لطیفش ببین
جمالش بهر ذره ظاهر است | به این سیر هر چشم کی ناظر است
وجود همه از وجودش عیان | ز نورش منور تمامی جهان
به هستی جود ما گدای وییم | فنا گشته اندر بقای وییم

*

ستبے سموات او نیست دیگر نظیر ‌‌‌‌ درین کائنات خدائے قدیر

عجب نیست گر سایۂ او نشد ‌‌‌‌ کہ ظلمت باآن نور لائق نہ بد

ہمہ نرگس جادویش جان ما ‌‌‌‌ تولائے او عین ایمان ما

بذات خودت کا دست نور قدم ‌‌‌‌ حدوث است پیش وجودش عدم

اسیر قضائے تو کون و مکان ‌‌‌‌ گرفتار قدر تو این گن فکان

بکن چارہ سازی تو اے چارہ ساز ‌‌‌‌ بکن دلنوازی تو اے دلنواز

دلم را کن از معرفت معدنے ‌‌‌‌ ز دُرّ محبت بکن مخزنے

نہ دورست نزدیک تو منزلم ‌‌‌‌ چہ باشد چو لطفش شود ہمدمم

ندارم الٰہی دگر مدعا

نگاہے باین رستم بینوا

شجرہ عالیہ ابو العلائیہ رض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ریختہ اوج تو ز آغاز ‌‌‌‌ بال خرد بلند پرواز

اے راحت عاشقان بیمار ‌‌‌‌ وے مرہم سینۂ دل افگار

اے ذات تو برتر از گمانہا ‌‌‌‌ اے وصف تو خارج از زبانہا

اے آرزوے مرادمندان — وے چارۂ دردمندان

اے تاب و قرار بیقراران — امید دل امیدواران

سر دفتر شاہدان رعنا — سرآمد مہوشان زیبا

اے دلبر دلبران عالم — رحمے رحمے بحال زارم

از سوز فراق دل کباب است — افسانۂ عشق ما کتاب است

دستم بدہ و دستگیر من شو — پرتو فگن ضمیر من شو

یارب بپے آن حقیقت آگاہ — یارب بپے آن ولی ذیجاہ

بہر گل روضۂ ہدایت — بہر شہ ملک عشق و الفت

بہر شاہنشہ فلک قدر — ضو یافتہ از جمال او بدر

بہر مہ چرخ عز و تمکین — حق بین و حق آگہ و حق آگین

یعنی آن صوفی طریقت — کو سید طایفہ بہ ملت

بہر کہ تراست عاشق زار — بہر کہ ترا بجان خریدار

بہر کہ بعالم است رہبر — شاہ عبد الرحیم برتر

بہر شہ باکمال خوش ذات — عالم ز درش بیابد حاجات

بہر کہ شد اسم عبد اللہ — کس یافت بعالم اینچنین جاہ

یارب بپے آن ولی کونین — سلطان زمانہ شاہ دارین

بہر سر اولیاے واصل — آن شاہ غلام حسین کامل

بہر مہ قدس چرخ انور — آن متبع رسول اکبر

شاہے کہ بہ فقر گشت ممتاز — آن عبد کریم واقف راز

بهر شه دین بلند اختر | درگاه بگیر نام بر تر

بهر دل عاشقان غمگین | فرهاد عزیز تر ز شیرین

بهر چو شده عزیز احمد | فخر جهان دوست محمد

با صبر و قرار جان مضطر | شانش نشده به خلق دیگر

آن ویسی ذات پاک حیدر | محبوب جناب رب اکبر

یک الفت او هزار ایمان | جان و دل من به اوست قربان

معمور ز فیضش اکبر آباد | وابستهٔ او ز رنج آزاد

یعنی آن بو العلاست نامش | برتر ز ملائک هم مقامش

با قطب جهان عبد الله | ذی مرتبه ذی کمال و جاه

بهر کرم جناب والا | مشهور شده بخلق یحیی

بهر سر سروران کامل | عبد حق قطب جمله واصل

بهر ولی معارف آگاه | شبلی زمان عبید الله

بهر شه دین پناه یعقوب | وز بهر بهاء دین محبوب

یعنی پی آن بهاء ذیشان | سردار گروه نقشبندان

بهر شه ذی کمال سید | اسمش بجهان کلال سید

باآنکه از خداست راضی | ذی مرتبه حضرت سماسی

باآنکه علی راستینی | محمود بخیر بو الحسینی

بهر شه کشور معارف | حق دان و خدا شناس عارف

یارب بطفیل عبد خالق | بو یوسف رهنمای صادق

با آنکه ابو علی شده نام — بوقاسم ذوی الهمم والاکرام
با آنکه ابو الحسن معظم — مشهور شده ولی بعالم
بهر که ز اکابران دین شد — یعنی سلطان عارفین شد
بهر شه بایزید هادی — نامش سبب نشاط و شادی
بهر شه آن امام جعفر — از جمله جهان بزرگ و برتر
بهر شه قاسم سپهدار — در بزم یلان قوی و جرار
بهر شه دین پناه عالم — سلمان جهان شاه عالم
زینت ده مسند خلافت — رونق ده روضهٔ رسالت
محبوب جناب سید پاک — در حکم رسول چست و چالاک
سر آمد اولیای عالم — بهر صدیق اکبر اعظم
بهر سر انبیا و مرسل — آخر ز همه ز جمله اول
محبوب خدا رفیق عالم — مطلوب خدا شفیق عالم
درد دل خسته را دوائی — نامش پی هر مرض شفائی
دارم ز عطا و لطف امید — وارسته شوم ز رنج جاوید
نایم بفریب و مکر شیطان — در سینه فروز نور ایمان

ای رستم دلخراش خاموش
جز حق تو بکن همه فراموش

شجرہ عالیہ شطاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندا توئی محبوبِ عشاق
خداوندا توئی مطلوبِ آفاق

خداوندا توئی مسجودِ عالم
خداوندا توئی معبودِ عالم

خداوندا توئی شاہِ دوگیتی
خداوندا توئی شاہِ دوگیتی

بعالم نیست چون من کس گنہگار
بعالم نیست چون من خستہ و خوار

کہ پشتم خم شد از بارِ گناہم
کہ جز تو نیست کس پشت و پناہم

بمکروہاتِ عالم گشتم آلود
شدم از بارگاہت دور و مردود

بہ اظہارِ کمال آمد تو یکتا
بہ باطن گشت در ہر ذرہ پیدا

تو ہستی ایمن از تغییر و تبدیل
تو ہستی پاک از تاویل و تحویل

برائے دردِ عشاق جگرسوز
برائے گرمیِ حسنِ دل افروز

بسوزِ عاشقانِ سینہ افگار
بدردِ بلبلانِ خستہ و زار

بشوخیِ گلِ امید جاوید
بشادابیِ نخلِ باغِ امید

بحقِ آن شناسائے طریقت
بحقِ سالکِ راہِ حقیقت

بحقِ آن نشاطِ جان و ایمان
سرورِ وصلتِ فرقت گزینان

بحقِ نیّرِ چرخِ ولایت　　بحقِ کوکبِ برجِ ہدایت

بحقِ صوفیِ جان قطبِ عالم　　پےِ تعظیمِ او پیرِ فلک خم

بحقِ آفتابِ چرخِ رفعت　　پےِ آن محرمِ رازِ مودت

بہ منصورِ زمان شبلیِ دوران　　شہِ عبدالرحیم شیخِ پاکان

بنورِ حضرتِ بیچونِ مطلق　　ہمہ فیض و سراپا مظہرِ حق

پےِ عبداللہ شاہِ ولایت　　شدہ پیدا ازو راہِ ہدایت

بہ آن فانیِ ذاتِ مصطفائی　　پےِ آن نورِ چشمِ مرتضائی

پےِ آن شاہِ ذیجاہ و معظم　　کہ خود گوید غلامے از حسینم

پےِ آن غوثِ دوران قطبِ عالم　　شدہ با ذاتِ حق دمساز و ہمدم

پےِ عبدالکریمِ معرفت کیش　　کہ نامش مرہمِ جان و دلِ ریش

بحقِ عبدِ رحمانِ مکرم　　ندیدم ہیچ کس مثلش بعالم

بحقِ مجتبیٰ و عبدِ قدوس　　رود از بارگاہت کس نہ مایوس

پےِ عبداللہ عارف محمد　　کہ بودند ہر دو خاصِ ربِ امجد

پےِ عاشق محمد شاہِ عرفان　　عزیزِ خاطرِ بیچون سبحان

بحقِ سالکِ راہِ طریقت　　خدا قوسے شہِ ملکِ حقیقت

بحقِ بوالحسن آن خرقانی　　نعیمم کن سرورِ جاودانی

بحقِ شیخ اعرابیِ ذیجاہ　　کہ ذاتِ او شدہ ہادیِ گمراہ

محمد مغربی مقبولِ باری　　زبانِ خلق از توصیف عاری

بسلطانِ عارفین و شیخِ آفاق　　کہ شد در کوچۂ فقر و فنا طاق

بآن کو بایزید قبلهٔ دین
بچشمِ معرفت بد نظمِ پروین

بحقِ جعفر صادق امامے
محمد باقر شاهِ انامے

بحقِ آن که حق او را امین است
که نامِ پاک زین العابدین است

بحقِ آن امام عالیمقامے
حسینِ پاک شد مشهور نامے

بحقِ آن علی پاک طینت
وصی احمد و رکنِ شریعت

شهِ دلدل سوار و صاحب تیغ
که دستِ جودِا بارنده چون میغ

سپے تاجِ رسولانِ معنبر
بنورِ ذاتِ او عالم منور

فزون تر ذاتِ او از فهم و ادراک
بشانش خود خدا فرمود لولاک

بحالِ زارِ رستم رحم فرما
جوارِ خویش او را راه بنما

شجرهٔ عالیه قلندریه

بسم الله الرحمن الرحيم

خدائے جهان پرور بے نیازا
دلِ ریشِ مخلوق را چاره سازا

فلک را ز انجم منور نمودی
زمین را ز انسان عزت فزودی

تونی کافریدی بدریا گهر
منور نمودی تو شمس و قمر

بشر را فراست تو بخشیدهٔ — ثمر را حلاوت تو بخشیدهٔ

تو گل را چنان دادهٔ آب و رنگ — که عقل فلاطون در وهست دنگ

توئی اولی و توئی آخری — توئی باطنی و توئی ظاهری

اگر لطفِ تو دستگیری کند — گدائے به عالم امیری کند

منم او فتاده تو دستم بگیر — به تنگ آمده ام ز نفس شریر

سوئے خود ببین از خطایم گذر — به بیچارگیم ببفگن نظر

بحقِ سر اولیائے جهان — بحقِ گلِ گلشنِ چشتیان

پئے نونهالِ گلستانِ عشق — حبیبِ خدا جان و ایمانِ عشق

پئے بلبلِ گلشنِ مصطفا — پئے سروِ بستانِ صدق و صفا

بآن صوفیٔ صافیِ نورجان — که شد مرشد و رهنمائے جهان

پئے آن معینِ همه بیکسان — برائے فروغِ همه چشتیان

بآن قوس شهنشاهِ عبد الرحیم — سراپا ظهورِ خدائے کریم

به مستغرقِ حضرتِ ذوالجلال — پئے مخزنِ علم و فضل و کمال

بآن کو چو باشد جهان را پناه — که اسمش بود شاه عبدالله شاه

بجان تابعِ سنتِ مصطفا — بدل جان نثارِ جنابِ هدا

بحقِ جنابِ غلام حسین — شده مسندِ فقر را زیب و زین

به مجموعهٔ صد کمالِ ابد — بآن عاشقِ ذو الجلالِ صمد

بحقِ که عبد الکریم است نام — بگیر دا زو کارِ عالم نظام

بحقِ مهِ چرخِ لطف و عطا — چو شاه عنایت شہِ اولیا

بحق شه بیک مرد خدا | ولی خدا عارف باصفا

بحق شه بو المعالی جناب | بچرخ ولایت شده آفتاب

پی شیخ داؤد برتر مقام | که شد در صف اولیا نیکنام

بحق محمد که صادق بود | به اکرام او خلق عاشق بود

پی بوسعید ولایت مآب | فلک بارگاه و معلی جناب

بحق که زد بافت عالم کمال | نظام بلخ عاشق ذو الجلال

بحق جلال تقدس مآب | که هر ذره از فیض او آفتاب

پی عبد قدوس قطب جهان | ز نورش منور زمین و زمان

پی مظهر فیض اهل صفا | به شیخ محمد که شد رهنما

پی شیخ عارف پی عبد حق | ز نامش شود سینه دیو شق

بحق جلال هدایت مآل | که شد در زمانه عدیم المثال

بآن محو ذات خدای قدیر | بهستی شده در جهان بی نظیر

پی شرف قلندر فلک بارگاه | بملک هویت شده بادشاه

بحق شهاب فلک احتشام | بحق امام گرامی مقام

پی بدر دین غزنوی باکمال | پی قطب دین مظهر ذو الجلال

بحق که شد خواجهٔ خواجگان | نشاط و سرور دل چشتیان

معین نام پاکش بود در جهان | شه ذی کرم حامی بیکسان

پی آنکه عثمان هارون بود | دل دشمنان از غضب خون بود

پی آنکه نام است حاجی شریف | توانائی داده به زار و نحیف

پے قطبِ مودود شاہِ ہدا — بہ بو یوسف مصدرِ اولیا

بحقِ ابی محمد امام — پے احمد ابدال عالیمقام

پے آنکہ اسحق نامش بود — ہمہ خلق را لطف عامش بود

بحقِ جو ممشاد عالیجناب — جہان گشت از فیض او کامیاب

بحقِ امینِ خجستہ صفات — کہ یابد از و جملہ عالم نجات

بحقِ سدید ملایک حشم — بحقِ براہیم جانِ کرم

بحقِ فضیل سرِ اولیا — پے عبد واحد کہ شد رہنما

بحقِ حسن بصری ذی حشم — کہ در راہِ حق بود ثابت قدم

بحقِ علی صاحبِ ذوالفقار — کہ در ذاتِ او گشت حق آشکار

پے خاتم المرسلین شاہِ دین — برو گشت نازل قرانِ مبین

زتقصیر رستم سیہ در گذر
سوئے لطف و افضال خود کن نظر

شجرہ عالیہ مداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ذاتِ تو جانِ عاشقانت — وے اسمِ تو وردِ طالبانت

ای سرورِ سروران عالم — وی افسرِ افسرانِ عالم

ای بردهٔ تو گدا سلیمان — وی مورِ درِ تو شاه شاهان

ای مونس عاشقانِ بیمار — وی حامیِ بیکسان و ناچار

ای اخترِ برجِ کامگاری — وی گوهرِ درجِ بختیاری

ذاتت تو شکیبِ ناشکیبان — سائل بدرت فقیر و سلطان

با من نگهی ز چشمِ الطاف — عمری کردم تباه در لاف

ای نورِ تو روشنیِ ایمان — وی عشقِ تو قوتِ دل و جان

ای مبدعِ بودِ جملهٔ عالم — وی از تو وجودِ جملهٔ عالم

ای آنکه صفاتت عین ذات است — وی ذاتِ تو مخزنِ صفات است

از اسمِ تو شد ظهورِ اسما — اسما ز کجا تو لی مسمی

ای مرجعِ جمله این ضمائر — از نورِ تو روشن این بصائر

ای ذاتِ تو معدنِ ذوات است — وی از تو ظهورِ کائنات است

ای رونقِ حسنِ روی خوبان — وی شوخی و نازِ ماهرویان

ای غمزهٔ ابروی خمیده — وی حسرتِ عاشقِ ندیده

ای عشوهٔ نازنین زیبا — وی خوبیِ قامتِ دل آرا

زیبایش رنگِ گلعذاران — آرایش کاکلِ نگاران

یا رب بپیِ نور شمع عرفان — گلدستهٔ طاق دین و ایمان

یا رب بپیِ آن امیر اوتاد — یا رب بپیِ آن نصیر افراد

یا رب بپیِ آن رفیع ذیشان — یا رب بپیِ آن شفیع پاکان

یارب پے آن شہ زمانہ — در مجمع کاملان یگانہ

یعنی آن صوفیٔ گرامی — کو در صفِ اولیاست نامی

بہرِ ہمہ آسمان تفرید — بہرِ سیّاح دشتِ تجرید

بہرِ کہ از وست فیض جاری — باعبدرحیم نور باری

باشیفتۂ جمال صابر — سر تا بقدم جلال صابر

یعنی عبد اللہ شہ ناز — در خلوتِ قدس بود ہمراز

بہر آن عاشقِ ہمیشہ — دریاے علوم را شناور

بہرِ کہ بملک عشق والیست — یعنی کہ غلام حسین عالیست

باشمس ہماے عشقِ داور — زینت دہِ ارض ربِ اکبر

بافانیٔ ذاتِ پاکِ یزدان — یعنی عبد الکریم ذیشان

باعالمِ معنوی و صوری — عبد الرحمٰن جونپوری

باحضرتِ مجتباءِ مقبول — بیدار بذکرِ خویش مشغول

از من بگسل شعورِ عالم — بہرِ قدس نورِ عالم

چشمِ الطاف و رحم بر من — یارب بطفیل حاجی بدّھن

یارب پے بوالفتح مکرم — باقاضی مفخم و معظم

کن در رہِ خویش چیت و چالاک — تا از غمِ آخرت شوم پاک

باشاہِ حسام دین پرور — رحمے فرما بحالِ مضطر

یارب پے آن مدارِ عالم — قطبِ اوتاد شاہِ اعظم

اسمش کہ بدیع دین مدارست — در اہلِ کمال باوقارست

یارب بپے آن ولی طیفور | کن سینۂ ما ز عشق معمور

یارب بپے آن یمین نوری | روزی فرما بمن حضوری

یارب بپے آنکہ عبد اللہ | بنمائے مرا بسوے خود راہ

نوباوۂ گلشن صداقت | ے گوہر معدن رسالت

بہر صدیق یار غارش | از عرش برین فزون وقارش

یارب بپے آن جمیل رعنا | یارب بپے آن شکیل زیبا

بہر خورشید برج وحدت | بازیب دہ سریر کثرت

آن ذات خدائے لایزالی | بر تختہ کائنات والی

یعنی آن خواجۂ دو عالم | فخر حوا و ناز آدم

آن سید و مقتدائے کونین | شاہ آفاق و ماہ دارین

آن شافع خلق و حامی کل | در گلشن ذات پاک بلبل

با تاب و توان کالبدہا | با روح و روان جملہ اشیا

با ذات کہ مجمع صفات است | در شکل بشر ظہور ذات است

با آنکہ جمال مہوشان است | با آنکہ ادائے دلبران است

یعنی آن رہنمائے سید | محمود و محمد است و احمد

باد بروے صلوٰۃ الحمد | بہ آل و صحابۂ منور

بر سستیم دل شکستہ رحمے
یارب بحال خستہ رحمے

شجرۂ عالیہ اویسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہنشاہ شاہان عالم توئی ہمہ بیکسان را پناہم توئی

توئی آفریدی زمین و زمان ز نورِ تو معمور ہر دو جہان

ہمہ بیکسان را تو حاجت روا کہ محتاج لطفِ تو شاہ و گدا

ز ادراک و دانش بری ذاتِ تو زبان آشنا کے ز لذاتِ تو

مریضان غم را دوائے توئی دوائے توئی ہم شفائے توئی

بحالِ من زار ہم یک نظر کہ باشم ز فکرِ جہان بیخبر

بحقِ امیرِ ولایت پناہ امامِ جہان نورِ ذاتِ الہ

بحقِ گلِ گلستانِ کرم پۓ بلبلِ بوستانِ حشم

پۓ حضرتِ صوفیؒ باصفا امام ہدا صاحبِ اتقا

بقائی ذاتِ جنابِ احد بہ مستہلکِ عکسِ پاک صمد

پۓ شاہ عبد الرحیم سخی کہ مثلش ندارد جہان متقی

پۓ آن ملک گشت دربانِ او شدہ ہر دو عالم بفرمانِ او

پۓ صاحبِ جود و عرفان پناہ کہ اسمِ معظم شدہ عبد اللہ شاہ

پۓ آن شہنشاہ گردون وقار ملائکہ شدہ بردرش استوار

بحقِ کہ نامش غلامِ حسین — شده نورِ عینین شاہِ حسنین

پئے حامیِ شرعِ پاکِ نبی — پئے کاشفِ رازہائے ولی

جنید زمان خاص ربِ رحیم — شہِ دین و ایمان عبدالکریم

بحقِ میان ننھے عالی تبار — کہ شد کشورِ فقر را زو وقار

بحقِ حسن آن رسولِ نما — امیرِ دو عالم امامِ ہدا

به اسمعیل شاہِ عالی وقار — بملکِ ولایت بانا مدار

پئے شاہ عبدالعزیزِ ولی — عیان بود بر او خفی و جلی

پئے قطبِ دین مظہرِ ذاتِ حق — کہ ذاتش شده مصدرِ ذاتِ حق

بحقِ ابو یوسفِ رہنما — ہمہ اولیا را شده پیشوا

بحقِ کہ شد نیک انجامِ او — محمد بعالم شده نامِ او

بحقِ ابی احمدِ باصفا — نشد در جہان ہم چنین مقتدا

پئے آنکہ اسحٰق فخرِ زمن — ندیدم چنین عاشقِ ذوالمنن

پئے شاہ ممشاد عالی گہر — زخود بے خبر از خدا باخبر

بحقِ امینِ ولایت مآب — ز نورش منور مہ و آفتاب

بحقِ سدیدِ معلیٰ مقام — کہ شد اصفیائے جہان را امام

بحقِ براہیم گردون رکاب — زفیضِ او ہر ذرہ شد آفتاب

بحقِ فضیلِ ہدایت پناہ — فنا کرده خود را بذاتِ اله

بحقِ بو عمرانِ بنده نواز — بحقِ ابو موسیِ چاره ساز

بآن عاشقِ احمدِ باصفا — شده ذاتِ پاکش حبیبِ خدا

بان کو اویس سعید زمن | بتعظیم خم گشت چرخ کهن
بحق جناب عمر با جلال | با فلاک انصاف ماهِ کمال
امیرِ مسلمان شده ذاتِ او | فروغِ دل و جان شده ذاتِ او
بحقِ محمد رسولِ خدا | حبیبِ خدا سرورِ انبیا
منور همه عالم از نورِ او | غلامِ دنی هست فغفور او
چه پرسی که رستم چها میکند | بدرگاهِ تو این دعا میکند
الهی بحق بنی فاطمه | که بر قولِ ایمان کنی خاتمه

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

شجرهٔ عالیه صدیقیه

بسم الله الرحمن الرحیم

ای خدای کریم و رب غفور | لا تعد کرده ام خطا و قصور
شرمسارم ز کثرتِ عصیان | بیقرارم ز کثرتِ عصیان
لیک از فضلِ تو یقین دارم | شاد با آن دلِ غمین دارم

که مرا کامیاب گردانی ‌ ‌ ‌ سوئے آیم ز کوئے نادانی

فارغم کن مرا ز رنج و غم ‌ ‌ ‌ وارهان کن مرا ز بند الم

تا بکے قید بے الم باشم ‌ ‌ ‌ تا بکے مبتلائے غم باشم

تا کشم ناله از دل پر درد ‌ ‌ ‌ تا بمانم ز عشق تو رخ زرد

از کمالت مرا بکن مسرور ‌ ‌ ‌ ظلمت بخت ما بکن کافور

بحر دریائے فیض لطف و عطا ‌ ‌ ‌ معدن بخشش و نوال و سخا

بہر سردار اولیائے کرام ‌ ‌ ‌ دُرۃ التاج اصفیائے کرام

بہر قطب جہان شیخ زمان ‌ ‌ ‌ صوفیؒ صاف قلب نور جہان

بجہان مثل او نشد پیدا ‌ ‌ ‌ رہنمائے طریقت مولا

یعنی خاص جناب رب اله ‌ ‌ ‌ شاه عبد الرحیم عالیجاه

گل شاداب گلشن عرفان ‌ ‌ ‌ عاشق ذات ایزد سبحان

یعنی عبد الله شاه نیک سیر ‌ ‌ ‌ خلق را سوئے حق شده رہبر

سایۂ قد پاک مصطفوی ‌ ‌ ‌ ہم سخیہ جناب مرتضوی

یعنی آن فخر و عزت کونین ‌ ‌ ‌ شاه عالی ہمم غلام حسین

قمری شاخسار احدیت ‌ ‌ ‌ بلبل مرغزار احمدیت

یعنی عبد الکریم معدن جود ‌ ‌ ‌ مصدر لطف و فضل رب ودود

بحر نور خدائے لم یزلی ‌ ‌ ‌ کاشف پردۂ خفی و جلی

یعنی شاه منور ذیجاه ‌ ‌ ‌ هادی و رہنمائے حق آگاه

مسند آرائے بزم فقر و کمال ‌ ‌ ‌ سرور اولیائے نیک خصال

شافعِ اُمّتِ رسولِ کریم
حامیِ خلقتِ خدائے رحیم

رونق ارض و زینتِ افلاک
غوثِ اعظم حبیبِ ایزدِ پاک

یک نگاہ کرم بہ رستم زار
بگدا بخش دولتِ دیدار

بہرِ مقبولِ بارگاہِ احد
مرشدِ کاملِ احمدِ اسود

بہرِ ممشاد صاحبِ عرفان
ابو العباس خواجۂ دوران

بہرِ عبد اللہ واقفِ اسرار
صاحبِ فیض و کاشفِ استار

بہرِ نخلِ مرادِ باغِ صفا
بو محمّد گلِ ریاضِ ھُدا

بہرِ آن شاہ و مرشدِ ہادی
نیک سیرت جنید بغدادی

بہرِ آن بو سعید عالیجاہ
کہ ازو یافت فیض خلق اللہ

پے آن اسم او بشر حافی
شیخ عطا رومی چو شد ہادی

بطفیلِ فضیل نیک خصال
بہرِ منصور صاحبِ اجلال

پے شیخ محمّد برتر
بو محمّد حبیبِ گردون فر

حامیِ دینِ حق حبیبِ رسول
شدہ در بارگاہِ حق مقبول

تازگی بخشِ باغِ دینِ نبیؐ
بلبلِ گلستانِ مصطفوی

یعنی صدیقِ اکبر و افضل
رہنما و خلیفۂ اوّل

بطفیلِ کہ مجمعِ حسنات
باعثِ خلقِ جملہ موجودات

برتر از عرش قصر و بامِ او
قابِ قوسین از مقامِ او

سرورِ انبیا حبیبِ خدا
احمدِ مجتبیٰ حبیبِ خدا

سروِ بستانِ باغِ عز و شرف
غنچۂ گلستانِ عز و شرف

اینچنین گشت کثرتِ عصیان گوسے عصیان ربودم از شیطان

حال رستم ببین گنار خطا
بخش عصیان ز راہ لطف و عطا

شجرہ عالیہ زیدیہ قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خدائے کریم جل و علا
یک نگاہ بعبدِ خود فرما

جز تو دارم نہ دیگرے یاور
یا الٰہی بحالتم بنگر

پئے آن بوستانِ صدق و صفا
مظہر ذاتِ پاک جل وعلا

نور چشم و چراغ مرتضوی
رہنمائے سلوک مصطفوی

مظہرِ فیض و مصدرِ عرفان
قمر العالمین و نورجہان

ہادی خلق و مصدر عرفا
پیشوائے جماعتِ فقرا

فانی ذاتِ احمدِ مقبول
گلشن روضۂ فروع و اصول

اخترِ برج رفعت اعلا
گوہرِ درج دولت والا

یعنی آن صوفی بہر ثقلین
قطب آفاق و سید کونین

پے آن عالم علوم نبیؐ ‌‌ ‌ وارث خاندان مرتضوی

شہ عبد الرحیم قطب زمان ‌ ‌ مرشد دہ ہی و امام جہان

بجناب شہ صغیر و کبیر ‌ ‌ سالک مسلک رسول قدیر

شہ عبد اللہ خاصہ معبود ‌ ‌ ذات والاست ظلہ ممدود

پے آن شہسوار عرصہ دین ‌ ‌ اختر با وقار عرش برین

فخر گیتی و عزت دارین ‌ ‌ حضرت سید غلام حسین

بہر آن قطب مصطفی آباد ‌ ‌ بود از قید ہستی ہم آزاد

شہ عبد الکریم صاحب جود ‌ ‌ عاشق جان نثار رب ودود

بتقدس تآب عرش پناہ ‌ ‌ حق رس و حق رسان و حق آگاہ

منور منیر عالمتاب ‌ ‌ چمن دہر شد از و شاداب

پے آن قدوۂ اکابر دین ‌ ‌ شرف اولیاے روے زمین

غوث ثقلین ع شاہ گیلانی ‌ ‌ کہ شد اندر زمانہ لاثانی

پے بو الخیر مرد حق آگاہ ‌ ‌ سید باکمال و والا جاہ

پے یوسف کہ فایز النور ہست ‌ ‌ فیض او در زمانہ مشہور است

بہر شاہ ابو الحسن کہ کشود ‌ ‌ از طفیلش در فیوض ودود

پے شیخ احمد امام زمن ‌ ‌ یا الہی نگاہ لطف بہ من

پے آن کہف دین خوش اوقات ‌ ‌ در فیض و خزائن برکات

بہر بوبکر شبلی والا ‌ ‌ شیخ شیوخ مجمع کملا

پے آن سرو جویبار امید ‌ ‌ سید الطائفہ جناب جنید

پے آن بوسعید خرازی ‏ مرد میدان عشق و جانبازی

بهر عبد الله سوحی لقب ‏ کن مرا استوار راهِ ادب

پے آن بوتراب شیخ اجل ‏ فانی ذاتِ پاک عز و جل

بهر آن بایزید بسطامی ‏ در رهِ عشق کن مرا نامی

پے عبد الله علم بردار ‏ که شده نقش پاش مهر نثار

پے مهر سپهرِ جاه و جلال ‏ مخزنِ فیض و شوکتِ اقبال

قمری سروِ گلشن انصاف ‏ منبع حلم و معدنِ الطاف

تابع سنتِ رسول قدیر ‏ قبلهٔ کعبهٔ صغیر و کبیر

یعنی فاروق شاهِ نیک انجام ‏ قاطع سنتِ که دافع اوهام

بهرِ آن پادشاه کون و مکان ‏ سیدِ اشرف زمین و زمان

خاتمِ جمله انبیا و رسل ‏ سرورِ کائنات و روح کل

رحمتِ خاص و منبع برکات ‏ اصل مقصود و قبلهٔ حاجات

یا الهی به انبیای انام ‏ یا الهی به اولیای کرام

به این عبد کمینه رستم
یا الهی نگاهِ لطف و کرم

۱۰۵۱

شجرۂ عالیہ عثمانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے رحیم و کریم اے ستار — نظرِ رحم بہ من بدکار

گرچہ این بندہ غرقِ عصیان است — لیک ذاتت رحیم و رحمان است

نیست جز بابِ رحمتت مایم — چون نہ بر درگہِ تو می آیم

بہرِ آن منبعِ علومِ خفی — بہرِ آن مخزنِ فنونِ جلی

بہرِ آن قبلۂ صغیر و کبیر — بہرِ آن کعبۂ امیر و فقیر

بہرِ آن رونقِ مکان و مکین — بہرِ آن زینتِ زمان و زمین

بہرِ آن مظہرِ جلال و جمال — بہرِ آن مجمعِ فنون و کمال

یعنی آن صوفی بلند مقام — آلِ پاکِ جنابِ خیرِ انام

بہرِ آن باکمال سدرہ نشین — رونقِ گلشنِ بہشتِ برین

یعنی عبد الرحیم والاجاہ — عارفِ کامل و ولی اللہ

بہ رئیسِ گروہِ ابدالان — مقتدائے ہمہ نکوکاران

یعنی عبد اللہ حمیدہ خصال — عارفِ ذاتِ ایزدِ متعال

بہرِ فانیِ ذاتِ مصطفوی — تابعِ خاصِ سنتِ نبوی

فخرِ آفاق و زینتِ کونین — آن امیرِ جہان غلامِ حسین

پس پی آن کاشف خفی و جلی　　آفتاب سپهر لم یزلی
شاه عبدالکریم عارف حق　　نور انوار عالم مطلق
پس پی شاه منور عالم　　اختر برج نیّر اعظم
بهر آن مرکز زمین و زمان　　شاه جیلان و آفتاب جهان
ذات او اندر عالم فانی　　ختم باالله بود لا ثانی
بهر حمّاد قبلهٔ اکرم　　که شده او لاجواب در عالم
بهر آن مغربی نور ضیا　　که شده اندر زمانه بی همتا
پس پی بوبکر مغربیت که او　　بود بهر شکستگان دلجو
پس پی بوالفضل عالم یکتا　　فانی ذات پاک جل و علا
بهر ذات شریف اسمعیل　　کعبهٔ فیض را شده است خلیل
پس پی شبلی که مرد زاهد بود　　از تورع بشرع جاهد بود
بجنید که شد ز خود فانی　　لیس فی الکون مثله ثانی
پس پی خواجه ابوسعید که بود　　صاحب شفقت و عنایت وجود
به عبید حسن موحی که آن　　بود در عهد خویش قطب زمان
پس پی آن بوتراب نخشب زو　　چشمهٔ فیض شد روان هر سو
پس پی حاتم اصم امام زمن　　دافع کرب و درد و رنج و محن
پس پی عبدالله خواص خصوص　　بود اندر دو کون او مخصوص
به شفیق بلخ شه ذیجاه　　عارف باکمال و حق آگاه
به براهیم ادهم بلخی　　که زوی او ندید به تلخی

به تفصیل که شد ز فیض او — تمامی مشام جان خوشبو
عهد واحد که شد شه خوبان — رهنمای جهان وحید زمان
بجناب کمیل ابن زیاد — رحمت حق بروح پاکش باد
بهر آن مخزن حیا واتم — پیشوای صحابهٔ اعظم
حامی دین و جامع قرآن — ماه چرخ ولایت و عرفان
یعنی عثمان سید کونین — الملقب بلفظ ذی النورین
بهر ذات جناب جل و علا — نیر صبح وحدت اعلا
ویرا و سجده گاه خلق الله — روی پاک و لطیف وجه الله
ز وجودش وجود اشیا شد — ذات حق برملا هویدا شد
همه جسم اند و اوست نور جهان — همه جسم اند اوست روح روان
همه فرع اند ذات او اصل است — همگی را ببوی او وصلت

یا الهی بحالت رستم
به رحیمی نگر ز چشم کرم



شجرۂ عالیہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارب اپنی عون دے مجھ بے مدد کیواسطے
مرجعِ کل مصدرِ ذاتِ احد کیواسطے

معتکف بابِ رسول اللہ پہ ہر دم رہون
حضرتِ صوفیؒ امامِ مستند کیواسطے

ہر بنِ مو کے زبانِ شوق تیرا نام لے
حضرتِ عبدالرحیمؒ سرو قد کیواسطے

میری آنکھون کو عطا ہو سرمۂ عین الیقین
شاہ عبداللہؒ و باسند کیواسطے

دل اسیرِ زلفِ مشکینِ رسول اللہ ہو
آن غلام حسینؒ ذو فضلِ صمد کیواسطے

ہر بنِ مو سے انا احمد کا نعرہ ہو بلند
حضرتِ عبدالکریمؒ ماہ سند کیواسطے

مثلِ نرگس منتظر آنکھیں رہین دیدار کی
آن عنایت مائیِ ذاتِ احد کیواسطے

نغمۂ وحدت سنون ہر دم ربابِ جسم سے
شاہِ میران بھیکؒ شیخ نیک و بد کیواسطے

شہریارِ کشورِ توحید کرائے لاشریک
بوالمعالیؒ مصدرِ فیضِ ابد کیواسطے

وجہِ پاکِ احمدی ہر دم رہے پیش نظر
شیخ داؤدؒ مقدس مستند کیواسطے

موردِ فیض جنابِ سیدِ لولاک کر
حضرتِ محبوبِ صادقؒ سرو قد کیواسطے

ہو مشامِ روح مین خوشبو رسول اللہ کی
بوسعیدؒ قاطع نفس و حسد کیواسطے

تیری دیدِ حسن اپنی شکل مین ہر دم کرون
آن نظام الدینؒ بلخی باسند کیواسطے

ہر جمیلِ شوخ مین دیکھون جمالِ احمدی
آن جلال الدینؒ صمصامِ احد کیواسطے

کر ضیاءِ ماہتابِ قدس سے روشن دماغ
ابر برسا فیض کا میری زمینِ جسم پر
نعرۂ انّی انا اللہ ہر بنِ مو سے سنون
کل ملا ہر مین جشن دیکھون ظہورِ احمدی
وہ جلالِ ذات دکھ جس سے رخِ خور ماند ہو
کوکبِ رخشندۂ برجِ وصولِ ذات کر
یا الٰہی دل مرا غرقِ بحارِ ذات ہو
ذائقِ شیرینیِ توحید کر ای نیک ذات
بلبلِ سروِ سراپائے محمدؐ کر مجھے
قید مین اطلاق کے جلوے نظر آئین مجھے
وادیِ پرخارِ کثرت سے گلِ وحدت چنون
کل جہان آئینۂ وحدت نما ہووے مجھے
ہو مرا اوجِ ولائے سیدِ لولاک کر
ایک روحِ پاک دیکھون جملہ قالب مین عیان
دل مرا ہو ساجدِ محرابِ ابروئے نبیؐ
سینۂ سوزان مین میرے مشتعل ہو نارِ ذات
ہر ظہورِ اسم دیکھون اک نئے انداز سے
یا الٰہی ہو نہ وحدت حاجبِ کثرت مجھے
بابِ رحمت پر رسول اللہ کے ساجد رہون

قطبِ عالم عبد قدوسؒ صمد کیواسطے
حضرتِ شیخ محمدؒ ماہِ خد کیواسطے
شیخ عارفؒ قطبِ بستانِ احد کیواسطے
احمد عبد الحقؒ معظم مستند کیواسطے
آن جلال الدینؒ محبوبِ صمد کیواسطے
ترکِ شمس الدینؒ خواجہ ماہِ خد کیواسطے
صابرؒ مخدوم ضرغامِ صمد کیواسطے
حضرتِ گنج شکرؒ نورِ ابد کیواسطے
خواجہ قطب الدین کاکیؒ سرو قد کیواسطے
خواجۂ اجمیرؒ شیخِ مستند کیواسطے
شاہِ عثمانؒ واقفِ ہر نیک و بد کیواسطے
آن شریفِ زندلیؒ نورِ صمد کیواسطے
خواجۂ مودودؒ مقبولِ احد کیواسطے
شاہ بو یوسفؒ نبیلِ ماہِ خد کیواسطے
بو محمدؒ سے فیوضِ لاتعد کیواسطے
آن ولی احمدؒ ممشاد قد کیواسطے
خواجۂ اسحٰقؒ درویشِ صمد کیواسطے
خواجۂ ممشادؒ شیخِ مستند کیواسطے
بو ہریرہ عاشقِ ربِ احد کیواسطے

کہ تجلیات ذاتی سے کرے طورِ قلب پر
گلستاں عینیت ہو آتشِ وہم و دوئی
اپنے اصلِ جامعہ کے فرعِ کُل عالم کو یاں
رکھہ ہمیشہ گلشنِ توحید سے تازہ دماغ
دی خبر اصل شہود شاہد و مشہود سے
ہر نفس رسول اللہ سے ہو فیضیاب
اپنی صورت میں کروں نظارۂ حسنِ نبی

آں حذیفہؒ موردِ فیضِ ابد کیواسطے
شاہِ ابراہیمؒ شیخ نیک و بد کیواسطے
آں فضیلؒ وردِ دریائے صمد کیواسطے
عبد واحدؒ عارفِ ذاتِ احد کیواسطے
آں حسنؒ بصری امام مستند کیواسطے
حیدرِ کرارِ ضرغامِ صمد کیواسطے
سرورِ عالم مہِ اوجِ ابد کیواسطے

یارب اپنے عونِ رحمت پاسباں فرما مدام
رستمِ مسکینِ ضعیف کے مدد کیواسطے

شجرۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ رضؓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در بدر بھٹکا نہ یارب بیش و کم کیواسطے
غرقِ ذاتِ قعرِ احمد کر الٰہ العالمین
یاالٰہی عالمِ علمِ لدنی کر مجھے

سیدِ دنیا و دیں شاہِ امم کیواسطے
زینتِ ملکِ عرب غوثِ معظم کیواسطے
آں شہنشاہِ نجف کانِ کرم کیواسطے

اپنے سوز عشق سے خاشاک ہستی کو جلا
آن حسین کشتۂ تیغ ستم کیواسطے

کر [illegible] صبح [illegible] ذکر اپنا دو سبق
سید سجاد عابد ذی ہمم کیواسطے

یا الٰہی رکھ متاع آخرت سے مالدار
شاہ باقر مصدر فیض اتم کیواسطے

اے دہ دو پاک مجھکو اپنی حب صرف دے
جعفر صادق امیر محتشم کیواسطے

تشنۂ دیدار ہوں مجھکو عطا ہو جام وصل
موسیٰ کاظم مہ اوج کرم کیواسطے

تابع احکام سنت رکھ خداوند کریم
حضرت موسیٰ رضا ذی ہمم کیواسطے

یا الٰہی دے مجھے عرفان تیری ذات کا
حضرت معروف کرخی باحشم کیواسطے

جاری و ساری ہو رگ رگ میں میرے عشق نبی
حضرت سری سقطی ذو الکرم کیواسطے

رکھ حریم احمدی کا مجھکو محرم ہر گھڑی
آن جنید عارف ذات قدم کیواسطے

ذرہ ذرہ سے عیاں ہو آفتاب معرفت
آن جناب شبلی کشف الظلم کیواسطے

اتباع احمدی کا متبع فرما مجھے
عبد واحد مورد سر اتم کیواسطے

غنچۂ مقصد کھلا اپنی ہوائے فضل سے
بو الفرح طرطوسی عین کرم کیواسطے

قبۂ خضرائے اقدس کی زیارت ہو نصیب
بو الحسن ہنکاری نیکو شیم کیواسطے

آب رحمت سے ہرا کر دے میرا نخل مراد
بو سعید مخزن حلم اتم کیواسطے

منسلک فرما سلوک خواجگان چشت میں
غوث پاک مظہر شاہ امم کیواسطے

صرصر پندار سے محفوظ رکھ شمشاد جسم
عبد رزاق امیر محتشم کیواسطے

چشمۂ فیض ولایت سے مجھے سیراب کر
حضرت شاہ محمد ذی ہمم کیواسطے

مستفیض فیض صابر کر تعالےٰ بے نیاز
شاہ احمد کان الطاف و کرم کیواسطے

گیسوئے پاک محمد کا میرا دل ہو اسیر
حضرت شاہ علی چشم نم کیواسطے

شیشۂ خاطر سے میرے دور ہو گرد ملال | شاہِ موسیٰ دافعِ رنج و الم کے واسطے

دے مجھے اعمال حسنہ کا عمل یا رب مدام | سیدِ شاہ حسنؒ نورِ قدم کے واسطے

یاد میں تیرے بسر ہووے یہ میری عمر عبث | آن ابو العباسؒ مہ ذی حشم کے واسطے

اپنی کان معرفت کا کر تو در تہ بے بہا | آن بہاء الدینؒ فقیر با کرم کے واسطے

بے نیازا کر ہمارے قلب و دل کو با نیاز | آن محمد پاک باز چشم نم کے واسطے

بہرہ ور اپنے جمال پاک سے کر ذو الجلال | حضرتِ شاہ جلالؒ محتشم کے واسطے

کوچۂ تفرید میں اپنے کرم سے فرد کر | آن فرید بہکری ذی حشم کے واسطے

نارِ غیریت ہو مجھ پر باغِ نورِ عینیت | شاہ ابراہیم قتالی ذو الکرم کے واسطے

تیری ہر اک شان میں اک آن پاؤں جلوہ گر | حضرتِ شاہ حسینؒ ذو الہمم کے واسطے

کر کلیدِ معرفت سے وا ہمارا قفل دل | حضرتِ عبد الصمد نورِ قدم کے واسطے

بلبلِ نخلِ تجلیاتِ ذاتی کر مجھے | عبد رزاقؒ امیرِ ذی حشم کے واسطے

ثروتِ کونین سے ہو دل مرا یا رب غنی | آن نظام الدینؒ ملا محتشم کے واسطے

موردِ فیضان صابرؒ کر مجھے اے پاک ذات | حضرتِ عبد الکریمؒ با کرم کے واسطے

راہِ عرفان میں خداوندا میری امداد کر | آن غلام حسینؒ میر محتشم کے واسطے

عالمِ ناسوت میں لاہوت دیکھوں برملا | شاہ عبد اللہؒ شیخ ذی ہمم کے واسطے

اپنے آئینہ میں پاؤں عکس تیرا منعکس | حضرتِ عبد الرحیم محتشم کے واسطے

خطبہ خوانِ منبرِ توحید کر لے لاشریک | آن جنابِ صوفیؒ کاشف الظلم کے واسطے

سرفرازی دے عروجِ فکر کی معراج سے | اور شہِ صوفیؒ امیر با کرم کے واسطے

کر مجھے بیرنگی اسماء سے یا رب بہرہ ور

حضرتِ صوفیؒ نشہ نیکو شیم کیواسطے

شجرۂ عالیہ سہروردیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحم کر یا رب فقیرِ نیم جان کیواسطے
کر صفوفِ اولیا مین مجھکو یا رب باریاب
کھولدے ابوابِ رحمت آمدائے بحر و بر
دی شعورِ عبدیت پر یا خدا مجھکو عبور
ہو شبِ آلام میری یا الٰہی صبحِ عید
رہرو راہِ طریقت کر مجھے اے بے نیاز
کر کیف روح میری اپنی کیفِ وصل سے
حسنِ پاکِ احمدی سے کر منور لوحِ دل
عظمتِ عرفان سے یا رب معظم کر تو مجھے
نیرِ رخشندہ کر اوجِ تقدس کا تو مجھے
یا الٰہی کر مجھے مستہلکِ ذاتِ نبیؐ
معنیِ تنزیہ کھلجائین مجھے تشبیہ مین

عبدہٗ ولیدہ زبان کج مج بیان کیواسطے
حضرتِ صوفیؒ صفائے صوفیان کیواسطے
حضرتِ عبدالرحیمؒ نورِ جان کیواسطے
شاہِ عبداللہؒ شیخِ کاملان کیواسطے
آن غلام حسینؒ قطبِ واصلان کیواسطے
حضرتِ عبدالکریمؒ درفشان کیواسطے
عبدِ رحمانؒ معینِ بیکسان کیواسطے
عبدِ قدوسؒ امامِ عارفان کیواسطے
آن سلاحِ کاملِ نورِ جہان کیواسطے
آن محمدؒ قطبِ نورِ بے نشان کیواسطے
آن محمدؒ قطب فخرِ قدسیان کیواسطے
شمعِ دینِ رہنمائے انس و جان کیواسطے

اپنی حبِ ذات سے یارب مجھے محبوب کر
کر حقیقت کے مدارج سے الہی باخبر
اپنے نازِ دلربایانہ سے میرا دل لبھا
ماہتابِ آسمانِ فقر کر یارب مجھے
مطلعِ انوارِ شمسِ ذات ہو یہ دل میرا
شرکِ غیریت کی آلایش سے مجھکو پاک کر
صدرِ بزمِ فقر فرما اس فقیرِ خستہ کو
بادۂ سکر و بقا کا ہر جہت ہو ایک جام
اپنے علمِ معرفت سے تو مجھے تعلیم کر
کثرتِ طاعات کی یارب مجھے توفیق دے
کسوتِ صبر و رضا سے کر مجھے آراستہ
یاالہی صرف دل میں ہو تو تیرا خوف ہو
لوحِ دل پہ میرے فرما ثبت نقشِ اسمِ ذات
طبقۂ سفلی میں دیکھوں عالمِ علوی عیان
جسمِ خاکی کو میرے کر موردِ فیضِ قدم
فائضِ اقلیمِ ہستی کر مجھے ای پاک ذات
عارفِ ذاتِ جنابِ مصطفیٰ ہو جاؤں میں
کر جلائے قلب اپنے انجلائے ذات سے
جلوۂ ماہِ عرب سے دے میری آنکھوں کو نور

شاہ رکن الدین رکنِ دو جہان کے واسطے
حضرتِ ابو الفتح روحِ روان کے واسطے
صدر دینِ پیشوائے عاشقان کے واسطے
حضرتِ شاہِ منیرِ خوش بیان کے واسطے
آن بہارِ عاشقِ ربِ جہان کے واسطے
آن شہاب الدین شیخِ عارفان کے واسطے
بونجیب دافعِ وہم و گمان کے واسطے
خواجہ قاضی صدرِ بزمِ عاشقان کے واسطے
شاہِ وجیہ الدین پاکیزہ زبان کے واسطے
شیخ عمویہ رئیسِ کاملان کے واسطے
فرخِ زنجانی جانِ جہان کے واسطے
آن ابو العباس فخرِ انس و جان کے واسطے
شاہ عبداللہ خفیفِ نورِ جان کے واسطے
آن محمد خواجۂ قطبِ زمان کے واسطے
آن جنیدِ پاک شاہِ لامکان کے واسطے
سقطی نورِ زمین و آسمان کے واسطے
حضرتِ معروف کرخی خوش بیان کے واسطے
حضرتِ داؤد طائی در فشان کے واسطے
آن حبیب عجمی قطبِ بندگان کے واسطے

کر خدنگِ ناز سے زخمی دلِ مضطر میرا — آن حسن بصری امامِ عارفان کیواسطے
یاالٰہی گوہرِ کانِ ولایت کر مجھے — آن علیِ مقتدائے دوجہان کیواسطے

کر ولائے احمدی میں مجھکو فانی اے کریم
مصدرِ کُل ذاتِ ختمِ مرسلان کیواسطے

شجرہ عالیہ غفوریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارب اپنا عشق دی شوریدہ کیواسطے — نورِ اوّل صاحبِ شق القمر کیواسطے
صاف کر آئینۂ دل سے میرے زنگِ دوئی — حضرتِ صوفی شہِ عالی گہر کیواسطے
مالنِ ارشتم مسکین پہ اپنا رحم کر — حضرتِ عبدالرحیمؒ راہبر کیواسطے
نورِ کشفِ عبدیت سے چشمِ دل پرنور کر — شاہِ عبداللہؒ مردِ باثر کیواسطے
کر ثمر یارب مجھے نخلِ ولایت سے عطا — آن غلام حسینؒ شیخِ مقتدر کیواسطے
مرتفع فرما رخِ دل سے نقابِ غیریت — حضرتِ عبدالکریمؒ باہنر کیواسطے
کر غریقِ بحرِ رحمت مجھکو اے ربِ رحیم — عبدِ رحمانؒ نورِ دین اہلِ نظر کیواسطے
راہِ سنت کا ہو سالک یاالٰہی دل میرا — آن امیرِ مجتبائے خوش سیر کیواسطے

رکھہ فزائے قدس سے یارب میرا تازہ دماغ | عبد قدوسؒ مقتدر کیواسطے
ہو معطر روح عطرِ گلشن اسلام سے | آن سلامؒ رشکِ خورشید و قمر کیواسطے
اپنی صورت مین نمایان پاؤن شکلِ احمدی | حضرت شاہ قطبؒ عالی گہر کیواسطے
باادب حاضر رہون استادہ بابِ نبی | شاہ قطب الدینؒ فقیر با اثر کیواسطے
چشمِ ماہ و خور ہو خیرہ میری نورِ قلب سے | شاہ نجم الدینؒ نوری خوش نظر کیواسطے
کل مراتب مین برنگِ نوع فیضِ ذات پاؤن | خضرؒ رومی عاشقِ خیر البشر کیواسطے
کر جلالِ احدیت سے سوخت پندارِ دوئی | آن جمال الدینؒ جسیس باہنر کیواسطے
ربِ زدنی کے معارف سے مجھے آگاہ کر | بایزیدؒ کعبۂ اہل بصر کیواسطے
دم بھرے ہر دم مرا حبِ حبیبِ ذات کا | جعفر صادقؒ امام و راہبر کیواسطے
وردِ اسمِ پاکِ احمد میرے قوتِ قلب ہو | باقرؒ شاہنشہِ جن و بشر کیواسطے
کر معنبر نکہتِ عرفان سے میرے جسم کو | زین عابدؒ زینتِ شمس و قمر کیواسطے
بسملِ صمصامِ ابروئے نبی ہو دل میرا | حضرت شبیرؒ تفتیدہ جگر کیواسطے
کر منور نورِ عرفان سے میرا آب و گل | آن علیؒ پاک شاہِ بحر و بر کیواسطے

آب جوئے قدس سے دھوکر میرا دل شاد کر
بادشاہِ دو جہان خیر البشر کیواسطے



شجرہ عالیہ خفیہ رضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامِ عرفاں دے خدایا تشنہ لب کیواسطے
غیرتِ ملکِ عجم رشکِ عرب کیواسطے

کر الٰہی عقلِ اوّل سے مرا روشن دماغ
صوفیؒ پابند فرض و مستحب کیواسطے

کوچۂ فقر و فنا میں کر مجھے یکتا و فرد
حضرتِ عبد الرحیمؒ ذی رُتب کیواسطے

دولتِ قربِ اتم سے مجھکو مالامال کر
عبد اللہؒ مخزنِ علم و ادب کیواسطے

رکھ سگِ درگاہ صابرؒ اے خدائے بے نیاز
آں غلام حسینؒ شیخ منتخب کیواسطے

کر منور دل ہمارا اپنے نورِ ذات سے
حضرتِ عبد الکریمؒ فضلِ رب کیواسطے

دے پر توحید اس مورِ ضعیف خستہ کو
رحمت اللہؒ دافعِ رنج و تعب کیواسطے

دے رموزِ عالمِ بالا سے بالا تک عبور
حضرتِ شاہ حیاتؒ خوش نسب کیواسطے

یا الٰہی برزخِ کبریٰ کے معنی کھولدے
شاہ صادقؒ عاشقِ اُمی لقب کیواسطے

خلعتِ وحدت وجودِ روح کو ہوئے عطا
بو سعیدؒ طالبِ عالی طلب کیواسطے

اپنی درگاہِ شہنشاہی کا مجھکو کر فقیر
آں نظامؒ بلخیِ والا حسب کیواسطے

تیری تیغِ عشق سے یا رب میں ہو جاؤں شہید
آں جلال الدینؒ جلالِ پاک رب کیواسطے

نورِ اوّل کی حقیقت کا محقق کر مجھے
عبد قدوسؒ مقدس ذی رتب کیواسطے

والیِ ملکِ ولایت کر مجھے مولائے کل
آں صفیؒ عاشقِ ماہِ عرب کیواسطے

کر شرف مجکو یا رب اپنے شرف دید سے
آن نصیر الدین نصیر روز و شب کیواسطے

کر خلیل کعبۂ تفرید اے مولا مجھے
شاہ ابراہیم شیخ منتخب کیواسطے

انجلائے نور سے کر قلب میرا ماہتاب
عبد واسع مظہر انوار رب کیواسطے

خضر صحرائے سعادت کر مجھے اے بے نیاز
عبد قادر دافع خشم و غضب کیواسطے

ہو مفرح یہ دل مہجور جام وصل سے
شیخ عثمان قاطع لہو و لعب کیواسطے

کاشف اسرار غیبی کر مجھے ای پاک ذات
شاہ فضل اللہ خوش خو خوش نسب کیواسطے

عارف و معروف کی تمیز سے آزاد کر
شاہ نجم الدین نور روز و شب کیواسطے

کھولدے اپنی کلید معرفت سے باب دل
شاہ ابراہیم شیخ ذی رتب کیواسطے

آفتاب دل سے میرے ابر غفلت دور ہو
شیخ احمد تابع شاہ عرب کیواسطے

نور خورشید حقیقت سے مجھے پر نور کر
بو حنیفہ آن امام منتخب کیواسطے

ماند ہو میرے صفائے دل سے نور آفتاب
جعفر صادق امام روز و شب کیواسطے

رشک ماہ چاردہ کر اس دل تاریک کو
آن جناب باقر انوار رب کیواسطے

ساجد باب شہنشاہ رسل ہو دل میرا
سید سجاد عابد ذی رتب کیواسطے

جادۂ تسلیم کی یا رب مجھے راہیں دکھا
آن شہید کربلائے تشنہ لب کیواسطے

سارے عالم مین تصرف پاؤں اپنی ذات کا
آن علی پاک محو ذات رب کیواسطے

قاری قرآن رخسار رسول اللہ کر
سید عالم شہنشاہ عرب کیواسطے

چشمۂ رحمت سے در مغفرت جو کے عطا
رستم خاطی مذنب پر تعب کیواسطے

شجرۂ عالیہ فردوسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامۂ توحید دے اس خستہ تن کیواسطے
مبدعِ کون و مکان بانیٔ زمن کیواسطے

فیضیابِ آفتابِ صبحِ وحدت دل رہے
صوفیؒ محبوبِ ربِ ذوالمنن کیواسطے

سرمۂ مازاغ ڈالی نرگسین آنکھین دکھا
حضرتِ عبد الرحیمؒ سیم تن کیواسطے

قلزمِ عرفان روان ہو میرے قعرِ قلب مین
عبد اللہؒ ماہرِ علم و فن کیواسطے

کر بیابانِ ہویت کا مجھے شیرِ ببر
آن غلام حسینؒ گلگونہ بدن کیواسطے

دل حریقِ آتشِ الفت رہے یارب مدام
حضرتِ عبد الکریمؒ کاسبِ فن کیواسطے

دولتِ عشقِ نبیؐ سے مجھکو مالامال کر
عبد رحمانؒ صیدِ بزمِ اہلِ فن کیواسطے

چشمِ دل مخمور ہو تیرے خمارِ عشق سے
عبد قدوسؒ فقیرِ خوش چلن کیواسطے

یاالٰہی آفتابِ زندگی جب ہو غروب
مغفرت کیجو سلامؒ گلبدن کیواسطے

سبزۂ صحرائے طیبہ کی نزادی قلب کو
حضرتِ مخدومؒ قطبِ اہلِ فن کیواسطے

تاجِ سر ہو خاکِ پائے صوفیؒ عالیجناب
قطبِ دینؒ پاک صدرِ انجمن کیواسطے

جب لبِ بامِ فنا آئے میرا شمسِ حیات
فضل کیجو آن منیرؒ خوش چلن کیواسطے

نورِ اوّل جلوہ فرما یا دن کل ابصار مین
شیخ یحییٰؒ شرف دین شیخ زمن کیواسطے

کر مقرب مجھکو قربِ صاحبِ قوسین سے
آن نجیبؒ دافعِ رنج و محن کیواسطے

رکھ مجھے یارب ہمیشہ سائلِ فیضِ نبیؐ
شاہِ رکنؒ واقفِ سرّ و علن کے واسطے

جب میں ہوں دہر فنا سے راہیِ راہِ بقا
رحم کیجو بدرِ دین شیرین سخن کے واسطے

دعوتِ توحید کا یارب مجھے مدعو بنا
شاہِ سیف الدینؒ سیفِ ذو المنن کے واسطے

ہر وجیہ الشیخ کا دیدار تیری دید ہو
نجمِ دینؒ کبرائے گلگون پیرہن کے واسطے

دے صفائی ماہِ قلبِ حضرتِ صوفیؒ سے نور
آن نجیبؒ زینتِ ہر انجمن کے واسطے

یا الٰہی دل میرا سوئے کوہِ ذات ہو
شاہِ وجیہ الدینؒ پاکیزہ چلن کے واسطے

دل میرا ہو وادیِ ایمن تجلا سے تیرے
حضرتِ ممویہؒ شیخِ مرد و زن کے واسطے

برسا معرفت کی بارشِ نعمت سے کر
احمدِ اسودؒ رئیسِ اہلِ فن کے واسطے

کر شعاعِ شمسِ اوجِ سروری سے مستفیض
حضرتِ ممشادؒ نورِ ذو المنن کے واسطے

دے وہ سوزِ عشق جس سے مرغِ دل ہو کباب
آن جنیدؒ صدرِ بزمِ اہلِ فن کے واسطے

کعبۂ ذاتِ رسول اللہؐ کا حاجی بنا
آن سری سقطیؒ شیرین سخن کے واسطے

اپنی چنگِ روح سے ہر دم سنوں نغماتِ ذات
حضرتِ معروفؒ استادِ زمن کے واسطے

کوکبِ رخشانِ برجِ واحدیت کر مجھے
آن رضاؒ محبوبِ حق ذو المنن کے واسطے

ہر تعین میں بطرزِ نوع تیرا حسن پاؤں
موسیٰ کاظمؒ غریب و بے وطن کے واسطے

کوچۂ تسلیم میں یارب رہوں ثابت قدم
جعفرِ صادقؑ امامِ مرد و زن کے واسطے

گوہرِ تابندۂ بحرِ ولایت کر مجھے
شاہِ باقرؒ ماہرِ ہر علم و فن کے واسطے

یا الٰہی دے مجھے تعلیمِ قرآنِ مجید
زین عابدؒ یادگارِ پنجتن کے واسطے

کشتۂ شمشیرِ ابروئے رسول اللہ کر
آن شہیدِ کربلا خونی کفن کے واسطے

مجھکو ادراکِ حدیثِ سیدِ لولاک دے
حیدرِ کرارؓ صفدر صف شکن کے واسطے

ہون صفاتِ سبعہ میری ختم ذاتِ احمدی
سرورِ عالم شہنشاہِ زمن کیواسطے

میوہ نخلِ ولایت از خدا یاقوتِ روح
رستمِ حقّار ضعف خستہ تن کیواسطے

شجرہ رضویہ غلنیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھول بابِ فیض یا رب اس گدا کیواسطے
مضطر و بیتاب و فرقت آشنا کیواسطے

اک نظر چشمِ کرم سے اس گدا کیواسطے
احقر و درویش و مسکین بینوا کیواسطے

اپنی شمسِ ذات کے انوار سے کر مستفیض
فیض بخشِ ہر دو عالم مصطفیٰ کیواسطے

سخت راہیں معرفت کی ہیں یہ یارب بن ہون
مقتدائے اہلِ عرفان مرتضیٰ کیواسطے

کشتۂ شمشیرِ تسلیم و رضا کر تو مجھے
ان حسینِ پاک شاہِ کربلا کیواسطے

ہو مقرب روح میری تیری قربِ قدس سے
مہبطِ فیضِ لدن زین العبا کیواسطے

سالکِ راہِ خدا یارب ہمیشہ رکھ مجھے
سید السادات باقر رہنما کیواسطے

اس دلِ وحشی کا مونس ہو الٰہ العالمین
جعفرِ صادق انیسِ اولیا کیواسطے

طے مقاماتِ فنا و فقر ہون یارب میرے
موسیٰ کاظم امیرِ اتقیا کیواسطے

دے معارف کے حقایق پہ خدایا دسترس
بو علی بن حضرتِ موسیٰ رضا کیواسطے

تیری سوزِ عشق سے ہر دم رہوں میں بیقرار | حضرتِ معروف کرخیؒ پیر یا کیواسطے

کر سرورِ وصل سے مسرور یہ مغموم دل | حضرتِ سری سقطیؒ مہتدا کیواسطے

علم ہو اپنی حقیقت کا مجھے اے بے نیاز | آن جنیدؒ عالمِ علمِ ادا کیواسطے

کر گدائے بارگاہِ احمدی یارب مجھے | بوعلیؒ رودبارے پیشوا کیواسطے

اب رحمت سے ہماری فردِ عصیان پاک کر | بوعلیؒ کاتبِ ماہِ لقا کیواسطے

مشرقِ ہستی میں میری کر طلوعِ شمسِ ذات | مغربی عثمانؒ مرد باخدا کیواسطے

میرا ہر ہر عضو جسمی یاد میں ہو تیری محو | قاسمِ گرگانی نازک ادا کیواسطے

کر نیستانِ صداقت کا مجھے شیر ببر | بوعلیؒ فارمد شیخ ہدا کیواسطے

آہوئے صحرائے ذاتِ لایزالی کر مجھے | آن غزالیؒ محمد رہنما کیواسطے

گلشن ذاتِ محمد کا مجھے بلبل بنا | احمدِ غزالیؒ جانِ صفا کیواسطے

یاالہی شامِ عصیان ہو میری صبحِ نجات | بونجیبؒ اشرفِ ارض و سما کیواسطے

قبر میں بھی تا قیامت دلکو تیری یاد ہو | پادبوسی عمادِؒ پُر ضیا کیواسطے

دل شعاعِ شمس سے بڑھ کر میرا پر نور ہو | شاہِ نجم الدینؒ کبری باسخا کیواسطے

کھولدے رمزیں نفی کی معنی اثبات سے | آن علیؒ ابن لالا بو الوفا کیواسطے

اپنے مقبولین کے صدقے میں مجھکو بخشدے | مجد دینؒ پاک کی آہ رسا کیواسطے

کر تمامی حاجتیں میری روا اے پاک ذات | احمدؒ اسفرائنی حاجت روا کیواسطے

نارِ غیرت سے ای رب جان محفوظ کر | نور دینؒ نسوانی سِترِ اینما کیواسطے

اپنی آبِ فیض سے کر کشتِ دل میرا ہرا | آن علاء الدولہ صاحبِ عطا کیواسطے

سب کئی افعالِ مذمومہ حمیدہ ہوں خدا | حضرتِ محمودؒ نورِ کبریا کیواسطے

اتنا ع کی مشکل خداوندا مجھے آسان ہو
رکھ معلّ صدچاک پر میرے تو مرہم وصل کا
شمع روشن رکھ نور اوّل کی شعاعوں کا مجھے
دے جمال یوسفی کی اصل سے مجھکو خبر
محرم اسرار وحی کر مجھے اے رب روح
یک بیک تو غیب اکرم اس گدا خستہ پر
یا الٰہی کر ترحم اس غریب خستہ پر
خواہشات ماسوا سے قلب ہو خالی میرا
دل ہجوم یاس سے یارب میرا گھبرا گیا
دے شراب بیخودی کا مجھکو یارب ایک جام
کر اسیر ملک وحدت اے شہنشاہ جہان
کر حریم عبدیت کا محرم کلّی مجھے
لجۂ دریائے رحمت کا شناور کر مجھے

آن علی ہمدانیؒ شہ کاملت کیواسطے
حضرت اسحاقؒ درویش خدا کیواسطے
سید احمد نور بخشؒ پر صفا کیواسطے
یوسف نورسےؒ جمیل خوش ادا کیواسطے
آن علی پیر باباؒ با صفا کیواسطے
حضرت درویزہؒ حق آشنا کیواسطے
شاہ دریا خانؒ مخزن ذوالعطا کیواسطے
حضرت خالاکؒ مرد بے ریا کیواسطے
رحم فرما شاہ پنجوؒ با خدا کیواسطے
حضرت عبدالکریمؒ پیشوا کیواسطے
آن غلام حسینؒ نور مصطفیٰ کیواسطے
حضرت عبداللہ اہل ولا کیواسطے
حضرت عبدالرحیم مقتدا کیواسطے

مصحف رخسار احمد کا ہو حافظ دل میرا
صوفی مدظلہ العالی شیخ صنوف اصفیا کیواسطے

شجرۂ عالیہ شاذلیہ رضؓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نگاہ لطف دلریش غنی کیواسطے — سرور کونین ذاتِ سرمدی کیواسطے
اپنی نورِ ذات سے مجھکو صفائے قلب دے — صوفی علیؒ کابلی ذاتِ احمدی کیواسطے
اے رحیم بیکسان کر رحمتِ حسنِ عمل — حضرتِ عبدالرحیمؒ مستقی کیواسطے
رکھ مجھے آزاد قیدِ عابد و معبود سے — عبداللہؒ واقف رمزدلی کیواسطے
اے سہی مولا ولائے ذات سے کر بہرہ یاب — آن غلام حسینؒ اولادِ علی کیواسطے
دفترِ عشاق مین کر فرد اے ربِ کریم — حضرتِ عبدالکریمؒ متقی کیواسطے
صفحۂ دل پر ہمارے کر رقم تحریرِ نور — آن ستورؒ کاشفِ سرِّ خفی کیواسطے
آسمانِ حسن کا غرّہ مجھے ماہِ مبین — بوالحسنؒ شیخِ طریقِ شاذلی کیواسطے

کل شئی یرجع کی اصل سے ممتاز کر
مرجعِ کل ذاتِ پاکِ احمدی کیواسطے

قصیدہ متبرکہ بحضور شیخ الطریقت امام اصحاب حقیقت حضرت صوفی جانصاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ

گر معجزِ مسیح کند کلکِ من عیان
آبِ حیات و نظم دل آویزِ من یک اند
رنگین ترا ند بسکہ سخنہائے نغزِ من
خطہا کشیدہ خامۂ مشکین شمامہ ام
لطفم چو قند ریخت بدامانِ سامعہ
از نافہ دوات چو آہوئے کلکِ من
ہر مشک دانہ کہ بجیب سطور ریخت
محتاج احتیاج کسے نیست دعویم
شورِ ملاحتش بجہان اوفتادہ است
ہر شعرِ من کہ ہر دو جہان کمترش بہاست
ہر گوہرِ یکہ کلک گہر ریز ریختہ
با این متوجہ بر فطری مکدرم

در دم دبدبہ بپیکرِ معنی ہزار جان
تاثیرِ جانفزاست در اندازِ این آن
مستغنی است خاطرم از سیرِ بوستان
بر سبزۂ خطِ جان بخش گلرخان
از یاد شد شکر شکنیہائے طوطیان
ہنگامِ نطقِ معنی باریک و خوش بیان
شد مرتفع چو کوکبہ بختِ خسروان
بر رو بروے دیدۂ تحقیقِ عارفان
نظمم کہ ہست شاہد بیمثل در جہان
در دیدۂ تصورِ یارانِ نکتہ دان
پر نور شد ز شعشۂ او چشمِ اختران
دیدم نہ ہیچکس کہ کنم حال زو بیان

اشکم چو جوش زن شود از درد جان و دل — هر موج او برون رود از اوج کهکشان

نخل مراد ما که کنون بار دار نیست — گر دست آسمان مسلط بر و خزان

دل را چمن چمن گل حسرت بدامن است — از خار خار شعله مرا سوخت آسمان

از حجرهٔ ضمیر عروس نشاط را — بیرون کشیده است غم و هر سو کشان

غیر از غبار نیست در آئینهٔ دلم — فقدان جوهر است درین تیره خاکدان

همکی بخون دل شگفانم بهار درد — تا کی بسوز سینه شوم گرم الامان

باید مرا کنون که بهای بدر روم — تا وا رهم ز کینه و جور ستمگران

بر بستان صوفی جان رهنمای خلق — قطب زمانه غوث جهان شیخ عارفان

چشم جهان ندیده چنین پیشوای کل — شبلی وقت و خواجهٔ خصال و فلک جان

نو باوهٔ حدیقهٔ عشق غنا و فقر — قمری خوش نوای گلستان چشتیان

تنزیه ذات پاکش و تشبیه صورتش — شد ممکن و وجوب بیک ذات او عیان

یابد ز روی روشن او مهر روشنی — گردد مطیع آرزو دیش هر زمان زمان

دیدم نه این صفا بروی شاهدان دهر — جان و دلش نموده فدا دلبران بران

دریا دلی که روبروی فیض بیشمار — عشر عشیر هست یم و بحر بیکران

کرسی نشین معرفت و ذات کردگار — سرّ خدا به پردهٔ ذاتش شده نهان

مستغرق بحار صفات نبی است او — خلق محمدی شده در سیرتش عیان

یابد جهان ز فیض اتم آنجناب پاک — سرمایهٔ سعادت جاوید در جهان

از عکس صاف حضرت صوفی جلا پذیر — آئینهٔ ضمیر مصفای قدسیان

گنجینهٔ فیوض الهی است ذات او — کامل شوند از اثر فیض ناقصان

معراج معنویت جنان آن امیر را ‌‌‌‌‌‌‌‌ ‌‌‌‌‌‌‌‌ خدام او روند بیک گام لامکان

وابستگان دامن پاکش بیک کرم ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ واصل شوند در حرم ختم مرسلان

پیدا ز الرسول ز هر موی جسم او ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ فانی بذات مصطفوی گشت آنچنان

در وصف غائبانه ذات شریف او ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ تا چند رشته ستم جگر افگار تر زبان

وقت است آن بیاوری عقل نکته ور ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ آرے حضور او گهر چند ارمغان

مطلع

عرفان مآب چو تو ندیدیم در جهان ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ این پایه نیافت کسے هم ز صوفیان

مطلع ثانی

ذات مبارک تو بود اندرین زمان ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ قطب طریق عشق و خداوند چشتیان

بوے گل ریاض کرم خلق عام تو ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ پر عطر ساخت جیب عروسان گلرخان

حلمت اگر بکاه سبک سایه افگند ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ برگ خسے شود ز وقارت جبل گران

لطف تو بر غریب مدام است سایه دار ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ از طاقت تو یافته هر ناتوان توان

چون تو ولی کامل بر حق بدهر نیست ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ پیدا نگشت مثل تو دیگر درین زمان

کس نیست بر در تو نیابد مراد خویش ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ ذات مقدس است مددگار بیکسان

مطلع ثالث

اے بهره ور ظهور خداوند انس و جان ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ وے مصدر صفات نبی ختم زمان

اے عاشق جمال و کمال محمدی ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ باشی چرا نه دلکش و محبوب انس و جان

از فرش تا به عرش همه سوخته شود ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ گر سوز عشق گرم تو باشد شرر فشان

ممکن شود نه شمه ز وصف جناب تو ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ باشم بحشر گر به ثنائے تو تر زبان

اے رهنمائے راه سلوک محمدی ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ دارند آرزوے لقائے تو کاملان

هر موئے جسم تو کند آغاز نغمه ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ گوید بشوق هر بن مو تازه داستان

اے عندلیب نغمه سرا باغ معرفت ‌‌‌‌ ‌‌‌‌ وے غنچه شگفته ز گلزار چشتیان

این رستم غلام کنون از برائے تو
آوردہ ہست این گہر چند ارمغان

یارب بآن امام ہما شیخ با صفا
یارب بآن ولی خدا سید زمان

یارب بآن کہ نائب احمد خطاب او
یارب بآن کہ پایۂ او قطب واصلان

یارب بآن کہ مرجع برنا و پیر ہست
یارب بآن کہ ہادی ارباب عارفان

یارب بآن کہ مظہر جامع محمدیت
یارب بآن کہ سید و کردار کاملان

بر حال زار من نگہ لطف از کرم
مانم بکے بزمرۂ فساق عاصیان

بر عبید خود نظر کن و بر رحم خویشتن
محروم از در خود مرا سے کامران

استادہ ام بباب امید تو سرنگون
رحمے بحال رستم دلخستہ نیم جان

قصیدۂ دوم در مدح عالیجناب ولایت مآب کرامت انتساب حضرت صوفی جانصاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زہی طبع معلا تیم ندا بد در جہان ثانی
کند کسب از کمال من ید بیضا درخشانی

لہو دری و وحیدی پیش شرم بو العجب ماندند
ز نظم گشت حسان عجم را نیز حیرانی

حیات جاودان دارد کلام بی‌مثال من | تعجب چیست گویم خویش را گر سعدی ثانی

مسخر ساخته ملک سخن را سحر نطق من | منور گشت از نور کلامم بزم امکانی

کلیم طور مضمونم فروغ از نظم من پیداست | بگیرد از کمالم نیّر اعظم درخشانی

به بزم اهل دانش نظم خود را چون علم کردم | ز حشمتم اهل بینش افتاده نظم خاقانی

تعلی اینقدر زنهار ای رستم نمی‌زیبد | در اینجا معنی فضلنا بعضکم نمیدانی

برای مدح آن قطب جهان آماده چون گشتم | بدین معنی مرا زیباست دعوی همه‌دانی

مطلع

بحمدالله کنم توصیف آن صوفی بلا ثانی | که ذات پاک او لاریب عین ذات یزدانی

تعالی الله زهی اوج مقام حضرت والا | زند هر شاه دم در گاه نیک اعظم شانی

بشان عبدیت حق جلوه گر شد در لباس او | بباطن ذات یزدانی بظاهر شکل انسانی

انا احمد زهی سوی وجود پاک او پیدا | بذات احمدی شد هالک و مستهلک و فانی

چنان فیض مؤثر هست آن شاه ولایت را | بیک ساعت ولی خاص گردد فاسق و زانی

سراپا عالم علم لدنی هست آن سید | خضر هم از ادب پرسد ازو راه خدادانی

اگر بیند اوج شان محبوبی آن ماه | کنند آغاز شبلی و عراقی چاک دامانی

شدم سرشار و بیخود از مئ وحب تولایش | بوجد آیم کنم آغاز خواندن مطلع ثانی

مطلع

اگر گیرد کسی از جان پاکش فیض روحانی | بیک آن می‌شود فارغ ز بند و قید جسمانی

بعالم هیچ کس باقی نماند از ولی بودن | اگر دریای عرفانش کند طوفان طغیانی

امام عبده و قطب وقت و غوث عصر شیخ کل | طریق وحدت را موجد رموز فقر را بانی

سگ درگاه او اینجا همیشه سیر میدارد | در آن جاییکه باشد عاشقان را هم پریشانی

گدای درگه صوفی شدم نازم بخت خود | بچشمم نیست تا آید نظر اوج سلیمانی

چو آن ذاتِ معلا شد ظهورِ ذات بیرنگی
ز فیضِ عامِ او شد منتفع ترسا و نصرانی

ز بامِ واحدیت نیز بالاتر مقامِ او
چرا هر عارفے را زین شرف باشد حیرانی

بتختِ معرفت ممتاز شد آن شاهِ ذی رتبت
به افلاکِ طریقت گشت او مهرِ درخشانی

همادم سجده می آرم به پیشِ بارگاهِ او
نباشد هیچ فرقے در صفات و ذاتِ یزدانی

کجا این مستورِ صوفی ببین از چشمِ دل احوال
نقاب افگنده حق خود آمده در بزمِ امکانی

بیک آهے دو عالم سوخته خاکستری گردد
درونِ سینهٔ صافش نهان است سوزِ پنهانی

غبارِ خاکِ پائے او بود اکسیرِ عزت
غلامِ کوئے او بخشد گدا را تاجِ سلطانی

بهر راهے رساند طالبے را بر رهِ مقصد
بر آن قطبِ دو عالم ختم شد طرزِ خدادانی

چو نور العین حیدر هست آن شاهنشهِ ذیشان
بگیر و مشکل عالم ز فیضِ او به آسانی

چو آمد مظهرِ ذاتِ احد آن حضرتِ جامع
بزیرِ حکمِ او تابع طیور و انس و جانی

بمیدانِ الوهیت نشانِ خود نمی یابد
سمندِ اوجِ ذاتِ او چنان کرد است جولانی

کجائی و کجا طرزِ قصیده باش اے رستم
ادا کردن بسا دشوار این فنِ سخندانی

ز عشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی است
خمش رستم کجا باشد مرا تابِ ثناخوانی



حق حق حق

صلوٰۃ الصابریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَوْلِیَآءِ اُمَّتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خُصُوْصًا عَلَی الْاَشْرَفِ الْمَکِیْنِ وَالْاَسْجَعِ لِلْمَتِیْنِ الْعَارِفِ
لِلْسِّیْنِ وَالنَّاصِرِ الْمُعِیْنِ اِمَامُ الْعُرَفَاءِ بَدْرُ الْاَوْلِیَاءِ
السَّیِّدِ مَخْدُوْمِ عَلِیِّ اَحْمَدْ عَلَاؤُ الدِّیْنِ صَابِرِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ وَعَلٰی اَوْلِیَاءِ اُمَّتِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خُصُوْصًا عَلَی الشِّھَابِ الثَّاقِبِ فِی الْمُرِیْدِ السَّالِبِ

شیخ المشارق والمغارب مطلوب کل طالب نقطۃ دائرۃ
المطالب السید مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد
وعلی آل سیدنا محمد وعلی اھل بیتہ وعلی اولیاء
امت سیدنا محمد خصوصا علی السید الجلیلۃ الکریم
الزکی التقی الشھید بسیف العشق والمودۃ والرفیع المرتبت
السید مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی
اصحابہ وعلی اولیاء امت سیدنا محمد خصوصا علی
الصاحب الجود والمنن دافع المحن والفتن مقبول الرب
الاکبر السید مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و
آل سیدنا محمد وعلی ازواجہ وعلی اولیاء امت
سیدنا محمد خصوصا علی القطب بالاستحقاق والغوث
بالاتفاق سراج الامت وکاشف الغمۃ محی السنۃ
ماحی البدعۃ سنی الھمۃ رفیع الدرجۃ شیخ الاصاغر
والاکابر السید مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل علی محمد معدن
الجود والکرم وعلی اولیاء امت سیدنا محمد خصوصا

علی شمس نہار العاشقین قمر لیلۃ العارفین والمطہر
الطاہر السید مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد
وعلی ال سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیہ
وعلی اولیاء امۃ سیدنا محمد خصوصا علی قمر الاقمار
ونور الانوار سید الابرار ورئیس الاخیار والبدر الباھر
السید مخدوم علی احمد علاؤ الدین الصابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وال سیدنا
محمد کما تحب وترضی وعلی اولیاء امت سیدنا محمد
خصوصا علی السلطان الوثیق والحلیم الشفیق ساقی
الصابریۃ من الرحیق الدر الفاخر السید مخدوم علی احمد
علاؤ الدین الصابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم صل
علی سیدنا محمد ن النبی الامی والہ وصحبہ وازواجہ
وعلی اولیاء امت سیدنا محمد خصوصا علی الصاحب
شرف الرفیع والحسب المنیع البحر الذاخر السید
مخدوم علی احمد علاؤ الدین الصابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
بعدد کل معلوم لک وعلی اولیاء امت سیدنا محمد
خصوصا علی السید الکریم والامام العظیم الصابر الکظیم

النَّجْمِ الزَّاهِرِ السَّيِّدِ مَخْدُوْمِ عَلِیْ احْمَدْ عَلَاءُ الدِّیْنِ
الصَّابِرْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّعَلٰی
اَوْلِیَاءِ اُمَّتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خُصُوْصًا عَلَی الْعَالِمِ الْعِلْمِ
الْمَکْتُوْمِ الْمُنِیْرِ بِدْرِ الْعُجُوْمِ ذِی الشَّرَفِ الْاَنْوَرِ السَّیِّدِ
مَخْدُوْمِ عَلِیْ احْمَدْ عَلَاءُ الدِّیْنِ الصَّابِرْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَوْلِیَاءِ اُمَّتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خُصُوْصًا عَلَی الْکَامِلِ الْاَجْوَدِ الْعَارِفِ بِاَسْرَارِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ
وَالْمَجْدِ الْاَمْجَدِ صَاحِبِ النَّسَبِ الْاَظْهَرِ السَّیِّدِ مَخْدُوْمِ
عَلِیْ احْمَدْ عَلَاءُ الدِّیْنِ الصَّابِرْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ
الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مِرْاٰةِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ اَصْلِ الْوُجُوْدِ فِیْ
کُلِّ مَوْجُوْدٍ رُوْحِ الْاَعْظَمِ وَسِرِّ الْاَفْخَمِ وَعَلٰی اَوْلِیَاءِ اُمَّةِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خُصُوْصًا عَلَی الشَّیْخِ الْمَشَائِخِ غَوْثُ الدَّارَیْنِ
قُطْبُ الْکَوْنَیْنِ قَمَرِ الْعَالَمِیْنَ بَدْرِ الثَّقَلَیْنِ فَانِیْ فِیْ ذَاتِ حَضْرَتِ
اللّٰهِ الْمُتَصَرِّفِ بِهٖ تَصَرُّفَاتِ اللّٰهِ قِبْلَةُ الْوَاصِلِیْنَ تَاجُ الْمُقَرَّبِیْنَ
سُلْطَانُ الْمُوَحِّدِیْنَ فَخْرُ الْعَارِفِیْنَ السَّیِّدِ مَخْدُوْمِ الْعَالَمِ
الْوُهِیَّةِ وَالرُّوْحَانِیَّةِ سَیِّدِنَا مَخْدُوْمِ عَلِیْ احْمَدْ عَلَاءُ الدِّیْنِ

الصابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا الٰہ العٰلمین صل وسلم علی النبی
الخاتم وآلہ المکرم واصحابہ المعظم وعلی المشائخ الطرق
الچشتیۃ الصابریۃ والنظامیۃ وعلی الشیوخ القادریۃ وعلی
اکابر السہروردیۃ وعلی حضرات النقشبندیۃ رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین خصوصاً علی الامام الھمام شیخ الانام
افضل الاولیاء واکمل الاتقیاء المخدوم علی احمد علاؤ الدین
الصابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللّٰھم ارحم العبد الضعیف
والرستم النحیف بحق ھؤلاء مشائخنا وقادتنا وزدنی
عشقھم واتباعھم واحشرنا معھم بفضلک وکن ملکی یا اقدر
القادرین برحمتک یا ارحم الراحمین •

شجرہ عالیہ منظومہ عالیجناب معلی القاب جناب نواب خواجہ محمد خان صاحب بہادر رئیس ٹیوراد ام اللہ اقبالہ وزید اللہ اجلالہ

کہ آنجناب بفلک کا بار از خیر البلاد بغداد از حضور فیض گنجور کرامت نشور لامع النور
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ المشائخ حضرت جناب پیر ابراہیم سیف الدین
قادری البغدادی صاحب سجادہ عتبہ عالیہ غوثیہ نبیرہ شیخ الافاق قطب بالاستحقاق
مصدر فضل و الاحسان جناب سید سلیمان نقیب الشریف مدظلہ العالی علی
سائر الطالبین مرحمت شدہ است ہدیہ شائقین باتمکین میکنم

شجرہ عالیہ قادریہ عزیزیہ منظومہ جناب نواب صاحب موصوف زاد اللہ شوکتہ

یارب اپنا فضل دے میری مدد کیواسطے — روح اعظم صاحب جنگ احد کیواسطے

ہر زمن ہو سے ہوائی غوث کا رتبہ بلند — سید ابراہیم شیخ مستند کیواسطے

سو رو اعطائے فیض سرمدی ہو جاؤں میں — آنجناب مصطفیٰ نور احد کیواسطے

والی ملک بقائے ہستی موہوم کر — حضرت شیخ سلیمان باسند کیواسطے

قید سے کثرت نہو یارب دل وحدت نما — آن علی وارث ذات صمد کیواسطے

سالک راہ سلوک قادری کردے مجھے — مصطفیٰ نور دو عالم ماہ خد کیواسطے

عارف ذات محی الدین جیلانی رہوں — شاہ زین الدین شیخ نیک و بد کیواسطے

ہو فروزاں روضہ بغداد سے سرور دل — حضرت درویش سرد مستند کیواسطے

نغمہ بے ساز کی ہر دم صدا کانوں میں آئے — آن حسام الدین صمصام احد کیواسطے

روز و شب مستغرق حب شہ جیلاں رہوں — شاہ نور الدین انوار ابد کیواسطے

خاتم دل پر منقش نقش غوث پاک ہو — آن ولی الدین مقبول صمد کیواسطے

ہند میں بغداد کے کھاؤں ہوائیں سرد — شاہ زین الدین فیض لا تعد کیواسطے

بسمل تیغ ادائے لیلی بغداد کر — شاہ شرف الدین عالی سرو قد کیواسطے

زمزمہ ہر دم سرود تن سے عرفاں کا سنوں — شیخ شمس الدین نور ماہ خد کیواسطے

عامل علم شریعت تا دم آخر رہوں — حضرت تہاک شیخ مستند کیواسطے

گوشہ رحمت میں تیرے معتکف یارب ہوں — حضرت عبد العزیز باسند کیواسطے

اے قوی کل ہژبر وادی توحید کر — غوث عالم در دریائے صمد کیواسطے

چاشنی شہد عشق غوث ہو مرحمت — بوسعید شہ ہبط فیض ابد کیواسطے

تمر نخل مرادات دو عالم کر مجھے — بوالحسن ہکاری شمشاد قد کیواسطے

ہو منجلی ماہ دو ہفتہ سینے کے نور قلب سے — بوالفرح شہ طرطوسی ماہ ابد کیواسطے

وادی تفرید کا یارب ہوں سالک فرد — عبد واحد شہ مور فیض احد کیواسطے

فیر ما تشنہ لب کو شربت دیدار سے — حضرت بوبکر شبلی مستند کیواسطے

مشتعل کر فیض روحانی ہمارے جسم میں — آن جنید شہ کان الطاف صمد کیواسطے

[illegible] ہر عضو تن تیری ہوائے شوق کا — شاہ سقطی شہ کے کمال بیعد کیواسطے

کل مظاہر میں عیان تیرا ظہور ذات ہو — حضرت معروف [illegible] کیواسطے

پاؤں ہر اک سم میں تجھکو مسمّی بالیقین — آن علی رضا امام [illegible] کیواسطے

یا خدا سیاح صحرائے مدینہ کر مجھے — موسی کاظم شہ ملک ابد کیواسطے

آتش پندار ہوئے گلشن حق الیقین — جعفر صادق امام نیک و بد کیواسطے

تیرے آب فضل سے سرسبز ہو نخل مراد — باقر کان فیض [illegible] کیواسطے

دے بصارت وہ کہ تیرا حسن ہر صورت میں پاؤں — حضرت عابد کے صبر بیعد کیواسطے

ہر بن مو سے روان ہو چشمۂ فیض نبی — آن حسین فانی ذات احد کیواسطے

بادۂ حب علی سے دل میرا سرشار ہو — حیدر کرار ضرغام صمد کیواسطے

غرق دریائے ولائے احمد مختار کر — چشمۂ فیض نبی کے جزر و مد کیواسطے

یا الٰہی تیری رحمت پاسبان ہووے مدام
اس تیرے خواجہ محمد کی مدد کیواسطے

تمت بالخیر